

# کتابیں و نسخہ

کا

دوسرا حصہ

تولڈ شرفیہ کے بیان میں جسکو رپورٹ مولوی عکمال الدین لاٹھی  
ٹوی ٹوی نے فائدہ عام کیلئے بنیاد میں ۱۸۹۲ء میں  
لکھا اور لیکن بک سوسائٹی پنجاب کی طرف سے



انٹرنیشنل ریس میں بیان ۱۸۹۲ء کو چھپا



## پہلی فصل

کثرتِ زمانہ تولدِ مجید کے بیان میں

URDU STACKS

8 JUN 1372

جس زمانہ میں ہمارا خداوند مسیح تولد ہوا تھا اس زمانہ میں درمیا  
دنیا کے اُن چین تھا کہیں جنگ و جدل نہ تھا ہر طرف صلح تھی۔  
یہودی لوگ اُن ایام میں زیادہ تر مسیح موعود کے منتظر تھے۔ اور  
کرتے تھے کہ اب وہ آنیوالا ہے۔ اور درمیان بعض غیر قوموں  
مسیح کا بہت چرچا اور اشتیاق تھا خصوصاً مالک شہر قیہ  
اور سبتوا جنٹ کے سبب سے یہ اشتیاق زیادہ ہوا تھا طاسطس  
سیوطی نبیوس دورومی مورخ جو سچی دین کے مخالف ہیں اپنی کتابوں  
میں لکھتے ہیں (طاسطس ۵ باب فصل ۱۳) یہ گمان عام تھا کہ  
یہود میں سے کوئی بادشاہ نکلیگا (سیوطی نبیوس ۳ باب) تمام شہر قیہ  
میں یہ پورا نا خیال ہمیشہ قائم رہا اُن ایام میں بموجب تقدیر الہی  
جو ملک یہودیہ سے نکلیں گے حکمرانی کریں گے۔ یہ خیال ضرور  
تھا کہ عہدِ آدم سے چلا آتا تھا اور اپراہیم کے وقت سے ملا کی نبی  
تک اسکی خوب تشبیح اور تصدیق نبیوں سے مفصل ہو چکی تھی



اس خیال پر کلام اللہ میں بہت زور ہے بلکہ جو کوئی تمام کلام اللہ کے  
مطلب اور اصلی مقصد سے آگاہ ہے وہ جانتا ہے کہ اسی خیال کا تصور  
مع التصدیق آدمی کے لئے نجات اور ابدی سعادت کا باعث رہا ہے اور اب بھی ہے۔

جن ایام میں مسیح خداوند تولد ہونے پر تھا ان دنوں اس خیال پر  
زیادہ زور اس لئے ہوا تھا کہ پیشین گوئیوں کا وقت پورا ہوا نظر آتا  
تھا و پیشین گوئیاں کلام اللہ میں ایسی ہیں جو مسیح کی پہلی آمد کا وقت  
دکھلاتی ہیں (پیدایش ۹-۱۰-۱۱-۱۲-۱۳-۱۴-۱۵ اور مسیح کا  
آنا ٹھیک انھیں و پیشین گوئیوں کے موعودہ وقت پر ہوا ہے اور  
یہ بھی یسوع کے موعود مسیح ہونے پر خدا کی طرف سے ایک سنجیدہ دلیل  
ہے۔ اگرچہ پیشین گوئیاں تا وقتیکہ ظہور میں آویں پورے طور پر انسان  
کی سمجھ میں نہیں آیا کرتیں تاہم کسی قدر انسانی فہم میں ضرور نور افشاں ہوتی  
ہیں۔ یعقوب کی پیشین گوئی کا یہ منشا تھا کہ میرے بیٹے یہود کے  
گھر میں سلطنت آویگی اور پھر وہ سلطنت جاتی رہے گی مگر اسکے ذیل کا  
آخری حاکم جانے نہ پایگا جب تک کہ مسیح نہ آجائے یعنی جب مسیح آجائے  
تب آخری حاکم جاتا رہے گا (گنتی ۳۲-۱۸ و ۱۹) سے ثابت ہے کہ تولد  
مسیح کے وقت قوم آدم یعنی شعیب سے ایک شخص شہر میں حاکم باقی ہوگا

۳  
 اُسکو مسیح آ کے مار بیگا۔ اب دیکھو کہ یعقوب کی پیشین گوئی کے موافق ۹۳۴  
 برس بعد واؤو کے وقت سے یہود کی بادشاہی قائم ہوئی اور ۵۳۴  
 برس تک رہی اور اسیری کے وقت جاتی رہی اور اُسکے قدموں کے  
 درمیان کے حاکم ہونے شروع ہو گئے جو کہ ملک یہودا کے حاکم یا بادشاہ  
 کھلائے رہے اور یہ متفرق فرقوں کے لوگ تھے جو یہودا کے حاکم  
 کھلائے اُن میں سے آخری شخص ہیرودیس دومی بادشاہ تھا جو تولد  
 شریف کے وقت باقی تھا چند مہینوں کے بعد ہولناک موت سے ہوا چمکے  
 شیر خوار بچے قصور سچوں کے خون سے اسکے گناہوں کا پیالہ لہر نہ ہو گیا  
 تھا تب گویا مسیح نے اُسکو اپنی الوہیت کی شان سے مارا جسے پس پیشین  
 گوئی سراسر رحق تھی۔

پھر یہ بات بھی ظاہر ہے کہ جب بابل میں اسیر تھے اور سلطنت  
 یہودا جاتی رہی تھی یقیناً وہ ان پیالہ منہ پر کے دل میں خلجان تھا کہ مسیح کب  
 آئیگا کیونکہ سلطنت یہودا تو چلی گئی ہے اب آنے میں کیا دیر ہے تب  
 اُسکو قدموں کے نیچے کے حکام کا زمانہ بتلایا گیا تھا تا کہ سب منہ پر کی  
 تسلی ہو کہ سترہ سو تھے مقرر ہوئے یعنی ۵۳۹ برس اور ٹھیک ۵۳۹ برس  
 جب پورے ہوئے مسیح آ گیا یعنی ہیرودیس بادشاہ کے عہد میں آیا  
 اور وہ سلطنت یہودا کے قدموں کے نیچے کا آخری حاکم تھا اور تولد مسیح



کے چند ماہ بعد ہوا ہے۔

(ف) دانیال کی پیشین گوئی ستر ہفتوں کی بابت مختلف طور سے  
مفسروں نے بیان کی ہے سب سے بہتر کتاب اس بیان کے سمجھنے  
کو مسٹر انڈرسن صاحب آل آل ڈوی مہتمم پولیس شہر لنڈن کی  
کتاب ہے جس کا نام (دی ملنگ آف دی پرنس) ہے یہ صاحب ابھی  
لنڈن میں موجود ہیں اور جو حساب ہفتوں کا انھوں نے ایک  
دن بلکہ گھنٹے بھی جمع کر کے نکالا ہے وہ صحیح معلوم ہوتا اور بڑی محنت  
سے نکلا ہے اس کتاب کا ترجمہ ضرور اردو میں چاہئے۔

## دوسری فصل

### یحییٰ پیمبر ابن ذکر یا کا تذکرہ

یہ شخص خدا کی طرف سے دنیا میں صرف اسی لئے پیدا ہوئے مسیح  
کے آگے بھیجا گیا کہ مسیح پر گواہی دے اور بتلائے کہ یہی یسوع موعود مسیح  
ہے (یوحنا ۱-۷) اس شخص کا تذکرہ مسیح کے بیان میں اور اناجیل  
کے متفرق مقاموں میں ایسا رلاملا لکھا ہوا ہے کہ بتندی آسانی سمجھ  
نہیں لیتا پس میں اس کا بیان کسی قدر باختصار یحیا کرتا ہوں۔

یحییٰ کا اصلی نام یوحنا ہے اور یہ لفظ مخفف ہے (یہواہ حنان) کا  
بہتے خدا سخاوت مہربان ہے یہ نام اس کو خدا نے دیا تھا باپس مراد کہ

جیسے وہ شخص مسیح کا پہلا مناد ہو کے خدا تعالیٰ کے فضل کا مقام مسیح میں  
 دکھلایا اور اس کا بیان اپنے اقوال میں کر گیا ویسے وہ اپنے نام سے بھی  
 الہی فضل کا بیان کرے یہی سبب ہے جو فرشتہ کہتا ہے کہ اُس کا نام  
 یوحنا رکھنا (لوقا ۱-۱۳ و ۶۰ و ۶۳)

یوسیفس کہتا ہے کہ یوحنا کو سب لوگ نبی جانتے تھے اور وہ ہمیشہ  
 دیا کرتا تھا اور اُس کا بیٹھا ایسا نہ تھا جیسے علماء دین نو مریدوں کو دیتے  
 تھے مگر کچھ اور ہی قسم کا بیٹھا تھا، اس سوچ کے قول سے اور اُس کلام  
 سے جو انجیلوں میں یوحنا کے پیشے اور تعلیم کی بابت مرقوم ہے صاف  
 ثابت ہے کہ دین یہود کے انتظام کی صورت میں تبدیلی کا شروع اسی  
 یوحنا سے ہوا ہے کیونکہ وہ عہد عتیق اور عہد جدید کا درمیانی نبی ہے۔ یہودیوں  
 نے اُس کا خاص قسم کا بیٹھا دیکھ کر اُس کو یوحنا بیٹھا دینے والا نام دیا  
 اور وہی نام مشہور ہو گیا۔

اس یوحنا کی بابت دونی دو باتیں لکھ گئے تھے اور دو نام اس شخص  
 کو دے گئے تھے جن میں ہمارے لئے بڑی ہدایت ہے خدا کی طرف سے  
 اول (لیسجیا ۴۰-۳) میں اُس کو قول "فورا لکھا ہے بمعنی آواز دہنہ  
 کی آواز۔ اور یوحنا نے آپ کہا کہ میں پکارنے والے کی آواز ہوں۔  
 (یوحنا ۱-۲۳) اور ہم اس شخص کے کلام میں تمام نبیوں کی آوازوں کا



خلاصہ دیکھتے ہیں۔ اور یہ بھی کہ دنیا کی حدوں تک جہاں انجیل شریف جاتی ہے یہ یوحنا مسیح کا پہلا سبب رسولوں سے پھلے مسیح کی بابت آواز تو ہی گواہی دیتا ہوا مرقوم ہے۔ پھر دیکھو اسکی آواز کیا ہے پہواہ کے لئے راہ تیار کرو ہمارے الوہ کے لئے شاہ راہ۔ اور ظاہر ہے کہ وہ دلوں کی تیار میسوح کے لئے چاہتا ہے تاکہ مسیح ہمارے دلوں میں سکونت کرے پس مسیح کون ہے پہواہ الوہ جو مجسم ہو کے ظاہر ہوا۔

دویم (ملاکی ۳-۱) میں اس شخص کو خدا نے میرا رسول کہا ہے کیونکہ یسوع مسیح جو خدا سے خدا ہے یوحنا اسکی پیشی کا رسول ہے اور اسی لئے وہ انبیاء سابقین سے افضل مرتبہ کا شخص ہے (متی ۷-۲۸) پھر دیکھو خداوند یسوع مسیح نے اسکو جلتا دھکتا چراغ بتلایا ہے (یوحنا ۵-۳۵)۔

یوحنا فرقہ کاہنوں میں سے تھا جو دینی خدمت کے لئے مخصوص تھے داؤد نے خیمہ جلیل کی خدمت کے لئے کاہنوں میں سے ۴۴ بار بار پیدار مقرر کئے تھے ان میں ایسا نام کاہن آٹھواں بار پیدار تھا اس ایساہ کی نسل سے ذکر آیا ہوا جسکا بیٹا یحییٰ یوحنا ہے (تو ۳-۱۰ لوقا ۱-۵)۔

یوحنا کی پیدائش بالہی انتظام معجزانہ طور سے ہوئی کیونکہ اسکی والدہ ایسیبا بانجہ بڑھی تھی اور والد بھی بڑھا تھا اور یہ دونوں دلہ تھے (لوقا ۱-۷) اور خدا پرست آدمی اور مشرع تھے۔

جب ذکر یا اپنی باری کی نوبت میں ہیکل شریف کے مقام  
 قدس میں نہ قدس الاقداس میں خوشبو جلاتا تھا تب مذبح کے دہنی  
 طرف فرشتہ کھڑا ہوا نظر آیا جس نے یوحنا کی بابت ذکر یا کو ثبات  
 دی اور اسکا حال سچلے سے بتایا اور کہا کہ میں جبریل ہوں (لوا۔ ۵  
 سے ۱۷) لیکن ذکر یا سے بڑی غلطی ہوئی کہ وہ نیچر ہی قاعدہ پر نگاہ  
 کر کے فرشتہ کی بات پر یقین نہ لایا اور نشان مانگا تب اسکو سزا  
 کے طور پر دہلی اور ملا مت کے ساتھ سچہ نشان دیا گیا کہ تا تولد یوحنا  
 تیری زبان میں سے قوت گویائی مسلوب ہو جائیگی تو بول نہ سکے گا تاکہ  
 تجھے معلوم ہو جائے کہ فطرت پر فاطر کا پورا پورا مہر وقت اختیار ہے  
 وہ جو چاہے سو کرے اسکے کاموں کو کوئی نہیں روک سکتا۔ اور اس  
 لئے بھی زبان بند ہوئی کہ اب موسوی انتظام بند ہوتا ہے مسیحی انتظام  
 کھلنے والا ہے (۱۔ ۴۰) اس شخص کی زبان تھمیا دس ماہ تک بند رہی  
 ہوگی کیونکہ جب وہ اپنی باری کے دن پورے کر کے اپنے گھر گیا تب  
 اسکی زوجہ حاملہ ہوئی اور نو ماہ بعد جنم تھی۔ باری کے دن کتنے تھے  
 اس بارہ میں گبر سول صاحب نے بڑی محنت اور کوشش سے دریافت  
 کیا ہے کہ باری ہفتہ ہفتہ کی تھی اور سچہ کہ ماہ اکتوبر میں ذکر یا اپنے گھر  
 گیا تھا (دیکھو تفسیر الفردایت ص ۳۳ کے ذیل میں)۔



**فائدہ ۵۔** اگر گریسول صفا کا بیان صحیح ہے کہ وہ ماہ اکتوبر میں  
 گھر گیا تھا تو معلوم ہو جائے کہ ماہ اکتوبر سال عام کا پھلا مہینہ تھا جسے  
 جنوری پھلا مہینہ ہے اور سید اکتوبر جو سال عام کا پھلا مہینہ ہے یہودیوں  
 کے سال مقدس کا ساتواں مہینہ تھا اور نام اسکا اپتیم تھا (اسلا ۸)۔  
 ۱۲ پس وہ جو (لوا ۱-۲۶) میں چھٹا مہینہ لکھا ہے وہ الیسات کے حمل کا  
 بھی چھٹا مہینہ ہوا اور سال عام کا بھی چھٹا ہوا جو ماہ مارچ ہے پس جبکہ  
 مارچ میں الیسات کا چھٹا مہینہ ہوا جو مریم کے حمل ثمر لطف کا پھلا مہینہ  
 ہے تو مسیح کی پیدائش ضرور دسمبر میں ہوئی ہوگی۔ جب یوحنا ۶ ماہ کا بچہ  
 والدہ کے شکم میں تھا اس وقت جبریل فرشتے نے آ کے مریم کنواری  
 کو مسیح کی بشارت دی تھی اور اثناء کلام میں کہا تھا کہ الیسات چھ ماہ سے  
 حاملہ ہے۔ اُن دنوں میں الیسات پر وشم کے جنوب کی طرف بیس  
 بائیس کوس کے فاصلہ پر کوہستان حیرون میں درمیان ایک بستی کے  
 تھی (جبکا نام یوثہ ہے اور یہ بستی اب تک آباد ہے کلام اللہ میں  
 اس بستی کا نام نہیں لکھا صرف ایک شہر لکھا ہے)۔ پس مریم یوثہ شہر  
 کو چلی گئی جو کاسیوں کی بستی ہے تاکہ الیسات سے ملاقات کرے۔  
 اور جو کچھ فرشتہ سے سنا ہے اسکی بابت باہم باتیں کریں۔ جب گھر میں  
 داخل ہوئی اور الیسات کو سلام کیا تب سلام کی آواز سنیکے یوحنا ۶ ماہ

کا بچہ اپنی والدہ کے رحم میں خوشی سے اچھلا اور الیسا ت روح القدس سے بھر گئی جیسے پیغمبر اللہ کی روح سے بھر جائے اور کلام کرتے ہیں اور جو کلام اُس نے کیا وہ الہامی کلام ہے اُس میں غیبی اور گہری اور مفید باتیں ہیں (لوقا ۱-۳۹ سے ۴۵)۔

پھر مریم تین مہینے کے قریب وہاں رکھے واپس آئی اور الیسا کے جنم کا وقت آگیا اور یوحنا پیغمبر تولد ہوا۔ تولد کے بعد جب آسمانوں دن آیا جو ہندوستان میں چٹھی کا دن کھلاتا ہے اور یہودیوں میں وہ نام رکھنے کا اور ختنہ کا دن مقرر ہے اُس روز کا معاملہ بھی جو یوحنا کے گھر گزرا عجیب سے دیکھو (۵۷ سے ۶۶) جب ذکر یا کی زبان کھل گئی اور اُس نے باہام کلام کیا اُس کلام میں سچ کی نسبت اور اس یوحنا کی نسبت جو کچھ کہا گیا ہے وہ سب غور اور توجہ کے لائق ہے۔ (۶۷ سے ۸۰) کیونکہ وہ کلام خدا روح القدس کا کلام ہے اور اس میں عہد عتیق و جدید کا ربط دکھلایا ہے۔

گیرسول صاحب کے بیان کے موافق یوحنا کی پیدائش ماہ جون میں ہوئی ہوگی۔ غرض یوحنا تولد ہوئے انھیں اطراف میں پرورش پاتا رہا اور لکھا ہے کہ ظہور کے دن تک بیابان میں رہا (لوقا ۱-۸۰) اس سے مراد وہ بستانیں ہیں جو مردہ سمندر کی طرف بیابان میں ہیں



وہ اُسی طرف رہا۔ اور مسیح خداوند اُس کے تولد کے چہ ماہ بعد بیت اللحم  
 میں تولد ہو کے اور ٹھکانا چند ماہ متصر میں رہ کے ناصرہ میں آگیا اور  
 اسی جگہ میں پرورش پائی۔ جب طبری یوس قیصر کا ۱۵ سالہ جلوسی آیا تب  
 خدا کی طرف سے یوحنا مبعوث ہوا کہ اپنا کام شروع کرے۔ خدا کا حکم  
 تھا کہ تیس برس کی عمر میں کاہن خدا مست کا کام شروع کرے اگلی ہی۔  
 (۳) ضرور یوحنا نے تیس برس کا ہو کے کام شروع کیا ہو گا اس سے  
 پہلے کام کا شروع کرنا جائز نہ تھا اور ظاہر ہے کہ یوحنا مسیح سے چہ ماہ  
 بڑا ہے تو مسیح کی عمر سو تالیس ۲۹ برس کی ہوگی پھر اسی سن کے آخر میں  
 مسیح بھی تیس برس کا ہو کے اپنا کام شروع کرتا ہے اس لئے یوحنا  
 کا کام چہ ماہ پہلے اور مسیح کا کام چہ ماہ بعد شروع ہوتا ہے اور وہ  
 طبری یوس قیصر کا ۱۵ سالہ جلوسی ہے اور تواریخ روم سے ثابت ہے  
 کہ طبری یوس ۱۵ رومی میں اگستس کی موت سے دو برس پہلے  
 اُس کے جیتے جی سلطنت کرنے لگا تھا پس ۶۵ - ۱۵ = ۵۰ کے  
 یعنی مسیح تولد ہوا ہے رومی شاہ میں جو رومالس بادشاہ کا سن  
 ہے شہر روم کی بنیاد کے وقت سے اور یہی سن طبری و دلیں  
 کلاں کی موت کا ہے۔

یوحنا نے مبعوث ہو کے جو جو کچھ کیا اُس سب کا خلاصہ مفصل یہ

ہے کہ اُس نے کہا تو یہ کرو کیونکہ آسمان کی بادشاہی نزدیک ہے۔  
 آسمان کی بادشاہی یا خدا کی بادشاہی سے مراد یوحنا کی سمجھ تھی کہ وہ  
 آسمانی سلطنت جس کا ذکر (دانیال ۲-۳۲ و ۴۵ و ۷-۱۳ و ۱۴ و ۱۸ و ۱۹)  
 میں ہے اب دُنیا میں آتی ہے اور اُس سلطنت کا سلطان جو سلطان  
 السلاطین ہے یسوع مسیح ہے جو اب ظاہر ہوا چاہتا ہے پس تم اُس  
 سلطنت کی رعیت بننے کو تیار ہو جاؤ اور یہ تیار رہو دلی سچی توبہ سے  
 ہوتی ہے تاکہ خداوند خدا دلوں میں سکونت کرے۔

**فائدہ** واضح ہو کہ دانیال کی پیشین گوئی کے موافق کس دیووں  
 کے بعد مادائیوں اور فارس سیوں اور یونانیوں اور سریانیوں کی  
 سلطنتوں کا دُنیا میں ہونا اور عین رومی سلطنت کے ایام میں مسیحی  
 دین کا اُٹھنا کمال درجہ پر مسیحی دین کی صداقت کا اظہار ہے۔ اور  
 یہ بھی خوب یاد رہے کہ مسیحی دین نہ صرف ایک مذہب ہے بلکہ وہ  
 آسمانی سلطنت ہے۔

اور سمجھ جو یہودی لوگ یوحنا کے پاس ہتھیار لینے کو بکثرت آنے  
 لگے تھے یہی سبب تھا کہ وہ آسمانی بادشاہی کے منتظر تھے اور اس  
 میں شامل ہونے کے لئے مخصوص ہونا چاہتے تھے اسی لئے اپنے  
 قدیمی دستور سے الگ یوحنا کا ہتھیار لینے کو دڑے چلے آئے تھے



اور وہ انکو بپتسمہ پانی میں دیتا اور مسیح کی باتیں سناتا تھا اور وہ سب اپنے گناہوں کا اقرار کر کے بپتسمہ لیتے تھے۔ انھیں ایام میں مسیح خداوند بھی یوحنا کے پاس آتا تاکہ بپتسمہ لے اس بات کا ذکر رسالہ سوم میں آئیگا کہ سچ کیا معاملہ تھا۔ اس وقت یہی معلوم کرنا ہے کہ یوحنا کا تمام کلام اور کام مسیح کے لئے تھا۔ اس نے یہودیوں کو بپتسمہ اس لئے دیا کہ توبہ کر کے مسیح کے لئے تیار ہوں اور روح القدس کا بپتسمہ مسیح سے جا کے پائیں اور جو کچھ تعلیم اُس نے دی اُسکا مرکز مسیح کی سنادی ہے اور کوئی دوسری بات نہیں ہے اُس نے مسیح کی ذاتی الہی شان دکھائی اور اُس کے کاموں کا بیان کیا اور اُسکی تعلیم کے مقاصد اور مطالب ظاہر کئے اور سب کچھ خدا سے معلوم کر کے کہا (دیکھو متی ۳-۱ سے ۱۲ امرقس ۱-۲ سے ۱۲ لوقا ۳-۲ سے ۲۰ یوحنا ۱-۶ سے ۲۰ وغیرہ)

اس یوحنا کے بیان میں وہ خاص الفاظ جو مسیح کے حق میں ہیں اور بہت فکر کی لائق ہیں سچ ہیں (یوحنا ۳-۳۱) یسوع مسیح اوپر سے ہے (۳۵) یسوع مسیح خدا کا اکوٹا اور پیارا بیٹا ہے (۱-۲۹ و ۳۶) وہ خدا کا برہ ہے جو جہان کا گناہ اٹھا لیجاتا ہے (متی ۳-۱۲) یسوع مسیح روح القدس کا بپتسمہ دیتا ہے (یوحنا ۳-۲۹) یسوع مسیح دہا ہے یعنی

یعنی کلیسیا کا مالک اور خاوند (۳-۳۶ و ۳۳) یسوع مسیح کو قبول کرنے والا ابدی زندگی پاویگا اور جو کوئی اُسکو قبول نہ کرے گا اُسکے اوپر خدا کا قہر رہے گا۔

یوحنا نے دنیا میں تھوڑے ہی دن کام کیا پھر وہ شہید ہو گیا۔ اور شہادت کا قصہ یوں ہے کہ ہیرودیس انیٹی پٹر ولد ہیرودیس کلاں ملک جلیل کی چوتھائی کا حاکم جو ایک عیاش آدمی تھا اور اپنے غریب بھائی ہیرودیس فلپ کی زوجہ سماتا ہیروڈیاس کو بھگالایا تھا اور اور قسم کے بدی کے کام بھی کیا کرتا تھا یوحنا پیغمبر نے اُسکو اسکی بدی پر ملا کی تھی اور کہا تھا کہ اپنے بھائی کی زوجہ رکھنا تجھے جائز نہیں ہے اس بات پر اُس نے خفا ہو کے یوحنا کو قلعہ مکیرس میں قید کر دیا تھا جہاں وہ بے قصور شخص اُدیرہ برس قید رہا۔ جب اس ہیرودیس کا سالگرہ کا وقت آیا اور عیش عشرت کا جلسہ قائم ہوا تب اُس ہیرودیس عورت کی بیٹی سلوی نام جو ہیرودفلپ سے پیدا ہوئی تھی اور اپنی بدکار والدہ کے ساتھ باپ کے گھر سے بہاگ آئی تھی اُس جلسے اُٹھکے ناچی اور نئے باپ کے جشن کو رونق دی اور سب کو خوش کیا اور جب انعام پانے کا وقت آیا ماکے سکھلانے سے یوحنا پیغمبر کا ہر مانگا کیونکہ اسکی ما یوحنا کی سخت دشمن ہو گئی تھی۔ پس ہیرودیس ظالم نے



اُس نبی کا سر کٹوا کے اُسکو منگوادیا اور وہ اپنی ما کے پاس لے گئی۔ اور  
یوحنا کے شاگردوں نے آ کے یوحنا کی لاش کو دفن کیا۔ اب تک اُسکی  
قبر وہاں ہے اور لوگ زیارت کرنے کو وہاں آتے ہیں بلکہ بعض مسلمان  
وہاں چلہ کشی کرتے اور بعض منت مانتے اور وہاں جا کے دعا کرتے ہیں  
کہ لطیفیل جی پیغمبر ان کے مقاصد برآئیں۔ لیکن اُس سچے نبی کی تعلیم اور گواہی  
پر توجہ تھیں کرتے جو اُس نے مسیح یسوع کے حق میں دی ہے۔ یوحنا نے  
مسیح کے حق میں کچھ کہا تھا مسیح ویسے ہی پایا گیا اور مسیح کی صلیبی موت سے  
کچھ دنوں پہلے وہاں کے لوگوں نے کہا کہ یوحنا سنا تھا (یوحنا ۱۰-۴۸)  
اور ہم جو اس آخر زمانہ میں ہیں یوحنا کی باتوں کی تصدیق زیادہ تر پاتے  
ہیں کہ مسیح ویسا ہی شخص ہے جیسی یوحنا نے گواہی دی تھی پس یوحنا کی  
باتیں مسیح کے حق میں شکر کے ساتھ با ایمان قبول کرنا واجب اور لازم  
ہے۔

## تیسری فصل

مبارک کنواری مریم کے لئے بشارت

غیبی کا بیان

یوسف اور مریم جن کے درمیان سنگینی ہو رہی تھی۔ شہر نامہ  
میں جدا جدا اپنے اپنے گھر میں رہتے تھے۔ اور ابھی تک وہ اکٹھے نہ ہوئے

تھے کہ یکا یک خدا تعالیٰ نے جبریل فرشتہ کو مریم کے پاس بھیج دیا اور  
وہ فرشتہ گھر کے اندر جہاں مریم تھی آکھڑا ہوا اور بولا (اے مقبولہ  
سلام خداوند تیرے ساتھ تو عورتوں میں مبارک ہے) مریم فرشتہ  
کو دیکھ کے اور اُس کی بات سُن کے گھبرائی اور سوچنے لگی کہ یہ کیا  
سلام ہے۔ فرشتہ بولا اے مریم مت ڈرتو نے خدا تعالیٰ کے حضور میں  
نفل پایا۔ دیکھ تو حاملہ ہوگی اور بیٹا جنے گی اُسکا نام یسوع رکھنا۔ وہ  
عظیم الشان ہوگا اور خدا تعالیٰ کا بیٹا کہلا بیگا اور خداوند خدا اُس کے  
باپ واؤ کا تخت اُسے دیگا۔ وہ پختوب کے گھرانے پر سدا  
بادشاہی کریگا اور اُسکی بادشاہی کا کہی آخر ہوگا (لوقا ۱-۲۶ سے ۳۳)  
یہ کلام جو فرشتہ نے سُنایا اِس کے لفظ لفظ پر غور کرنا چاہئے  
کیونکہ یہ وہ کلام ہے جو فرشتہ مسیح کے رحم میں آنے سے پہلے اُس کی  
شان اور کام کی بابت سُناتا ہے۔ کہتا ہے کہ تو حاملہ ہوگی یعنی تقدت  
خدا نہ بطریق و نیا۔ اور کہ تجھ سے ایک بیٹا پیدا ہوگا یعنی تیرا بیٹا اور  
قدرت کا بیٹا ہوگا۔ وہ عظیم الشان ہوگا۔ ایسا عظیم الشان کہ اُس کی  
شان سے بلند کسی کی شان نہ ہوگی۔ وہ ابن خدا کہلا بیگا یعنی  
فی الحقیقت ابن خدا ہوگا یہ اُسکی بلند شان کا بیان ہے۔ پھر یہ کہ  
وہ ابن داؤد بھی ہوگا۔ یہ اس لئے ہے کہ تو اے مریم بہت داؤد



ہے اگر مریم بنت داؤد نہ ہوتی بنت ہارون ہوتی تو فرشتہ ابن مریم کو ابن ہارون کہتا نہ ابن داؤد۔ پھر یہ کہ وہ پیدا ہوتا ہے اس مقصد سے کہ داؤد کے تخت پر بیٹھ کے یعقوب کے گھرانے پر تاج بادشاہی کرے اور کبھی اس کی سلطنت تمام نہ ہوگی۔ اس کی سلطنت ابدی ہے اس لئے کہ وہ خود ازلی ہے جس کا نہ شروع ہے نہ آخر۔ اور کہ وہ یعقوب کے گھرانے پر سلطنت کریگا۔ اسکے معنی یہ ہیں کہ اس کی سلطنت کا دار الحکومت یعقوب کا گھرانہ ہوگا جس کے لئے یعقوب کا سارا گھرانہ مخصوص ہوا تھا اور نہ سلطنت تو اس کی تمام روئے زمین پر ہوگی اور آسمانوں پر بھی سارا اختیار زمین آسمان پر اس کو دیا جائیگا۔

اس بشارت سے (۷۲۰) برس پہلے لیشعیاہ پیغمبر یوں کہہ گیا تھا (۹-۷۶) ہمارے لئے ایک لڑکا تولد ہوتا ہے اور ہم کو ایک بیٹا بخشا گیا ہے اور وہ اس نام سے کہلاتا ہے عجیب۔ شیر خداے قادر۔ ابدیت کا باپ سلامتی کا شانہ راہ۔ اس کی سلطنت کے قبال اور سلامتی کی کچھ انتہا نہ ہوگی اور وہ داؤد کے تخت پر اور اس کی مملکت پر آج سے لیکے ابد تک بندوبست کریگا اور عدالت و صداقت سے اس سے قیام بخشیکار پانچ فوج کی غیور سی یہ کرگی۔ لیشعیاہ کی مراد یہ ہے کہ ہمارے لئے یسوعی کل بنی آدم کے فائدہ کے لئے۔ ہم کو لینے

سب آدمیوں کو پوسیلہ ہم بنی یہود کے ایک بیٹا خدا کی طرف سے بطور  
 بخشش دیا گیا ہے اور وہ تولد ہونے والا ہے۔ اور اس کے پانچ نام  
 سنا کے اس کی شان دکھاتا ہے وہ عجیب ہے یہ خاص نام اللہ  
 تعالیٰ کا ہے (قاضی ۱۳-۱۸) خدا تعالیٰ ہمیشہ یا عجیب یا عجیب کہہ کے  
 اہل حاجت سے پکارا گیا ہے اور وہ یہی اقنوم ثانی ہے جو عجیب طور  
 سے مجسم ہوا اور عجائب کام کئے عجیب تعلیم دی عجیب تاثیریں ظاہر  
 کیں اور کرتا ہے (مشیر) وہ خدا باپ کا اقنوم ثانی ہو کے ازل  
 سے مشیر ہے اور اب مجسم ہو کے ہمارا بھی مشیر ہے (خدا کے قادر)  
 دراصل اہل جو رہے یعنی اللہ تعالیٰ قدرت والا دیکھو وہ لڑکا جو سچا  
 جاتا ہے اللہ تعالیٰ ہے (ابدیت کا باپ) نہ ابدیت کا بیٹا ہم سب  
 ابدیت کے بیٹے ہیں وہ اہل عد ہے اس لئے کہ ازل سے (سلامتی کا  
 شاہزادہ) وہ حقیقی بادشاہ اللہ تعالیٰ کا بیٹا ہے جسکو باپ نے سب لوگوں  
 کے بعد آخر میں بھیجا۔ اور وہ ابن داؤد بھی ہے۔ وہ سلامتی اور صلح  
 بخشنے کو آیا کہ خدا اور انسان میں صلح ہو جائے اور درمیانی دیوار گر جائے  
 (افسی ۲-۱۴) اس کی سلطنت کا اقبال اور سلامتی غیر تنہا ہی ہے اور حقیقی  
 عدالت اس سے ہوگی۔ پس سمجھ جو بیان ہوا کہ لڑکا تولد ہوگا اور وہ اللہ  
 انسان ہوگا اور ایسا ایسا ہوگا اور یوں یوں کریگا سمجھ سارا کام اللہ کی



غیوری کر گئی۔ خدا کی غیوری سے بہت لوگ ناواقف ہیں اور اس لئے  
 خدا کے گھرے کاموں کو دریافت نہیں کر سکتے مسیحی لوگوں کو بار بار  
 یاد کرنا چاہئے کہ مسیح کا معاملہ خدا کی غیوری کے سبب سے ہوا ہے۔  
 اب دیکھو جو کچھ فرشتہ مریم سے کہہ رہا ہے اسی بات کا خلاصہ ہے  
 جو یثعیا پیغمبر خدا سے معلوم کر کے لکھ گیا تھا۔ اس وقت (۳۴۰ میل  
 ۱۳۰۰ سے ۱۲۱۶ء) یثعیا باب کو بھی پڑھو کہ کیا کیا کہا گیا تھا  
 اب اس سب کے پورا ہونے کا وقت آیا کہ مسیح دنیا میں آتا ہے۔  
 جب مریم نے فرشتہ سے کچھ کلام سنا تب رازہ جوئی کے طور پر  
 یوں پوچھا (کیونکہ ہوگا جب میں مریض سے واقف نہیں ہوں) کچھ  
 کیا خوب سوال ہے اہل فکر کے فائدہ کے لئے اور اس سے بہت  
 باتوں میں ہماری شکل کشائی ہوتی ہے۔ نوکریاں نے کہا تھا (لوقا ۱۰-  
 ۱۸) میں کیونکر سچ جانوں یعنی کیونکر مجھے یقین آوے کہ مریم کہتی ہے کہ  
 لڑکا کیونکر پیدا ہوگا جب کہ میں مریض سے واقف نہیں ہوں  
 وہ نہیں کہتی کہ مجھے یقین لانے میں تاثر ہے صرف صورت حال پوچھتی  
 ہے کہ وقوع اسکا کیونکر ہوگا۔ فرشتہ جواب دیتا ہے کہ روح پاک تجھ پر  
 نازل ہوگا اور اللہ تعالیٰ کی قدرت کا تجھ پر سایہ ہوگا اس سبب سے  
 وہ قدوس بھی جو پیدا ہوگا اللہ تعالیٰ کا بیٹا کہلائے گا۔ جواب یہ

کہ وہ لڑکا بغیر جسمانی باپ کے اور قاعدہ معمولی سے الگ ایک اور  
 قاعدہ سے پیدا ہوگا کہ محض قدرت الہی اسکو موجود کر دیگی۔ مریم نے  
 نساہی قانون کا ذکر کیا تھا کہ اس کے خلاف کیونکر ہوگا۔ فرشتہ کہتا  
 ہے کہ سچہ تولد مجید اس قانون سے ہوگا جو اصولی پیدائشی قانون ہے  
 جس سے نساہی قانون مقرر ہوئے ہیں اور ایسے قانون کا ذکر پیدائشی  
 ۱-۲۱ میں ہے اس بات پر غور کرنا چاہئے کہ قانون دو ہیں ایک  
 گن فیکوئی قانون ہے دوم عبادی قانون ہے یہ لڑکا پھلے قانون  
 سے پیدا ہوگا اور سچہ صاف بیان فرشتہ کا ہے۔ پھر فرشتہ اس  
 مولود کو قدوس کہتا ہے اِلٰوہیم کے ہر سہ اقامت قدوس ہیں (یشعیا  
 ۶-۳۱) اور ہمیں پورا یقین ہے کہ داؤد اسی یسوع مسیح کے بدن شریف  
 کو خدا کا قدوس کہہ گیا ہے (زبور ۱۶-۱۰ و اعمال ۲-۲۷) اور  
 ظاہر ہے کہ جب ابلیس نے بھی فرشتہ سے سچہ سنا ہوگا کہ یہ مولود  
 قدوس ہے تو اس نے اپنی فوج میں اسکا چرچا کیا ہوگا جہاں سے  
 بدروحوں کو بھی خبر ملی کہ وہ خدا کا قدوس ہے (ہر قس ۱-۲۲ لوقا  
 ۴-۳۲) پھر ہمیں اس شخص کی زندگی کے تمام تجربہ سے معلوم ہو گیا  
 کہ خدا کی قدوسی اس میں کامل تھی تب خوب دریافت ہو گیا کہ  
 فرشتہ نے سچ کہا تھا۔



اور فرشتہ کہتا ہے کہ وہ خدا کی قدرت کے سایہ سے پیدا ہو جائیگا  
اس لئے خدا کا بیٹا کہلائیگا۔ پس یسوع مسیح بلا واسطہ مرد خدا کی روح سے  
پیدا ہوا ایک انسان مع جسم اور نفسِ ناطقہ کے۔ پس قدوس کون ہے  
انسان مسیح قدوس ہے اور جیسے مسیح اپنی الوہیت کی ماہیت میں قدوس  
ہے ویسے اپنی انسانی ماہیت میں بھی قدوس ہے۔

**فائدہ۔** ایسے ہی قدوس انسان کی دنیا کو ضرورت تھی تاکہ وہ  
بے عیب پرہ ہو کے ان کے گناہوں کا کفارہ ہو۔ اگر مسیح اور سب  
آدمیوں کی طرح بلا واسطہ مرد و عورت کے پیدا ہوتا تو وہ ہرگز قدوس نہ  
ہوتا بلکہ باپ کا گناہ اس میں ورثہ آ جاتا جیسے سب آدمی گناہگار پیدا  
ہوتے ہیں دیکھو داؤد کیا کہتا ہے (نمبر ۵۱-۵) یعنی جب پیشین  
پدر سے رحم مادر میں آیا تو سوروشی گناہ باپ کی طرف سے لیکے جسم میں  
آیا تھا۔ اور یہ گناہ آدم کے سلسلہ میں شروع سے چلا آتا ہے اور  
آخر تک چلا جائیگا اسی لئے مسیح کو خدا نے اس سوروشی ناپاکی سے الگ  
کر کے پیدا کیا اور فرشتہ نے بتا دیا کہ یہ معاملہ اس لئے ہے کہ وہ  
قدوس ہے۔

**فائدہ۔** یسوع مسیح جو دنیا میں آتا ہے سب آدمیوں کی مانند  
ایک آدمی پیدا نہیں ہوتا بلکہ دوسرا آدم پیدا ہوتا ہے۔ کیونکہ

کیونکہ پھلا آدم خلافت الہی کو نبھال نہ سکا گناہ کر کے اپنے درجہ سے گر  
 گیا اور ابلیس کا مغلوب ہو گیا اور ہر طرح کی لعنت دنیا میں لایا اور سب برکتوں کو  
 کھو بیٹھا۔ اب خدا کی غیوری دوسرا آدم پیش لاتی ہے تاکہ وہ آکے ابلیس کو  
 جو فتح مند ہو بیٹھا ہے شکست دے اور بنی آدم کو سدا آدم اول کے اور سب  
 نبیوں کو اور سب مومنین و صالحین کو اور ہر بدکار گنہگار کو بھی جو توبہ کر کے  
 ایمان لاوے ابدی ہلاکت سے بچا لے اور خلافت الہی کا درجہ دنیا پھر بحال  
 کرے۔ اب تم آپ ہی سوچ کے کہو کہ دوسرا آدم کیونکر پیدا ہونا چاہیے۔  
 اگر سدا آدم اول سے آئے تو وہ دوسرا آدم نہیں ہو سکتا بلکہ سب  
 بنی آدم میں سے ایک آدمی ہوگا اور اس سے کیا فائدہ پہنچے گا وہ تو سچا نہیں  
 سکتا بلکہ محتاج ہوگا کہ اسی کو کوئی اور بچا دے۔ پھر شہادہ کہ دوسرا آدم  
 کیونکر پیدا ہو۔ اسی قانون سے پیدا ہونا چاہیے جس قانون سے پہلا آدم  
 پیدا ہوا تھا پس بھیہ واجب ہے کہ دوسرے آدم کے لئے پہلا قانون  
 چاہیے اس لئے جس قانون سے آدم پیدا ہوا تھا اسی قانون سے  
 یسوع پیدا ہوتا ہے۔

آدم اول کا باپ خدا تعالیٰ تھا (لوقا ۳-۳۸) اور کوئی عورت نہ  
 تھی کہ اسکی والدہ ہوتی تب زمین کی لال مٹی سے اسکا بدن لیا گیا اور  
 اسوقت تک بھیہ فطری تناسل کا قانون قایم نہ ہوا تھا جواب جاری ہے



اب دوسرا آدم پیدا کرنے کے لئے قدرت اور قوت تو وہی  
 آ موجود ہوئی تھی جو آدم کے لئے تھی اور فرشتہ کہتا ہے کہ اس مولود  
 کا باپ خدا ہوگا جہاں تک تو آدم کے ساتھ برابری کا معاملہ ہے۔  
 لیکن یہاں ایک والدہ ہے مریم۔ کنواری می مقبولہ اور وہ بنی آدم  
 ہیں سے تھے یعنی آدم اول کے سلسلہ سے پیدا ہوئی تھی۔ اسکا  
 سبب یہ ہے کہ یہ آدم ثانی آدم اول کے سلسلہ کے اندر آنا چاہتا  
 ہے اور اسکو ضرورت ہے کہ سلسلہ کے اندر آوے تاکہ اس گہرے  
 ہوئے سلسلہ میں سے لاکھوں لاکھ کو بچائے۔ پس وہ جسمانی باپ  
 کو درمیان میں سے دور دفع کرتا ہے تاکہ اپنے اندر بچانے کی قوت  
 جو قدوسی سے محفوظ رکھے اور اپنے باپ خدا ہی کا حقیقی بیٹا رہے  
 اور اپنے باپ کی قدوسی اپنے اندر لیکے آدم اول کے سلسلہ میں آتا  
 ہے تاکہ وہ ذاتی قدوس انکو پاک کرے جو ذاتی ناپاک ہیں۔  
 پھر اس بڑے مقصد کے لئے ایک خاص کنواری لڑکی چنی گئی  
 تاکہ خدا کا قدوس اسکے رحم میں آئے پس خدا نے اولاد دادی  
 سے مریم کو اس لائق سمجھا کہ اس قدوس کی جسمانی والدہ ہو اور سب  
 مومنین کی بھی والدہ ٹھہرے (مرومی ۱-۳)۔ مرومی مسیحی کہتے ہیں  
 کہ مریم کنواری معصوم تھی اس لئے وہ قدوس اسکے رحم میں آیا۔

اصطلاحاً معصوم وہ شخص ہے جو ہر طرح سے بے خطا ہو یعنی مکسوبی  
 سوروثی فعلی خیالی عمدی سہوی کسی قسم کا قصور اس میں نہ کہی ہوا  
 اور نہ ہو سکتا ہے۔ وہ لوگ جن کے گناہ بخشتے گئے مقدس ہوتے  
 ہیں نہ معصوم۔ اور بچے بھی معصوم تھیں ہیں کیونکہ سوروثی گناہوں  
 میں پھنسے ہوئے پیدا ہوتے ہیں کڑوے درخت کے کڑوے پھل  
 ہیں لفظ معصوم کے معنی پر غور کر کے سوچ لو کہ کوئی آدمی سوائے مسیح  
 کے دنیا میں معصوم تھیں ہے یہ سب خیالات کہ نبی معصوم ہوتے ہیں  
 یا امام معصوم ہیں ناسمجھی کی باتیں ہیں آدم کا بچہ معصوم ہو تھیں سکتا  
 مسیح یسوع آدم کے سلسلہ سے الگ ہو کے پیدا ہوا اس لئے معصوم  
 ہے۔ مریم خداوند کی بالبتہ خدا ترس اور خدا پرست اور نیک حلین او  
 پاک دامن اور اصل فکر اولیا اللہ میں سے تھی وہ صدیقیہ مقبولہ مبارکہ  
 ہے مگر سوروثی گناہ سلسلہ انسانی سے اس کی ذات میں بھی تھا۔  
 تو بھی خدا کے قدوس نے اپنا جسم اسکے خون سے لیا۔

خدا کی عجیب شان ہے کہ دنیا میں پھلا گناہ عورت سے ہوا جبکہ  
 اولاً شیطان نے بھکایا۔ اب عورت ہی سے خدا کا قدوس آتا  
 ہے۔ جہاں سے اولاً اندھیرا نکلا اسی جگہ سے روشنی چمکتی ہے  
 جس جگہ کو شیطان نے اپنی فحیالی کا مقام بنایا اسی جگہ سے اسکو



شکست دینا ہے۔ لفظ عورت کی نسل کا مطلب جو چار ہزار برس کے  
 مخفی کا تھا اب خوب کھل گیا۔ آدم میں سے عورت نکلی اب عورت  
 میں سے ایک مرد نکلتا ہے۔ اور چار ہزار برس کے بعد کھلا قانون قدرت  
 پھر نظر آتا ہے اس عرصہ میں انسانی کمزوری اور ناچاری خوب تجربہ میں  
 آگئی اور وہ وقت جو اس تولد مجید کے لئے مقرر تھا پورا ہو گیا (گلاتی  
 ۴-۵) جب وقت پورا ہوا خدا نے اپنے بیٹے کو بھیجا جو عورت سے  
 پیدا ہو کے شریعت کے تابع ہوتا کہ وہ انکو جو شریعت کے تابع  
 ہیں مول لے اور ہم لپٹا کر ہونے کا درجہ پاویں۔ دیکھو یہ شخص جو  
 اب عورت سے پیدا ہوتا ہے وہی ہے جسکا ذکر قانون تناسل کے  
 اجراء سے پہلے مالک نے کر دیا تھا۔ اور جبکہ اسکا ذکر نیا ہی پیدا  
 ہونے سے پہلے آچکا تھا لفظ عورت کی نسل میں۔ تو اس شخص کی پیدائش کا  
 ذکر اور ارادہ سب کچھ آدم کے گناہ کے بعد خدا سے بیان ہو چکا  
 تھا جو آئیں اپنے وقت پر پورا ہوتا ہے۔

پھر فرشتہ مریم سے کہتا ہے دیکھ تیری رشتہ دار ایسات کے

بھی بڑے پے میں بٹیا ہونے والے ہے۔ اور بھیہ اسکا جو بانجھ کہلاتی

تھی چٹیا مہینا ہے۔ کیونکہ خدا کے نزدیک کوئی بات انہونی نہیں۔

مریم کو ایسات کے حمل کی کچھ خبر نہ تھی کیونکہ اسے نہ پاخ مہینے

تک اپنے حمل کو چھپایا تھا چھٹے مہینے میں چھپایا ظاہر کر دیا۔ اور وہ عمر رسیدہ عورت شروع سے بانجھ تھی اب خدا نے اُس کو اپنی قدرت سے مہرا بھرا کر دیا کہ وہ معجزانہ طور سے بوجب خبر فرشتہ کے حاملہ ہوئی۔ فرشتہ کہتا ہے کہ خدا کے نزدیک کوئی بات انہونی نہیں ہے انہونی کے معنی ہیں محال۔ لوگ کہتے ہیں یہ محال ہے وہ محال ہے لیکن خدا کا کلام سکھاتا ہے کہ خدا کے نزدیک کوئی بات انہونی نہیں ہے ہاں خدا تعالیٰ تمام عیوب کے پاک ہے۔ اور اُس کی قدرت مطلقہ ہے یعنی آزاد وہ کسی مقام پر رک نہیں سکتی اُس کے جو چاہا سو کیا اور جو چاہتا ہے سو کرتا ہے۔

فائدہ۔ سیدہ خدیجہ کی قدرت مطلقہ کو اپنی چھوٹی سی سمجھ کے اندر مقید بناتے ہیں یہ مخالفت ہے صحیح اور کشادہ سمجھ کی اور کلام اللہ کے ساتھ۔

پھر فرشتہ الیسا بت کو مریم کی رشتہ دار بتاتا ہے حالانکہ وہ ہارون کے گھرانے سے تھی (لوقا ۱-۵) اور مریم گھرانے داؤد سے ہو کے خرقہ پہنوا سے ہے اور یہی جبریل فرشتہ جو مریم سے بول رہا ہے ابھی مریم کے پیٹ کے پھل کو ابن داؤد کہہ چکا ہے (لوقا ۱-۳۳) پس اسی مقام سے معلوم ہو گیا کہ جدی رشتہ نہیں ہے کوئی عارضی رشتہ



ہے ورنہ فرشتہ کے بیان میں مخالفت لازم آتی ہے اگر مریم بنت ہارون  
ہو تو مسیح ابن داؤد نہیں ہو سکتا

خوب یاد رکھنا چاہئے کہ مسیح کے مخالفوں نے مسیح کو اس کی شان  
سے گرانے میں ہر طرح سے کوشش کی ہے لیکن کہیں انکو فتحیابی نصیب  
نہیں ہوئی ہے اس مقام پر بھی بعض دشمنوں نے بہت زور لگایا کہ  
مریم کو بنت ہارون بنائیں تاکہ مسیح ابن داؤد نہ رہے اور ساری امید  
مسیحی لوگوں کی برباد کریں۔ ایسے مخالفوں کے پاس سوائے اس  
کے اور کوئی سند نہیں ہے کہ فرشتہ نے مریم کو الیسات کی رشتہ دار  
بتلایا ہے لیکن اس بات پر کچھ خیال نہ کیا کہ ابھی اس نے ابن مریم کو ابن  
داؤد کس وجہ سے بتلایا تھا صرف اسی وجہ سے کہ مریم بنت داؤد  
ہے۔ پھر لفظ رشتہ جو انھوں نے پکڑا ہے وہ تو عام لفظ ہے جدی رشتہ  
ہو یا عارضی پھر وہ کس دلیل سے لفظ عام کو خاص معنے میں قائم کر سکتے  
ہیں تاکہ فرشتہ کے کلام میں نقص پیدا کریں۔ اس رشتہ کی بابت  
میں صاف کہتا ہوں کہ جدی رشتہ ہرگز نہ تھا کسی شادی کے سبب سے  
عارضی رشتہ تھا دیکھو ہارون نے جو پھلا سردار کا بن تھا الیسات  
بنت عمیند اب سے شادی کی تھی اور بھہ عمیند اب یہودا کی چوتھی  
پشت میں ہے پھر یہو سمعیٹ بنت یہورام یہودا کے خاندان

میں سے ایک شاہراہی تھی اور اُس نے یہودیہ سرور کا ہن سے  
 شادی کی تھی (خروج ۶-۲۳ و ۲ تو ۲-۱۱) اسی طرح کوئی عارضی رشتہ  
 مریم کا الیسات سے ہوگا جسکو یاد دلا کے فرشتہ نے الیسات کا نام لیا  
 تاکہ مریم بھیچانے کے کوئی الیسات کا وہ ذکر کرنا سکے کیونکہ بھیچا نام عام  
 تھا پس یہ باتیں فرشتہ سے سُن کے مریم نے کہا (دیکھ میں خداوند  
 کی باندی ہوں میرے لئے تیرے کہنے کے موافق ہو)

مریم نے جب خدا تعالیٰ کی مرضی اور ارادہ کو معلوم کیا تب بہ تعظیم  
 و ادب مطیع فرمان ہوئی۔ وہ نہ ڈری کہ نادان ناواقف لوگ تجھے  
 تہمت لگائیں گے بلکہ اُس نے سمجھا کہ۔ آزا کہ حساب پاک است از  
 محاسبہ چہ پاک۔ خدا جس کی حکمت و قدرت سے یہ انتظام ہوتا ہے  
 وہ آپ میری مدد کرے گا۔ اور اپنے پاک نام کو جلال دے گا اُس کے سب  
 دشمن مٹیں جائیں گے۔ پس وہ فرشتہ کی باتوں پر ایمان لائی۔ اور فرشتہ  
 بھی اُس سے ایمانی قرار اور الہی ارادہ کے ساتھ اطاعتی اتفاق  
 کا اظہار سُن کے چلا گیا۔

## چوتھی فصل

اب خداوند یسوع مسیح کنواری مریم کے پاک رحم میں آتا ہے  
 فرشتہ کے جانے کے بعد اس قدوس نے پاک رحم میں قرار



پایا اور مریم کو کچھ معلوم بھی نہ ہوا اگر کچھ معلوم ہوتا تو کلام اللہ میں  
 اُسکا ذکر بھی آتا وہاں تو یوں ہوا کہ صرف الہی قدرت سے بسائیہ  
 روح القدس اُس کے رحم میں ایک جنین جو عبرانی میں شیلا بھی  
 کہلاتا ہے یعنی بچہ موجود ہو گیا جو کامل انسان اور کامل خدا ہے اُس  
 میں مادی مادہ سے جسم اور روح القدس کے سائیہ سے ایک  
 انسانی روح موجود ہو گئی تب وہ ایک پورا انسان معہ جسم اور  
 روح کے ہوا اور ایک نیا انسان پیدا ہو گیا جو سلسلہ آدم سے الگ  
 بھی رہا اور اُس کے اندر بھی آگیا اور کامل الوہیت بھی اُس میں  
 تہی کیونکہ کلمہ جو اللہ ہے مجسم ہوا اب بغور پڑھو (یوحنا ۱ - ۱۴)  
 کو ابتدا میں یعنی ابتداء عالم کے اُس طرف کلمہ تھا اور وہ کلمہ  
 اللہ تعالیٰ کے ساتھ تھا اور وہ کلمہ خدا تعالیٰ تھا اور وہ کلمہ مجسم  
 ہوا۔ اور وہ فضل و راستی سے بھر پور ہو کے ہمارے درمیان ہوا  
 اور ہم نے اُسکا ایسا جلال دیکھا جیسے باپ کے اکلوتے کا جلال  
 مطالب ہے کہ وہ قدوس انسان جو کنواری مریم کے رحم میں بقدرت  
 الہی موجود ہو گیا جس کی پیدائش مثل آدم کے ہوئی جو جنت داؤد  
 سے پیدا ہو کے ابن داؤد ہوا اور اللہ تعالیٰ کی قدرت کے سائیہ سے  
 موجود ہو کے ابن اللہ کہلایا۔ اُس قدوس انسان میں عین اُس کی

موجودگی کے وقت کلمہ اس میں مجسم تھا۔ کلمہ نام ہے اس شخص کا جو  
 ذات الہی میں دوسرا اقنوم ہے اسکو کلمہ نام اس لئے دیا گیا ہے کہ  
 جیسے اس کلمہ سے جو لفظ ہے کوئی معنی ظاہر ہونے لگے ویسے ہی اس  
 شخص سے الوہیت کی شان اور معرفت کے اسرار ظاہر ہونے لگے  
 کل جہان کو کلمہ نے پیدا کیا اس لئے پیدائش کی ابتداء اس سے ہے  
 اور وہ کلمہ ابتداء جہان سے پھلے تھا اور اقنوم اول کے ساتھ  
 تھا ازل سے اور وہ خدا پروردگار کے ساتھ تھا پس خدا باپ جو اقنوم  
 اول ہے اور خدا کلمہ جو اقنوم ثانی ہے یہ دو ازل میں جن کی باہت  
 قدرت ایک ہے صرف تعداد ان میں ہے۔ اور روح القدس تیسرا  
 اقنوم ہے جو انھیں دو اقنوم کی روح ہے اور یہ ہر سہ اقنوم ازل  
 سے باہم برابر ہیں اور ایک ہیں یہی تثلیث مجید ہے اس تثلیث  
 میں کوئی مقدم یا موخر نہیں اور کوئی کبیر یا صغیر نہیں بلکہ تینوں قائم  
 ہمقدم اور ہم قدر ہیں۔ انھیں ہر سہ قائم ہیں سے اقنوم دوم جبکہ  
 نام کلمہ ہے مجسم ہوا ہے۔

اور یہ جو لکھا ہے کہ کلمہ مجسم ہوا اسکے معنی یہ ہیں کہ جسم لینے  
 انسانیت را در خود گرفت نہ چھ کہ وہ اسکے اندر ہو کے محدود ہو گیا  
 ہرگز نہیں۔ پس ہمارا ایمان یہ ہے کہ وہ ہماری نجات کے لئے



آسمانوں پر سے اتر آیا اور کنواری مریم سے مجسم ہوا اور انسان بنا۔  
اب فسر کر دو اور بخور کلام اللہ کی باتوں پر دہیان کرو کہ وہ جو حمل  
شریف میں آیا ہے کون ہے اور وہ جو آسمانوں سے اتر آیا ہے کون ہے  
حمل میں جو آیا ہے وہ تدیس انسان ہے معہ جسم اور روح انسانی کے و  
بلا واسطہ جسمانی باپ کے خدا سے موجود ہوا اس لئے وہ موجود انسان  
بھی ابن اللہ کھلایا ہے جیسے آدم ابن اللہ تھا اور وہی ابن داؤد و موسیٰ  
ہے چونکہ وہ ٹھیک ٹھیک خدا کی صورت پر ہے اور اس میں کچھ نقص  
نہیں بلکہ اس میں الہی قدسیت ہے اس لئے وہ الہ کا قدوس ہے۔  
پھر اس میں جو کلمہ مجسم ہے وہ حقیقی و ازلی ابن اللہ ہے اور ازلی ہو  
ہے اور اسکی ولادت ذات پاک کے اندر ہی اندر ازل میں ہو چکی  
ہے جس میں تقدیم و تاخر کو دخل نہیں ہے اور انسان کے فہم سے بلند  
بات ہے (میکہ نبی ۵-۳ سے ۵) میں لکھا ہے کہ اسکا نکلنا قدیم سے  
ایام الازل سے تھا پس وہ جو ازلی ہے اس کے لئے ایک پاک جسم لینے  
قدوس انسان مریم مقبولہ کے رحم میں بلا واسطہ مرد قدانے اپنی قدرت  
سے تیار کیا کہ خالق ازلی اس میں ابدی سکونت کرے اور وہی حقیقی مسکین  
اللہ تعالیٰ کی ہو (یوحنا ۳-۱۹ عبرانی ۸-۱۳)۔  
نمایندہ - محبت ہوشیار رہنا چاہئے کہ ہمارے بعض مخالف خداوند

یسوع مسیح کے تولد شریف کی بابت بعض شبہات پیدا کر کے کفر کے کلمے  
 بولا کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ بغیر باپ کے کوئی بچہ پیدا نہیں ہو سکتا  
 پھر یہ شخص کیونکہ پیدا ہو گیا ہے تو سچ ہے کہ کوئی بچہ بغیر باپ کے نہیں  
 اور نہ کبھی ہوا اور نہ ہو گا مگر یہ معاملہ جو ہوا یہ ایک جدا ہی معاملہ ہے جسکی  
 ضرورت بنی آدم کو تھی اور ہم با ایمان یقین رکھتے ہیں کہ یہ معاملہ جیسے کلام  
 اللہ میں مرقوم ہے ویسے ہی ہے اور ہمارے پاس ایک کافی ثانی دلیل  
 ہے کہ یہ شخص یسوع مسیح جو دنیا میں ظاہر ہوا اور ۳۳ برس تک رہا  
 اسکی تاریخ اور تسلیم اور قدرت اور حکمت وغیرہ سے خوب ثابت  
 ہو گیا ہے کہ خدا اسکی ساتھ تھا اگر یہ سچہ پاک نہ ہوتا اور خدا کی مرضی  
 اور ارادہ سے موجود نہ ہو جاتا تو اس میں خدا کے برحق کیونکہ سکونت  
 کرتا اُسنے تو کبھی کسی شخص میں ایسی سکونت نہ کی جیسی اس میں سکونت  
 کر کے ثابت کر دیا کہ وہ خدا کا قدوس ہے اور مریم کا سارا بیان جو کلام  
 اللہ میں لکھا ہے برحق اور صحیح ہے اور اہل عرفان کی غفل نے انوار  
 الہیہ سے منور ہو کے گواہی دی کہ ایک ایسے ہی مولود کی دنیا کو ضرورت  
 تھی پس تشکی آدمی جو صحیح معرفت سے دور ہیں غلطی پر ہیں گناہین  
 جو ایک انگریزی لفظ ہے جس کے معنی ہیں خدا انسان بھی یسوع  
 کا ایک نام ہے کیونکہ اس میں انسانیت اور الٰہیت کا میل ہوا ہے



(۱۶) جب فرشتہ مریم کے پاس پہنچا اور گھاٹ میں اس کے رحم میں موجود ہو گیا تب مریم نے ارادہ کیا کہ میں ایسا بات کے پاس باؤں جھکا کر فرشتہ سے سنا تھا۔ پس وہ کوہستان ہودا میں شہر یوشہم کو گئی یہ شہر اب تک آباد ہے پہلے وہ کانٹوں کی بستی تھی اور ڈکریاؤں رہتا تھا اور اپنی باری کے وقت اسی شہر سے پہنچنے کی خدمت کے لئے آیا تھا۔ پس مریم نے ذکر یا کے گھر میں پہنچ کر ایسا بات کو سلام کیا۔ سلام کی آواز سننے ہی پر حنا لڑکا اپنی والدہ ایسا بات کے رحم میں بہت شریک روح القدس اچھلا۔ یہ کیا معاملہ تھا اور کچھ شخصیں صرف یہی بات تھیں کہ ایک بہن نے جو محض انسان ہے دوسرے جنین کو جو گھاٹ میں ہے سجدہ کیا تھا اور اس حرکت سے گواہی دی تھی کہ مریم کے رحم میں خدا کا قدوس ہے۔

اور ثبوت اس مطلب کا یوں ہوا کہ ایسا بات روح القدس سے سمجھ گئی اور الہام پا کے غیب کی عجیب باتیں بولی پس ثابت ہو گیا کہ نیچے کا اچھلنا امر اتفاقی نہ تھا بلکہ روح القدس کی شریک سے تھا۔ کیونکہ ایسا بات بچا رکے کہتی تھی کہ تو عورتوں میں مبارک ہے تیرے پیٹ کا پھل مبارک ہے۔ میرے لئے یہ کیونکر ہوا کہ میرے

خداوند کی ماں مجھ پاس آئی۔ دیکھ تیرے سلام کی آواز جب میرے  
کان تک پہنچی لڑکے کا میرے پیٹ میں خوشی سے اچھلا۔ اور تو مبارک ہے  
جو ایمان لائی۔ کہ وہ باتیں جو خداوند کی طرف سے تجھے کہی گئیں پوری  
ہونگی۔

اس الہامی کلام میں وہی باتیں شامل ہیں جو فرشتہ نے مریم سے  
پوشیدگی میں کہی تھیں اور اب تک مریم نے ایلیات پر ظاہر نہیں کیں  
اور کسی کو مطلقاً خبر نہ دی تھی کہ وہ روح القدس سے حاملہ ہے اور بچہ پھلا  
ہی مہینہ اس پاک دامن کا تھا۔ ایلیات غیبی طاقت سے بولتی اور  
مخفی بھیہ وں کا اظہار کرتی تھی پس یہ سارا معاملہ خدا سے ہے۔

سب سے پہلے یہ تعلیم روح القدس ایلیات نے مریم کو خداوند کی  
ماں کہا ہے۔ اور مریم کے ایمان کی تعریف کی ہے۔ ذکر یا فرشتہ کی بات  
پر یقین نہ لایا تھا اس لئے اس کی زبان بطور سزا کے اس وقت بند  
تھی لیکن مریم کا ایمان تحسین کے لائق تھا پس روح القدس نے مریم  
کے ایمان کی تعریف کی زبان ایلیات۔

اس وقت مریم نے بھی یہ ہدایت روح القدس الہی شکر یہ میں ایک  
سیدنا سادہ گیت گایا وہ مریم کنواری کا گیت کھلاتا ہے اور کلام اللہ میں  
لکھا ہے اور شروع سے اہلک مسیحی کلیسیا نے بعد ازاں گاتی چلی آئی



ہے اور وہ بچہ ہے۔ میری جان (یعنی روح حیوانی) خداوند کی تعظیم کرتی ہے  
 (یعنی میرا جسم اُسکے سامنے شکر یہ نہیں سرنگوں ہے) اور میری روح (یعنی  
 نفسِ ناطقہ انسانی) میرے منجی مالک کے خوش  
 ہے (روح میں خوشی ہے اور جسم میں تعظیم الہی ہے) اس لئے کہ  
 اُس نے اپنی باندی کی پست حالی پر نگاہ کی (یعنی میں خدا کی باندی ہوں  
 غریب ہوں اور تنہا ہی خاندان کے سبب سے پست حال ہوں ٹوٹے اور  
 سوکھے درخت کے تنہ کی ایک شاخ ہوں یا اگر خشک زمین ہوں تب  
 میں ایک سبز شاخ پھوٹی ہے (یسعیا ۱۱-۱۲ عاموس ۹-۱۱) دیکھو اب  
 سے ہر زمانہ کے لوگ مجھے مبارک کہیں گے (کیونکہ مجھے خدا نے وہ برکت  
 دی ہے جس سے ہر زمانہ کے لوگ برکت پائیں گے شروع سے ہم  
 سب مسیحی تمام دنیا کے باشندے مریم کو مبارک جانتے ہیں اور مبارک  
 یعنی میں برکت یافتہ یا نیک نصیب و خوشحال ہی لفظ (یعقوب ۱۱)  
 میں لکھا ہے یہاں لفظ مبارک میں اشارہ ہے اُس خاص برکت کی  
 طرف جو کلیہ کے جسم سے مریم کو حاصل ہوئی ہے۔ اور لکھا ہے کہ ہر  
 زمانہ کے لوگ مبارک کہیں گے تب شروع دنیا سے آخر تک ہر  
 زمانہ کی عورتوں میں وہ مبارک ہے اُس نے خدا کے حضور میں فضل  
 پایا اُس کے پیٹ کا پھل جو اُس کے بدن کا خون ہے گواہین ہے اور

اور عرش مجید پر خدا کے دہننے بیٹھا ہے اور سب کچھ اُس کے پیروں  
 کے نیچے چلا آتا ہے۔ اُس نے جو تار رہے میرے لئے بڑے بڑے  
 کام کئے۔ مریم کے لئے جو بڑے بڑے کام خدا قادر مطلق نے کئے  
 ہیں اُن کا بیان اُسی قدر سہکو معلوم ہے جس قدر کلام اللہ میں لکھا ہے  
 روحی مسیحی جو مدارج مریم کے لئے اپنی حدیثوں میں سے نکالے سُناتے  
 ہیں کہ وہ آسمان کی ملکہ ہے۔ اور کہ وہ بھی آسمان پر اٹھائی گئی ہے  
 اور کہ وہ معصوم ہے۔ اور ہر جگہ دعا کنندہ کی دعا کو سُن لیتی ہے۔  
 سب باتیں کلام اللہ کے خلاف اور تعظیمِ بیجا ہیں ان باتوں کے ثبوت  
 میں کلام اللہ سے وہ لوگ ایک لفظ بھی پیش نہیں کر سکتے۔ اور اُس کا  
 نام پاک ہے (نام سے مراد ذات ہے یعنی اُسکی ذات ہر قسم کے  
 نقص سے پاک ہے یہاں اچھا جواب ہے اُن جاہل مخالفوں کے  
 لئے جو کہا کرتے ہیں کہ اگر یسوع مسیح خدا کا بیٹا ہے تو مریم معاذ اللہ  
 خدا کی زوجہ ہوئی یہاں دیکھ لو مریم آپ کہتی ہے کہ اللہ تعالیٰ پاک  
 ہے جو کچھ ہوا ہے اُس کی قدرت کاملہ سے ہوا ہے) اور اُس کا رحم  
 اُن پر جو اُس سے ڈرتے ہیں لپٹ در لپٹ ہے (یعنی ہر لپٹ میں  
 ہر زمانہ میں ہر کہیں خدا کا رحم اُن پر ہوتا ہے جو خدا سے ڈرتے ہیں۔  
 اس فقرہ سے ظاہر ہے کہ مریم کے دل میں ہمیشہ خدا کا خوف رہا اور



جس کے دل میں خدا کا خوف رہتا ہے وہ بدی سے نفرت کرتا اور نیکی پر  
 مائل رہا کرتا ہے اور ایسا آدمی اللہ تعالیٰ کی رحمت و کرم پر اپنی طرف  
 دیکھتا ہے اور خوش ہوتا ہے جیسے خدا کا وعدہ ہے (خروج ۳۰-۹)  
 یہ جو خدا کے دس حکم ہیں جن کا نام عشر نقہاد با مریم ہے سب ویندار  
 یہودی یاد رکھتے تھے اور وہ جو خدا سے ڈرتے تھے ان کی خوب حفاظت  
 کرتے تھے ضرور مریم نے ان کی حفاظت کی ہے اور خدا سے ڈرنا اسی کا  
 نام ہے کہ اُس کے دس حکموں کو بحفاظت عمل میں لائیں، اُس نے اپنے  
 بازو کا زور دکھایا (بازو کا زور مراد قوت اور قدرت ہے اور اس لفظ  
 سے کلام انبیاء میں مسیح کی طرف اشارہ ہوا ہے دیکھو) لیشعیا ۴۰-۱۰  
 و ۵۱-۵۲ و ۵۳-۱۰ اور ایسے ۶۸-۱۱۸ و ۱۵ (غیرہ) اب مریم دیکھتی ہے  
 کہ ہوا کا بازو وعدہ کے موافق ظاہر ہوا ہے اور اُس کا زور نظر آیا  
 کہ خداوند مسیح قدرت سے موجود ہو گیا اور اب وہ پیدا ہو کے اپنا کام  
 دنیا میں کر گیا اور خدا کے سب وعدے پورے ہو گئے اُس نے انکو  
 جو اپنے دلی خیالوں میں آپکو برا سمجھتے تھے پریشان کر دیا (یہ خدا کا قانون  
 ہے کہ ہمیشہ مغرور آدمی ٹپک دیئے جاتے ہیں کچھ دن وہ اپنی مغروری  
 میں پھولتے رہتے ہیں اور خاکساروں کو بچشم حقارت دیکھتے اور سمجھتے  
 ہیں کہ ہم کچھ ہیں پھر وہی مغروری جو ان میں ہے انکو کھاجاتی ہے۔

قرینہ سے خیال آتا ہے کہ خاندان داؤد سے بعض اور گھرانے بھی اُس وقت اُس ملک میں ہوں اور ثروت و دنیاوی کے سبب سے مغرور ہوں اور مریم کے گھرانے کو غریبی کے سبب سے خیال میں لاتے ہوں ایسے حالات ایک ہی برادری میں درمیان دنیا کے بکثرت نظر آتے ہیں اب اُنکے لئے پریشانی آئی کہ مسیح جو سلطان السلاطین اور اُمیدگاہ اولین و آخرین بلکہ رب العالمین ہے ایک غریب گھرانے میں آگیا اور اُس غریب گھرانے کی وہ عزت ہوگی جو کسی کے خیال میں بھی نہ تھی (نربوس ۳۳-۱۰ اور ایطرس ۵-۵)

اُس نے قدرت والوں کو تخت سے گرا دیا اور غریبوں کو بلند کیا وہ قدرت و دنیاوی کے گویا تخت پر بیٹھے تھے اور مغرور ہی سے گویا شاہانہ مزاج رکھتے تھے کہ ہم کچھ ہیں یا ہم فلاں نامور شخص کی اولاد ہیں اب خدا نے اُنکو اُنکے خیالی تخت سے نیچے گرا دیا اور سب دنیا کی شاہوں کو بھی نیچے گرا دیا اور مریم و یوسف کو جو غریب گناہم کنگال سے آدمی تھے مگر بڑے خدا ترس و خدا پرست آدمی بھی تھے اُنکو ایسی سرفرازی اور سر بلندی بخشی کہ اپنا بیٹا اُنکی گود میں دیدیا اب سب ان مغرور گھرانوں کو اور قدرت والوں کو مریم کے غریب گھرانے کی طرف سجدہ کرنا پڑ گیا اُس نے بھوکوں کو چابی چیزوں سے آسودہ کیا، بہوکوں سے



مراد وہ لوگ ہیں جن کے پاس دنیا کی دولت نہیں ہے اُن کے دل کی تسلی خدا میں خوب ہو سکتی ہے اگر وہ چاہیں اور بعض دنیاوی لدا بھی ایسے ہیں جن کے دل میں الہی فضل و رحمت کی بھوک پیاس ہے خدا تعالیٰ ایوں کو اچھی روحانی نعمتیں بخشا ہے ایسا کہ وہ سیر ہوئے ہیں۔

اور دولت مندوں کو خالی ہاتھ نکال دیا دولت مندوں سے مراد یہاں وہ دولت مند ہیں جن کا دلی بھروسہ دنیا کے مال پر ہے ایسے آدمی ہمیشہ اللہ کے سامنے نفرتی ہیں اور وہ کبھی فضل نہیں پاتے اور انکا آسمان کی بادشاہی میں داخل ہونا محال ہے۔

اُس نے اپنے بندہ اسرائیل کو سنبھال لیا۔ اُن رحمتوں کو یاد کر کے جو ابراہیم اور اس کی اولاد پر سد اکو ہیں۔ جیسے اُس نے ہمارے باپ دادوں کو فرمایا تھا۔ پھر جو یہاں لکھا ہے (رمیکہ ۷-۲۰) میں صاف صاف مرقوم ہے اور مسیح خداوند کی نسبت ہے معلوم ہوتا ہے کہ مریم خدا کے کلام کو پڑھتی اور سمجھتی تھی تہی علاوہ اس کے روح القدس نے اُسکی مدد کی۔ اس وقت چاہئے کہ ۹۸ زبور کو خوب سمجھنے کے پڑ ہیں خصوصاً آیت ۳۴ کو۔

مریم قریب ترین چینی کے ایسات کے پاس رہی تہی تب ایسات

کاناں پہنایا گیا اور مریم کے مبارک حمل پر سہ ماہ گزر گئے پس وہ  
 اپنے شہر ناصره میں اپنے باپ کے گھر واپس چلی آئی۔ اور یہاں کے  
 جو کچھ حال گذرا اُسکا بیان مٹی رسول نے کیا ہے اور وہ یہ ہے کہ  
 کچھ روز بعد گھر ہی گھر میں یوسف کو خبر ملی کہ تیری سنگت مریم حاملہ ہے  
 اور کہتی ہے کہ میں روح القدس کی قدرت سے حاملہ ہوں کیونکہ فرشتہ  
 اُسکو کہہ گیا تھا کہ تو روح القدس کے سایہ سے حاملہ ہوگی چنانچہ جب  
 ایسا ہوا تو اُس نے بتلایا کہ میں روح القدس سے حاملہ ہوں۔ مریم کو اُسکا  
 ثبوت دینا بہت مشکل تھا لیکن خدا تعالیٰ جس نے مریم کو اس خدمت  
 کے لئے چُن لیا تھا وہ آپ ہی اس دیندار پاک دامن کنواری لڑکی  
 کی عزت حرمت کا ذمہ دار تھا سو اُس نے اُسکی پوری پوری مدد کی۔  
 رومی کلیسیا میں اور محمدیوں میں جو حدیثی قصے مریم کے مذکور ہیں  
 وہ سب غلط ہیں اور اُنکا ماننا جائز نہیں ہے کلام اللہ لینے اناجیل  
 میں جو کچھ لکھا ہے اُسی کا ماننا واجب اور لازم ہے۔

یوسف نے جب یہ سنا تو اُس کے دل میں بدی کا خیال آیا کیونکہ  
 ایسی بات جکا دعویٰ مریم نے کیا نہ کبھی دنیا میں ہوئی اور نہ ہوگی پر  
 یوسف کیونکہ قبول کر سکتا تھا کہ وہ سچ کہتی ہے۔ فی الحقیقت وہ  
 سچی تھی اور اُس سچی کی طرف ناواقفی کے سبب سے یوسف نے بدی



کا خیال کیا اور اسکو جھوٹی ٹھہرایا اس نے جانا کہ وہ فریب دیتی ہے۔  
 اگر اب دنیا میں کوئی عورت ایسا کہے تو بالکل غلط اور فریب ہوگا کیونکہ  
 صرف ایک ہی شخص یعنی یسوع مسیح دنیا میں اس طور سے آیا تھا سو  
 اچکا ہے تاکہ دنیا کو بچاوے ضرورت صرف ایک ہی شخص کی تھی اور اگر  
 یہ شخص اس طور سے نہ آتا تو وہ بچانے والا ہرگز نہ ہو سکتا پس سارا  
 جہان ابدی ہلاکت سے ہلاک ہو جاتا۔ لکھا ہے کہ یوسف راست باز  
 آدمی تھا یعنی نیک یا معتدل مزاج وہ بھڑکھڑایا اور اوجھے دل کا آدمی  
 نہ تھا کہ غصہ سے اچھل پڑے یا تلوار لیکے مارنے کو دوڑے۔ اسلئے  
 مناسب سمجھا کہ چپ چاپ یعنی گہری گہری اپنی سنگنی کا حق چھوڑ  
 دے اور اس لڑکی کو شہیرہ کرے اگر وہ شہیرہ کرنا تو مریم پتھروں  
 سے ماری جاتی یہودی شرع کے موافق۔ سنگنی کی قید سے چپ چاپ  
 چھوٹنے کا قانون تورات شریف میں لکھا ہے (استثنا ۲۲-۲۳)  
 (۲۴) پس اس نے اس پر عمل کرنا چاہا وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ پھلے  
 سے نکاح ہو چکا تھا غلطی پر ہیں اگر وہ منکوحہ ہوتی نہ صرف سنگیتر تو  
 یوسف اسکو چپ چاپ نہیں چھوڑ سکتا تھا بلکہ اسکو طلاق نامہ حسب  
 ضابطہ لکھ کے دینا پڑتا تھا دیکھو (استثنا ۲۴-۱)  
 یوسف ان باتوں کی فکر ہی میں تھا۔ دیکھو خدا کے فرشتہ نے

اُس پر خواب میں ظاہر ہو کے کہا۔ اے یوسف ابن داؤد تو اپنی زوجہ  
مریم کو اپنے پاس لے آئے سے مت ڈر۔ کیونکہ جو اُس میں پیدا ہوا  
روح القدس سے ہے اور وہ بیٹا بنے گی اور تو اسکا نام یسوع رکھے گا  
اس لئے کہ وہ اپنے لوگوں کو انکے گناہوں سے بچائے گا۔

استبانہ یوسف کو خدا نے غلطی سے بچایا فرشتہ کو بھیجا جس  
نے یوسف کو صحیح سمجھا دیا۔ تب وہ مریم کی پاک و انہی کا قابل  
ہو گیا اور اُس نے یقین کیا کہ وہ روح القدس سے حاملہ ہے۔ یہ  
سوائے آسمانی گواہی کے یوسف قبول نہیں کر سکتا تھا اور کوئی گواہی  
اسکے لئے اس وقت تک نہ تھی۔ اور یہ خواب جو یوسف نے دیکھا  
الہامی خواب تھا جس کی تاثیر بہت ہوئی کیونکہ وہ سب خواب جو خدا  
تعالیٰ بارادہ ہدایت بندوں کو دکھاتا ہے اُن میں عجیب تاثیر ہوا کرتی  
ہے اُن سے بعض امور کا انکشاف اور اُس میں اطمینان خدا کی طرف  
سے اُن پر اتنا ہوتا ہے۔

مگر ہم سب اس زمانہ میں صرف اُن خوابوں کو تسلیم کر سکتے ہیں جو  
کلام اللہ کے خلاف نہ ہوں تو بھی ہمارا ولی نور کلام اللہ پر ہوتا ہے  
یوسف کا یہ خواب بھی کلام اللہ کے موافق تھا نہ خلاف۔ کیونکہ  
یسعیا ۷۱ (۱۳۲) میں وعدہ تھا کہ ایک کنوارہ حاملہ ہوگی اور بیٹا بنے گی



اور وہ بیٹیا عمارتوں میں ہو گئے گا زمین جس میں ہو کے ایل نوع  
بنی آدم میں آئیگا دیکھو (۱۶-۳) پس کلام اللہ اور یوسف  
کے خواب میں سطاقت ہے اور خواب بھی کچھ تعبیر طلب نہیں بلکہ  
صاف کلام ہے جو فرشتہ نے سنایا ہے۔

**فائدہ** یسعیا میں لفظ کنواری لفظ عبرانی علما کا ترجمہ ہے مسیح  
کے تولد سے تھینا تین سو برس پہلے یہودیوں کے م کے عالموں نے  
مصر میں جمع ہو کے عہد عتیق کا یونانی میں ترجمہ کیا تھا جو پٹوا جنٹ  
کہلاتا ہے انہوں نے لفظ علما کا ترجمہ یونانی میں پارٹھین کیا ہے  
جس کے معنی ہیں کنواری پس ان عالموں کا خیال تھا کہ ایک کنواری  
حاملہ ہوگی اس لئے کہ فی الحقیقت اس لفظ کے یہی معنی ہیں اور کلام اللہ  
میں ہر کہیں علما بمعنی کنواری آیا ہے (پید ۲۴-۲۳-۲۲-۲۱-۲۰-۱۹-۱۸-۱۷-۱۶-۱۵-۱۴-۱۳-۱۲-۱۱-۱۰-۹-۸-۷-۶-۵-۴-۳-۲-۱)  
(غیرہ)۔

**فائدہ** فرشتہ مریم کو بجا لٹ سنگنی یوسف کی زوجہ کہتا ہے اور  
بچہ عام دستور کی بات ہے کہ نکاح سے پہلے سنگیتر کو زوجہ کہہ دیجیے  
ہیں (دیکھو استثناء ۲۲) سنگیتر کو زوجہ کہا گیا ہے۔ سنگیتر جو خطوبہ ہے  
وہ مجازاً زوجہ کہلاتی ہے اور اس سے بہتر ہونا حرام کاری ہے  
یاں بعد نکاح وہ حقیقتاً زوجہ ہوگی تب بہتر ہونا پاک ہوگا۔ پھر فرشتہ

یوسف کو ابن داؤد کہتا ہے کیونکہ وہ نسل داؤد سے تھا چنانچہ اسکا  
نسب نامہ انجیل متی میں مذکور ہے۔ فرشتہ بتاتا ہے کہ وہ بیٹا  
جنے گی یہ بھی غیب کی بات ہے۔ تو اسکا نام یسوع رکھیکا یسوع بمعنی  
بچانے والا اس لفظ کا ذکر ختنہ مجید کے بیان میں آئیگا۔  
جب یوسف کو خدا کی طرف سے خبر دی گئی کہ وہ حمل روح القدس  
سے ہے تب اس کے سبب شک و شبہات دفع ہو گئے اور وہ  
گیا اور اپنی منگتیر کو حسب دستور ایجاب و قبول سے بعد نکاح اپنے  
گھر پر لے آیا جیسے یہودیوں میں دستور تھا اور انھیں میں سے محمد یوں  
میں رواج آیا ہے کہ چند رشتہ دار یا ہمسائے جمع ہو کے چند منٹ  
میں نکاح پڑھ دیتے اور لیجاتے ہیں۔ اب گھر میں ٹا کے یہ حال گزرا  
کہ اس نے اسکو نہ جانا یعنی دنیا کا طور عمل میں نہ لایا۔ کیونکہ اس نے  
خدا کے بیٹے کا ادب کیا اور اس پاک دامن مقبولہ کا بھی ادب کیا  
خدمت تو کی مگر ادب سے رہا یہ ادب یوسف کے خیال میں کیونکہ  
پیدا ہو گیا فرشتہ کے بتانے سے کہ وہ روح القدس سے حاملہ ہے  
اور اس سے بچانے والا ظاہر ہو گا پس یوسف نے اللہ تعالیٰ کا ادب  
کیا اور خدا کے قدوس کا ادب کیا اس ادب سے ظاہر ہے کہ اس  
الہامی خواب کی کیسی تاثیر اس پر ہوئی تھی۔



کتاب تک نہ جانا جب تک کہ وہ اپنا پہلوٹا بٹیا نہ جھٹے۔ اس عبارت کا سمجھنا مشکل ہے۔ رومی کلیسا کا اس بات پر اتفاق اور اجماع ہے کہ یوسف نے مریم کو عمر بھر نہیں جانا اور ساری عمر اس کا ادب کیا اس لئے کہ وہ خداوند کی ماں تھی اور اس کا درجہ عالی تھا اور وہ بڑے اولیا الہیہ لوگوں میں سے تھی۔ اور کسی قدیمی کتاب میں ایک فقرہ بھی ایسا نہیں ملتا جس سے ثابت ہو کہ تولد شریف کے بعد اس کو جانا تھا ممکن تو ہے کہ یوسف اور مریم نے ایسی گزران کی ہو جیسے (۱۴۹) قرنی

۷-۱۳۹ میں لکھا ہے۔

مگر بعض متاخرین یہ سختی ایسا کہتے ہیں کہ تولد مجید کے بعد یوسف کے لئے مریم سے اولاد پیدا ہوئی تھی اور ان کے پاس دو دلیلیں ہیں اول لفظ پھلوٹا دویم لفظ جب تک لیکن چھ دو نوں لفظ ان کے مطلب پر مفید نہیں ہیں کیونکہ پہلوٹا ہر پھلے سچے کو کہتے ہیں۔ دوسرا ہویا نہ ہو۔ اور لفظ جب تک بھی دو معنی ہیں آتا ہے کہی خاصہ نرس کے لئے کہی بمعنی ہمیشہ ہے پس کون کہہ سکتا ہے کہ یہاں کس معنی میں ہے دیکھو (صتی ۳-۱۳۱۲-۱۳۱۲-۲۴۲-۲۴۲) پس بدون کسی قرینہ کے ایک معنی پر فتویٰ نہیں دے سکتے۔ بہتریوں سے کہ اس معاملہ میں چسپ رہیں کیونکہ کلام میں بھی سکوت ہے تو بھی لفظ جب

مے اگر مراد بت حمل ہو تو سمجھ پایا جائیگا کہ اگر یوسف بعد تولد شریف کے  
 اُسکو چھوٹا تو کچھ گناہ نہ تھا کیونکہ وہ اُسکی زوجہ تھی اگر اُسنے اُس کو  
 کبھی نہ جانا تو سمجھ ادب اُس نے اپنی طرف سے کیا ہوگا اور اس ادب  
 کا بھی نیک اجر پایگا کیونکہ جو محنت خداوند کے لئے مہیا یہ  
 تھیں مے۔

قابوہ مریم کو فرشتہ نے خبر دی۔ پھر یوسف کو فرشتہ نے  
 بتلایا کہ روح القدس سے ہم جو اس زمانہ میں ہیں بن کے ہیں  
 فرشتہ تھیں آیا کیونکہ یقین کرتے ہیں کہ وہ جو پیدا ہوا روح القدس  
 سے تھا۔ دو طرح سے اول آئندہ ہم ان نوشتوں پر ایمان رکھتے ہیں  
 اور فرض عین مے کہ ہم ان پر ایمان رکھیں کیونکہ ان نوشتوں کے  
 مصنف صاحب الہام اور معتمد شخص تھے اور خداوند کی ماں مریم  
 کے ہم عصر اور اُسکے مومنہ سے سن کے لکھنے والے تھے و ہم آئندہ  
 یسوع مسیح میں کامل قدوسی پائی گئی جس سے ثابت ہوا کہ وہ خدا کا  
 قدوس مے پس باپ کی صفت بیٹے میں پائی گئی جس سے ثابت  
 ہوا کہ وہ خدا کا بیٹا مے۔ اس لئے ہمارا دماغ نیچریوں کے چرچوں  
 سے پر آگندہ نہیں ہوتا بلکہ ہم اطمینان قلبی سے یسوع مسیح کو خدا کا  
 ابن وحید ملتے اور سجدہ عبادت کرتے ہیں اور کہتے ہیں (اسے



مسیح تو جلال کا بادشاہ ہے تو خدا کا ازلی بیٹا ہے جب تو نے آدمیوں  
کی نجات کے لئے آدمی بننا چاہا تب تو نے کنواری کے رحم میں آنے  
سے نفرت نہ کی اور یہ تیرا چھٹا کام تھا جو تو نے ہماری نجات کے لئے کیا  
تھا۔

## پانچویں فصل

### بیت اللحم اور اسم نویسی کا بیان

بیت اللحم بمعنی روٹی کا گھرا ایک بستی ہے شہر یہ وسلم  
سے گوشہ مغرب و جنوب میں ۶ میل دور اور وہ ایک ٹیلے پر آباد  
ہے اسکو داؤد کا شہر بھی کہتے ہیں کیونکہ داؤد اور اسکے آباء  
واجداد وہاں رہتے تھے عہد داؤد سے اسیری کے وقت تک  
وہاں اچھی رونق تھی اسکے بعد پانچ سو برس تک وہاں تنزل ہی منزل  
رہا مسیح کے تولد شریف کے وقت وہ ایک چھوٹا سا گائوں رہ  
گیا تھا۔ اب وہ جگہ مسیح کا مولد ہونے کے سبب سے بڑی رونق پر  
ہے اور ایک زیارت گاہ ہے جہاں ہزار ہزار آدمی ہمیشہ جاتے  
آتے ہیں۔ خداوند مسیح کا رحم مادر میں آنا بتنا منہ صرہ ہوا اور تولد  
مجید بیت اللحم میں ہوا کیونکہ خدا تعالیٰ نے وہی جگہ مسیح کے تولد کے

لئے ازل سے مقرر کر رکھی تھی اور سات سو برس پہلے خبر دی تھی کہ  
مسیح وہاں تولد ہوگا (میکہ ۵-۴ سے ۵ یوحنا ۷-۷)

مریم اور یوسف ناصرہ میں رہتے تھے ناگاہ خدا کی طرف سے ایک  
ایسا سبب اٹھا کہ انکو بیت اللحم میں جانا پڑا اور وہاں جا کے مسیح  
تولد ہوا پس خدا نے اپنے بند و بستی کو آپ ہی پورا کیا۔

اور سبب یہ اٹھا تھا کہ شہنشاہ روم قیصر اگسطس کی طرف سے  
حکم نکلا کہ ملک یہود کی رہتی کے باشندوں کے نام لکھے جائیں۔

یعنی مروجہ شمار ہی ہو اسم نویسی کے ساتھ تاکہ سب یہودیوں کے  
نام قلمبند ہو جائیں وہ یہودیوں کی توت دریافت کرنا چاہتا تھا یا ان  
سب کو اچھی طرح سے غلامی میں لانا منظور ہو کیونکہ یہودیوں کی طرف  
سے رومی ہمیشہ خطرہ میں تھے بغاوت کا بہت خوف تھا۔

پس حاکم وقت کا ارادہ اس اسم نویسی سے کچھ اور تھا اور خدا  
کا ارادہ کچھ اور تھا یعنی یہ کہ مسیح کا تولد بیت اللحم میں ہو جائے اور  
یہ کہ مسیح کا نسب ناصرہ عین تولد کے وقت خاندان داؤد میں دکھلایا  
جائے تاکہ اسکا ابن داؤد ہونا خوب ثابت ہو۔

پس یوسف راہ تنباز کو اس عام حکم کے سبب ضرورت ہوئی  
کہ ناصرہ سے نکلے اور بیت اللحم میں جا کے نام لکھائے جیسے رہتی



کے لوگ ہر گھس سے اپنے اپنے وطن میں جا کے نام لکھاتے تھے  
**فائدہ** یہودیوں کا بادشاہ مسیح جو سپید الانام ہے اور ابن اود  
 و ابن خدا تھے جب وقت قریب آیا کہ زمین پر قدم رکھے تب یہودیوں  
 میں کیسی ہل چل پڑی کہ ہر کوئی اپنی بستی کی طرف دوڑا اور غیر قوم بادشاہ  
 کی طرف سے اس دوڑ کا سبب نکلا ہوشیار رہنا چاہئے کہ جب وہ  
 پھر آئیگا کچھ سبب اٹھیں گے کہ پر اگندہ یہودی پھر کنعان کی طرف  
 جائیں گے اور مسیح کا نزول اجلال کنعان ہی میں ہوگا اگرچہ تمام دنیا  
 کے لوگ اسکو آسمان سے اترے دیکھیں گے۔

یوسف کو بھی ضرور ہوا کہ مریم کو ہمراہ لیکے بیت اللحم میں جائے  
 اگرچہ اس کے جننے کے دن قریب تھے اور اسی حالت میں سفر مشکل ہوا  
 ہے تو بھی دکھ اٹھا کہ جانا پڑا اسکو ضرور تھا کہ مریم کے نام کے  
 ساتھ اپنا نام لکھائے کیونکہ جیسا وہ اپنے والد یعقوب کا وارث تھا  
 ویسا اپنے خسر ہیلی کا بھی شرعی فرزند ہو کے وارث تھا وہ چاہتا تھا  
 کہ سرکاری شجروں سے اپنے خانگی شجر سے جو ساتھ لے گیا تھا  
 مقابلہ کر سکے اور باشندگان بیت اللحم کہ مریم بنت ہیلی اپنے ساتھ  
 اپنی زوجہ دکھلا کے آپکو یعقوب کا حلیبی فرزند اور ہیلی کا داماد ہو کے  
 شرعی فرزند لکھائے اس لئے کہ مریم ابھی پانچ مہینے کا عرصہ

گذرا تھا کہ اس کے نحاح میں آئی تھی اگر وہ ساتھ نہ جاتی تو مشکل تھا  
 کہ گھر لے جائیں گا وہ وارث سمجھا جاتا۔ اور خدا تعالیٰ یہ چاہتا تھا کہ یسوع  
 مسیح جو ابھی تولد ہونے پر تھا وہ ان دونوں یعنی یوسف اور مریم کا  
 وارث ساکنان بیت اللہ کے سامنے پیدا ہو جائے تاکہ اس کا موعود مسیح  
 ہونا ثابت ہو چنانچہ ایسا ہی ہوا اور جب مسیح ظاہر ہو کے ابن داؤد  
 کہلا یا تو سب مخالف اور موافق اس بارہ میں خاموش تھے اور مان  
 چکے تھے۔

**فائدہ واضح** ہو کہ اسم نویسی دو دفعہ ہوئی ہے اول مسیح خداؤ  
 کی تولد کے وقت اسم نویسی شروع ہوئی اور کچھ کچھ ہو گئی تھی لیکن  
 پوری نہ ہونے پائی تھی کہ یہودیوں نے وہم میں عرضیاں دیکھیں  
 کہ آئی کیونکہ اہل یہود اس اسم نویسی سے سخت ناراض تھے اور انکو  
 اپنا کچھ نقصان اس میں معلوم ہوتا تھا انھیں دنوں میں یہود اہل  
 اُستھا تھا جسکا ذکر گملا ایل نے کیا (اعمال ۵-۳) یوسف نفس کہتا ہے کہ  
 یہود انشیپ جلیل کے شہر جملہ کا باشندہ تھا اس نے اسم کے بہت  
 یہودیوں کو اپنے سے ملا پا اور اسم نویسی کو بند کرایا تھا۔ اس کے پہلے  
 اسم نویسی کے وقت مریم اور یوسف بیت اللہ میں حاضر تھے اور مسیح  
 تولد ہوا تھا۔



دوسری اسم نویسی اس وقت ہوئی تھی جب مسیح خداوند آتھا  
 ہر س کا ہو چکا تھا اور پھر دوسری اسم نویسی اسی پھلے حکم کے بموجب  
 ہوئی تھی اور پورے طور پر تمام ملک میں ہوئی تھی یعنی وہ جو پھلے تھے  
 ہو گئی تھی اب مکمل ہوئی تھی اور اس وقت قورنیوس سوریا کا حاکم  
 تھا اور لو قانم۔ م کی عبارت بھی جو خطوط وحدانی میں ہے یوں ہے۔  
 (اور پھر پھلے اسم نویسی تھی جو سوریا کے حاکم قورنیوس کے وقت میں  
 میں ہوئی اسکا مطلب یہ ہے کہ وہ اسم نویسی جو تولد شریف کے  
 وقت ہوئی پھلی تھی۔ جس کی تکمیل سوریا کے حاکم قورنیوس کے وقت  
 میں ہوئی تھی پس وہ پھلی تھی جس میں مسیح تولد ہوا اور پھر دوسری ہے  
 جو عہد قورنیوس میں ہوئی۔ لیکن حبش شہید مسیح کا جان نثار بندہ  
 باشندہ شہر سکیم جو دوسری صدی میں ایک عالم فاضل اور سچی خدا  
 دوست ہے جس نے مسیحی دین کی صداقت پر اپنے خون سے گواہی دی  
 اور مسیحی ہونے کے سبب مارا گیا وہ تین دفعہ زور دیکے یوں لکھتا ہے  
 کہ قورنیوس تولد شریف سے بہ برس پھلے حاکم ہوا تھا اور پھلی اسم  
 نویسی کے وقت وہ سوریا کا حاکم تھا البتہ تولد مسیح کے اسی سال میں  
 وہ پرخواست ہوا اور پھر تولد شریف کے آٹھ برس بعد دوبارہ اپنے  
 عہد پر بحال ہوا ہے پس ہر دو اسم نویسیوں کے وقت وہ سوریا کا

حاکم تھا پھر جسٹن موصوف کہتا ہے کہ ناموں کی فہرست دیکھ لو دیکھو  
تورنیوس کا دو دفعہ حاکم ہونا اسی طرح مذکور ہے۔

## چھٹا فصل

در بیان تولد حمید بہ بیت لحم مجید

اور ایسا ہوا کہ جب وہ وہاں تھی اس کے جننے کے دن پورے  
ہوئے اور وہ اپنا پھلوتا بتیاجنی اور اسکو کپڑے میں لپیٹا اور چرنی میں  
رکھ دیا اس لئے کہ انکو سرے میں جگہ نہ ملی۔

یہ مقام سجدہ کرنے کا ہے اس وقت چاہئے کہ مسیحی ناظرین اپنا  
سر جھکا کے اپنی اپنی روح میں خداوند یسوع مسیح کو سجدہ کریں تعظیمی  
سجدہ بلکہ عبادتی سجدہ۔ کیونکہ خدا کا اکلوتا اور حقیقی بیٹا جو واقعی مسجود او  
مسجود خلائق ہے زمین پر آیا ہے اور وہ ہمارا حقیقی دوست ہے اور  
اپنی جان دیکے ہمیں بچانے کو آیا ہے۔ وہ نادیدہ خدا کی صورت ہو  
اور ساری خلقت کا پھلوتا ہے کیونکہ وہ ازلی ہے مجسم ہو کے ظاہر  
ہوا اور ساری خلقت اس سے اور اس کے لئے پیدا کی گئی ہے۔

نحال کے دیکھو (قلسی ۱۰۰-۱۰۵ اور ۱۶۷ سے ۱۷۳ یوحنا ۱-۱۴ اور قرنتی ۱-۶)  
دنیا میں نبی تو بار بار آئے اور جو کچھ خدا نے انکو بتلایا انھوں نے آدھپو



کو سکھلایا اب آخری زمانہ میں سب نبیوں کا بھیجنے والا خالق مالک  
خدا کا بیٹا آپ مجسم ہو کے ظاہر ہوا ہے۔ (عبرانی ۱۔ اسے ۴)۔  
یہ کون ہے جو بیت اللحم میں کنواری مریم سے پیدا ہوا۔ خدا کا  
سچا اوتار ہے۔

جب اُس نے دُنیا میں قیام رکھا یعنی تولد ہوا اسی وقت سارے  
فرشتوں نے اُسکو سجدہ کیا تھا (عبرانی ۱۔ ۶) اور جب پھلوتے کو دُنیا  
میں پھر لایا تو کہا کہ خدا کے سب فرشتے اُسکو سجدہ کریں۔ عبادتِ سجدہ  
صرف خدا تعالیٰ کا حق ہے اور خدا تعالیٰ اپنا حق کسی مخلوق کو نہیں دیتا  
ہے لیکن اُس مولود جلشانہ کے لئے خدا باپ کا حکم ہے کہ سب فرشتے  
اُسکو سجدہ کریں کیونکہ وہ خدا سے خدا اور سچے نور سے سچا نور ہے  
جو مجسم ہو کے ظاہر ہوا ہے اُس لئے اُسکو سجدہ کیا ہے۔ پھر دیکھو۔  
(اشراۃ ۹۷۔ ۹۸) شرمندہ ہوں وہ سب جو کھودے ہوئے بت پوجتے  
ہیں اور مورتوں پر چھولتے ہیں اسے سارے معبود و تتم اُسے سجدہ کر دے  
یعنی سب معبود بھی اُسکو اپنا سجدہ جانکے سجدہ کریں۔

عین تولدِ مجید کے وقت فرشتوں کی فوج شریف ابن اللہ کی سرپرست  
کے لئے حاضر تھی اور عالم بالا میں الہی ستائش کا عظیم جلسہ تھا اور  
خوشی کا نعرہ بلند تھا (لوقا ۳۔ ۸ سے ۱۴) کہیں کسی مولود کے لئے ایسا

معاذ اللہ آسمان اور زمین پر نہیں ہوا اس کے لئے کیوں ہوا اس لئے  
کہ وہ ابن اللہ ہے اور انسان ہو گئے دنیا میں آیا ہے۔

انسان کی روح میں خدا کے دیدار کی خواہش موجود ہے اور اسی  
میں انسان کے لئے ابدی خوشی ہے لیکن جب سے انسان دنیا میں  
ہے کبھی کسی نے خدا کو نہ دیکھا ہاں اسکا جلال اور بعض کرشمے اُسکے  
آدھیوں نے دیکھے مگر نادیدنی خدا کو نہیں دیکھا اور نہ کوئی مخلوق اُسکو دیکھ  
سکتا ہے کسی مخلوق میں نہ ایسی توست ہوئی اور نہ ہوگی کہ خدا کو گما ہو ہو دیکھ  
کے اُسکی بابت کچھ سنتے ہیں اور اُسکی قدرتوں اور انتظاموں کو بقدر  
طاقت کچھ دیکھتے اور سمجھتے ہیں اور اُس پر جو غایب ہے ایمان لاتے  
ہیں۔ لیکن فطری خواہش دیدار الہی کی انسان کے دل میں سے نہیں  
جاتی وہ دیدار کا مشتاق ہی رہتا ہے اسی لئے بعض نے بتوں کو پوجا  
اور بعض نے پیروں نقیروں کے تصور میں خدا کو دیکھنا چاہا اور بعض  
شخصوں کو اوتار مان کے سجدہ کیا لیکن خدا کی صفتوں کو انکی ذات  
میں کبھی کسی نے نہ ٹٹولا جو کچھ کیا اہمقا نہ کام کیا اور انکو جو اوتار نہ  
ٹٹھے اوتار بنایا بلکہ اس لفظ کو عام کر لیا۔ بعض دہریے ہو کے دہر کو  
اور مادہ کو خدا مان بیٹھے۔ بعض وحدت الوجود کے قائل ہوئے اور  
اپنے دل کی تسلی کے لئے جو کچھ انکو سوچھا اُسھوں نے کہا اور کیا۔



بعض نے کہا کہ قیامت میں اللہ کا دیدار ہوگا اور نہ سوچا کہ نادیدنی شخص کیونکر دیدنی ہوگا جب تک کہ وہ مجسم ہو کے نہ آئے۔

آخر کار یوں ہوا کہ جس نے انسان کے دل میں اپنے دیدار کی خواہش پیدا کی تھی اُسی نے اپنا دیدار آپ دیا اور اپنے قدیمی وعدوں کے سواڑے اپنے اکلوتے بیٹے کو جو خدا سے خدا ہے دُنیا میں بھیجا جو مریم کنواری سے پیدا ہوا۔ اب جبکہ دل چاہے خدا کی ذات اور صفات کو اُس میں ٹٹولے وہ دُعا سب کچھ پائیگا (قلسی ۱-۱۹) کیونکہ باپ کو سچہ پند آیا کہ سارا کمال اُس میں ہے (۲-۹) الوہیت کا سارا کمال اُس میں مجسم ہوا ہے (یوحنا ۱-۱۸) خدا کو کسی نے کبھی نہیں دیکھا اکلوتا بتیا جو باپ کی گود میں ہے اُسی نے بتلا دیا (۱۳-۱۰ و ۱۰-۱) سے فیلبوس میں اتنی مدت سے تمھارے ساتھ ہوں اور تو نے مجھے نہ جانا جس نے مجھے دیکھا اُس نے باپ کو دیکھا ہے۔ اس لئے کہ میں باپ میں ہوں اور باپ مجھ میں ہے۔

سچہ معاملہ کہ خدا کے بیٹے نے جنم لیا اور مجسم ہو کے دُنیا میں آگیا اسکا سبب کیا ہوا۔ اس معاملہ کا سبب وہ محبت ہے جو مالک خدا میں بنی آدم کے لئے ہے کہ اُس نے اُن کی فطری خواہش و پدار کو بھی مکمل کیا اور اُنکی جانوں کو جو اُس پر ایمان لائے ہیں ابدی ہلاکت

سے بچا لیا (یوحنا ۳-۱۶) خدا نے دُنیا کو ایسا پیار کیا کہ اپنا اکلوتا  
 بیٹا دیتا تاکہ جو کوئی اُس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ حیات ابدی پائے  
 (اتمط ۱-۱۵) بھبھات برحق اور بالکل تسلیم کے لائق تھے کہ مسیح یسوع  
 گنہگاروں کے بچانے کو دُنیا میں آیا۔ پس ہم سب بھی اِس بات  
 کو قبول کرتے ہیں کہ خدا نے ہم سے ایسی محبت کی تھی اور اِس محبت  
 کا جواب ایمان اور شکرگزاری اور اطاعت سے دیتے ہیں اور  
 یوں اقرار کرتے ہیں۔

## کلمہ ایمان

میں خداوند یسوع مسیح پر ایمان رکھتا ہوں۔ جو اللہ تعالیٰ کا اکلوتا  
 بیٹا ہے کُل زمانوں سے پہلے مولود۔ خدا سے خدا۔ نور سے نور۔ خدائے  
 برحق سے خدا کے برحق۔ مصنوع نہیں بلکہ مولود۔ اُسکا اور باپ کا جوہر  
 ذات ایک ہے۔ اُسکے وسیلے سے کُل چیزیں موجود ہوئی ہیں اور  
 وہ ہم آدمیوں کی نجات کے لئے آسمانوں پر سے اُتر آیا۔ اور بقدرت  
 روح القدس کنواری مریم سے مجسم ہوا اور انسان بنا اور پینٹوس پہلاطوں  
 کی حکومت میں ہمارے لئے مصلوب ہوا۔ مارا گیا۔ اور دفن ہوا۔  
 اور تیسرے دن مقدس نوشتوں کے بموجب جی اُٹھا اور آسمانوں کے



اد پر چڑھ گیا۔ اور باپ کے دہن سے ہاتھ بٹھا ہے اور جلال کے ساتھ  
زندوں اور مردوں کی عدالت کرنے کو پھر آنے والا ہے۔ اُس کی  
سلطنت کی انتہا نہ ہوگی، یہی سچا ایمان ہے جو تمام صحیف انبیاء سے  
ثابت ہے کسی حدیث کو ذرا بھی اس میں دخل نہیں ہے جس کی روح  
اس ایمان نے قرار پایا ہے وہی بچے گا۔

کسی نے غلط مشہور کیا ہے کہ آدم اول جب پیدا کیا گیا تو اس کو  
خدا کے حکم سے فرشتوں نے سجدہ کیا تھا۔ یہ خیال تحریف مغوی  
ہے پیدا ہوا جو کسی حضرت نے (عبداللہ ۱-۶) کے سمجھنے میں کی ہے غلط  
فہمی یا فریب وہی کی راہ ہے یہ خیال نکلا ہے وہ اہمیت حیثیت  
مسیح کے حق میں لکھی ہے کوئی حضرت اُس کو آدم اول پر جانیٹھے ہیں  
وہاں لکھا ہے کہ رجب پھلوٹنے کو دنیا میں لایا تو کہا کہ خدا کے سب  
فرشتے اُس کو سجدہ کریں، دیکھو اوپر نیچے کی سب آیات مسیح کے حق میں  
ہیں اور آدم اول کا یہاں کچھ ذکر نہیں۔ ہاں لفظ پہلوٹا ہے جس کو  
اُنہوں نے پھلا انسان سمجھا ہے لیکن اُس سے مراد خدا کا پھلوٹا ہوا  
یا خلقت کا پھلوٹنا جس سے خلقت وجود میں آئی اور وہ مسیح علیہ السلام  
ہے جس میں الوہیت ہے پھلا آدم صرف انسان تھا اور اُس میں  
الوہیت نہ تھی اُس کو سجدہ کرنا بت پرستی کا کام تھا اور محال ہے کہ

خدا تعالیٰ کبھی کسی کو بت پرستی کا حکم دے۔ لیکن وہ اپنے پھلوٹے  
 بیٹے کو آسمانوں پر سے زمین پر لایا اور جب وہ مجسم ہو کے کنواری مریم  
 سے پیدا ہوا تو کہا کہ خدا کے سب فرشتے اسکو سجدہ کریں اس لئے  
 کہ وہ کامل خدا تھا اور کامل انسان بنیاد سجدہ اسکی الوہیت کے  
 سبب سے تھا۔ وہ جو آدم اول کے حق میں ایسی باتیں بولتے ہیں  
 اُن سے پوچھنا چاہئے کہ کیوں صا جواب بھی آدم کو سجدہ کرتے  
 ہو یا نہیں وہ جو ایک دفعہ سجدہ سے ابد تک سجدہ سے یسوع  
 جو نولہ مجید کے وقت فرشتوں کا سجدہ تھا اُس وقت سے اب  
 تک سجدہ سے اور ابد تک وہ سجدہ رہیگا۔ پھلے اسکو فرشتوں  
 نے سجدہ کیا پھر گڈریوں نے زیارت کی پھر محوسیوں نے سجدہ کیا  
 پھر اسکی تمام امت جو ساری زمین پر پھیل رہی ہے اسکو سجدہ کرتی  
 ہے وہ لاکھوں لاکھ آدمیوں کا بلکہ کروڑ کروڑ کا ہر زمانہ میں درمیان دنیا  
 کے سجدہ اور سجدہ ہے اور آسمانوں کے آسمان یعنی عرش معلیٰ پر  
 تمام فرشتگان کا اور سب مومنین اور انبیاء اور اولیا اور شہداء اور  
 صالحین اور صادقین کی ارواح کا اپنے باپ کی وحدانیت میں سجدہ  
 اور سجدہ ہے۔ اور وقت چلا آتا ہے کہ وہ قیامت اور عدالت کرنے  
 کو آئیگا تب ہر ایک گھٹنا اس کے سامنے جھکیگا یہ سب باتیں حدیثوں



ہے نہ قیاس سے مگر کلام اللہ سے ثابت ہیں لغور و کچھو (فلیپی ۲-۱۱)۔  
 اُس کی حمد اب تک اُسے کیونکہ وہ باپ اور روح القدس کے ساتھ  
 ایک ہی خدا ہے۔

اب تولد مجید کی آیت کے الفاظ پر غور کرو (لوقا ۲-۶ و ۷) اور  
 ایسا ہوا۔ یعنی مسیح کا تولد یوں وقوع میں آیا جسکا ذکر یہاں ہوتا ہے نہ  
 اُس طرح جسکا ذکر بے سند حدیثوں میں ہے اور وہاں سے قرآن میں  
 بھی نقل ہوا ہے۔ (کہ جب وہ وہاں تھے) یعنی بیت اللحم بستی میں تھے  
 اس بات پر زور ہے کہ جب وہاں تھے تب تولد ہوا ہے یعنی ناصرہ  
 یا یروشلم وغیرہ اور کسی جگہ میں تھیں بیت اللحم میں پیدا ایش ہوئی ہو  
 اور یہی جگہ خدا کے علم اور ارادہ اور تجویز سے ازل میں مقدر تھی،  
 خاص مقصد اور خاص مراد کے لئے۔ چنانچہ سیکہ پیغمبر نے مسیح کی پیدائش  
 سے (۷۱۰) برس پہلے خدا سے معلوم کر کے اس بات کا ذکر کیا تھا کہ  
 وہ مالک بیت اللحم سے تخلیک کا اور اس سبب سے بیت اللحم کی شرافت اور  
 فضیلت تمام یہود ان کے شہروں سے زیادہ ہو جائیگی اور سمجھ بات یہودیوں  
 کو خوب معلوم کرادی گئی تھی (میکہ ۵-۲ سے ۵ یوحنا ۷-۲۲) پس  
 خداوند مسیح کا تولد اُسی جگہ ہوا۔

فائدہ۔ لفظ بیت اللحم کے معنے ہیں روٹی کا گھر عزلی میں لحم گوشت

کو کہتے ہیں لیکن عبرانی میں روٹی کو لحم کہتے ہیں۔ پھر اس بستی کو افراط  
 یا بیت اللحم افراط بھی کہا گیا ہے افراط کے معنے ہیں زیادہ اور سمجھنا ہم  
 اس لئے دیا گیا ہے کہ وہاں بہت روٹی پیدا ہوتی تھی کسی زمانہ میں وہاں  
 اناج و خوراک کی چیزیں بافراط پیدا ہوتی تھیں اس لئے افراط نام دیا گیا  
 اور داؤد پیغمبر کے ابا و اجداد وہاں کے قدیمی رئیس اور زمیندار تھے اگرچہ  
 شروع میں اس بستی کو بیت اللحم افراط نام نہ تھا بانی خوراک کی کثرت کے سبب  
 سے دیا گیا تھا لیکن جب مسیح وہاں پیدا ہوا تو روحانی روٹی وہاں سے  
 نکلی نہ صرف زندگی کی حفاظت کے لئے بلکہ ابدی زندگی بخشنے کے  
 لئے اور ایسی روٹی نکلی جو تمام جہان کے لئے کافی وافی اور شافی ہے  
 نبورہ سمجھو (یوحنا ۶-۳۳ سے ۳۵ و ۳۸ سے ۵۱) وہ آسمان سے اُترا  
 آیا وہ زندگی بخش ہے اور وہ روحوں کی خوراک ہے اور جو کوئی  
 اُسکو کھاتا ہے یعنی اپنی روح میں اور اپنے دل و دماغ میں اسکو  
 بسنے دیتا ہے وہ ابد تک نہ مرے گا۔ پس ثابت ہو گیا کہ اس بستی کی وجہ  
 تسمیہ میں بھی السلام الغیب کا انتظامی ہاتھ شامل تھا جو اب ظاہر  
 ہوا (کہ جب وہ وہاں تھے) بیت اللحم انکا وطن تھا مگر وہ کئی ایک پشت  
 سے ناصرہ میں جا بسے تھے اس وقت کہ ابن اللہ کے تولید مجید کا وقت  
 ہے بیت اللحم میں تھے اور وہ اس نیت و ارادہ سے وہاں نہ گئے تھے



کر ٹکے کا تولد وہاں ہو جائے مگر آسمان کے خدا کی طرف سے بوسیلہ  
 شہنشاہ وقت کے ایک ایسا حکم نکلا تھا کہ انکو مجبوراً وہاں جانا پڑا  
 پس خدا جو صادق القول ہے وہ اپنی مرضی اور ارادہ کو آپ ہی پورا  
 کیا کرتا ہے ان لوگوں کا یہاں آنا بظاہر ایک اتفاقی امر نظر آتا ہے  
 فی الحقیقت امر ارادی ہے اور ایسا ارادی ہے کہ اس میں انسان  
 کے ارادہ کو دخل نہیں ہے صاف خدا کا ارادہ ظاہر ہے اور اس  
 یسوع کی سچیت پر خدا کی طرف سے پھ پھلی مہر ہے اُسکے جتنے کئے دن  
 پورے ہوئے، قاعدہ میں نو ماہ مقرر ہیں پس وہ اللہ تعالیٰ کا قدوس  
 نو ماہ رحم مادر میں حسب دستور رہا اور پورے دنوں کا بچہ ہو کے تولد  
 ہوا۔ حسب رحم میں آیا قاعدہ معمولی سے بلند تر تا عہدہ کے ساتھ رحم  
 پاک میں آیا تاکہ گناہ موروثی سے الگ رہے اور حسب موجود ہو گیا تب  
 قاعدہ جہان کا پابند ہو گیا کیونکہ اب کچھ ضرورت نہ رہی کہ قاعدہ معمولی  
 سے الگ ہو وہ پورے دنوں کا ہو کے تولد ہوا کیونکہ وہ کامل انسان  
 ہے ہر بات میں کامل (وہ اپنا پھلونا بیٹا جی) لفظ اپنا کیا سکھلا تا مگر  
 بھی کہ وہ انسان جو تولد ہوا مریم کا اپنا بیٹا تھا یعنی مرن مریم سے پیدا ہوا  
 ساری کتاب میں کہیں ایک لفظ بھی نہیں ہے جس سے دہم ہو کہ وہ  
 یوسف راستباز کا حقیقی فرزند ہو یہ خیال سلمان نیچریوں کا محض دھوکا

ہے کوئی آدمی اپنا ایمان اس دہوکے میں آ کے برباد نہ کرے۔ مسیح  
روح القدس کی قدرت کے سائے سے رحم میں موجود ہو گیا اور اُسکا  
جسم مریم کے خون سے بنا (پھلوتا) بمعنی پھلا بچہ دوسرا ہو یا نہ ہو وہ  
پھلا تھا۔

**فائدہ** لفظ پھلوتا اس مقام پر خوب ذہن نشین ہونا چاہئے لکھا  
ہے کہ وہ مریم کا پھلوتا ہے مسیح ہے کہ وہ مریم کا پھلا بچہ تھا پھر لکھا ہے  
(رومی ۸-۳۹) تاکہ وہ بہت سے بھائیوں میں پھلوتا ٹھہرے پس  
وہ تمام مومنین مقبولین اولین و آخرین میں بھی پھلوتا ہے وہ پہلا اولین  
اور آخرین جو مقبول ہیں کسی نہ کسی قدر اس شخص سے مشابہت پیدا  
کر کے مقبول ہوئے ہیں اس لئے کہ جس قدر لوگ مقبول ہوتے ہیں وہ  
اسی شخص کے ہمشکل ہو کے مقبول ہوتے ہیں خدا تعالیٰ اپنے عزیز بیٹے  
کی صورت آدمیوں میں دیکھ کے انکو قبول کر لے اور بنیاد اس ہمشکلی  
کی اُس نئے جنم میں ہے جو اس قدوس مولود سے لوگ پاتے ہیں اور  
اُس نئے جنم کی بنیاد اس تولد و تجسم میں تھی۔

پھر لکھا ہے کہ وہ خدا کا پھلوتا بیٹا ہے (عبرانی ۱-۶) اور اس لفظ  
کی شرح یوں کی گئی ہے (قلسی ۱-۱۵) کہ وہ ساری خلقت کا پھلوتا  
ہے یعنی وہ پھلا شخص جس سے ساری خلقت موخر ہے اور وہ تو کلمہ



جو ساری خلقت سے پہلے تھا اور خدا ہو کے خدا کے ساتھ تھا یعنی خدا کی  
اور کلمہ کی باہریت تو واحد تھی مگر ان میں تعدد تھا کہ ایک کے ساتھ دوسرا  
تھا۔ پہر وہی پھلوٹنا اس پاک مولود انسان میں ظاہر ہوا مجسم ہو کے اور وہ  
خلقت کا پھلوٹنا جو جسم لیکے ظاہر ہوا یقیناً خرد الہیہ کریم ہے۔

پھر لکھا ہے کہ وہ کلیسا کا سر ہے اور وہی شروع سے ہے اور مردوں  
میں سے پھلوٹنا ہے تاکہ سب باتوں میں اسکا پھلا درجہ ہو (قلسی ۱-۱۸)  
خوب یاد رہے کہ وہ ہر درجہ اور ہر فضیلت اور عزت کی بات میں پھلا اور  
مقدم ہے اب جو کوئی مسیح یسوع کو مقدم نہ مانے بلکہ اسکو موخر کر کے کسی  
غیر کو مقدم ٹھہرائے وہ اللہ تعالیٰ کے کلام کا مخالف ہے اور اس گستاخی  
میں بہاکت ابدی ہلاک ہوگا اگر وہ توبہ کر کے کلام کے موافق مسیح یسوع کو  
نہ مانے۔

فائدہ دہ جنم جو خدا کے بیٹے نے مریم سے لیا ہمارا حصہ بھی اس  
جنم میں تھا کیونکہ ہمارے نئے جنم کی بنیاد وہی پاک جنم ہے جو مریم سے  
مسیح یسوع کا ہوا تب مریم ہم سب مسیحی بندوں کی ماں ہے کیونکہ وہ  
اُم المؤمنین ہے اسکی تعظیم مناسب کرنا واجب ہے اور اس کے لئے  
غیر تمندی بھی چاہئے البتہ رویوں کی مانند پرستش کرنا بیجا کام ہے  
لیکن بادب نام لینا اور خداوند کی ماں کہنا اور مقبولہ سمجھنا اور سب عورتوں

میں مبارک ماننا جیسے کلام اللہ میں لکھا ہے واجب اور لازم ہے۔

**فائدہ** دیکھو خداوند مسیح نے صلیبی موت کے وقت کرکلیا کے جسم کا وقت وہی تھا یوحنا کو مریم کی فرزندگی میں دیا اور بڑے غور کا مقام کہ ہو اور پانی جو خداوند کی پسلی سے نکلا یقیناً مسیحی کلیسا کا مادہ تھا اور صرف اسی شخص نے دیکھا جس نے مسیح کے نمونہ سے پیچہ سنا کہ (دیکھ تیری ماں) پیچہ مقام بہت گہرا ہے بدلانے سے نہیں انکشاف سے کہتا ہے

(اور اسکو کپڑے میں لپیٹا) اصل میں اتنا ہے کہ اسکو لپیٹا (اور چرنی میں رکھ دیا) چرنی یا گھری عربی مذرف فارسی آخر یونانی فتنہنی۔ چرنی جانوروں کے لئے بنائی جاتی ہے کہ اس میں انکو بہوسا چرائیں۔

مسیح کو مریم نے جن کے کپڑے میں لپیٹا اور چرنی میں رکھ دیا رکبوزنک انکو سرے میں جگہ نہ ملی) اس وقت کوئی سرے وٹاں تھی۔ بعد

داؤد کہہا مبن برزلی نے ایک سرے بیت اللحم میں بنائی تھی جکا ذکر (یرمیا ۴۱-۱۷) میں ہے شاید اسی سرے میں جگہ نہ ملی یا کوئی اور سرے ہو۔ تدیم مسیحی مصنف لکھتے ہیں کہ ایک غار تھا اس کو سرے کہتے تھے اور اب تک وہ غار موجود ہے اور اس میں چرنی کا مقام دکھلائے ہیں جسکی زیارت کے لئے دنیا کی چار سمت سے مسافر جاتے آتے رہتے ہیں۔ انکو سرے میں جگہ نہ ملی شاید اس لئے



کہ بہت مسافران سے پھلے آئے ہوں اور تمام جگہ گہری ہو۔ یا اسلئے  
 کہ پیسے والوں نے زیادہ کرایہ دیکے جگہ لے لی ہو اور یہ لوگ غریب  
 تھے کرایہ نہ دے سکے ہوں۔ معلوم ہوتا ہے کہ انکا کوئی عزیز دوست  
 واقف بھی اس بستی میں نہ تھا کہ اس کے گھر میں فروکش ہوتے۔ یا ان  
 کی غیرت نے تقاضا نہ کیا ہو کہ کسی کے گھر پر اتریں اور اس کے لئے  
 بار ہوں۔ پس وہ بستی کی طرف نہیں گئے سرائے کی طرف ضرور گئے کہ  
 ہر سرائے مسافروں کا گھر ہوتا ہے مگر سرائے میں بھی جگہ نہ ملی تب سرائے  
 کے پاس مسافروں کے جانوروں کی جو چرنی تھی وہاں اترے۔ دیکھو  
 بیت اللحم میں اس شخص کو جگہ نہ ملی جو اسی بستی کا بڑا رئیس زادہ تھا۔ کیونکہ  
 کئی پشتیں گزر گئیں تھیں کہ بستی کو چھوڑ کے نکل گئے تھے اور انکی قدیمی زمین  
 اور مکان غیروں کے قبضہ میں آ گئے تھے اب وہ اپنے ہی شہر میں جہی  
 مسافر تھے تو بھی نسب نامہ جات ساتھ لیکے آئے تھے کہ آپکو وہاں کے  
 رئیس اعظم داؤد بادشاہ کی اولاد میں ثابت کر کے دکھائیں۔ ایسے معاملہ  
 کہ آدمی اپنے ہی وطن میں غریب الوطن ہو جاتا ہے اکثر دیکھنے میں  
 آتے ہیں۔ تعجب یہ ہے کہ ابن الد کو جگہ نہ ملی۔ جس وقت وہ زمین  
 پر پھلما قدم رکھتے والا تھا اس وقت سنتے ہیں کہ اسکو سرائے  
 میں جگہ نہ ملی زمین آسمان کے خالق اور مالک کو سرائے میں جگہ نہ ملی

جس کے لئے اور جس کے وسیلہ سے سب کچھ پیدا ہوا اسکو جگہ نہ ملی۔  
 اس میں کوئی بھی نہ تھا اور بھی نہ تھا کہ اس نے خود آپ کو پست کیا اور  
 اپنے حقیقی جاہ و جلال پر نقاب ڈالا۔ (فیلی ۲-۸ و ۷) نکال کے پڑھو۔ نہ  
 صرف اس وقت اسکو جگہ نہ ملی بلکہ اسکا اپنا گھر بھی کوئی نہ تھا (لوقا ۹-۵۸)  
 وہ بھی دوستوں کے گھر میں کبھی پھاڑ پر جہاں موقع پاتا رات بتاتا تھا۔  
 اس نے کبھی دنیا کی کسی چیز کی طرف توجہ نہیں کی ہمیشہ اور ہر وقت آسمانی  
 اور الہی باتوں میں مشغول یا گیا ایسا کہ اسکا کوئی زلیف تمام صفحہ عالم میں نظر  
 نہیں آتا۔ جس قدر تارک الدنیا لوگ پیدا ہوئے ہیں وہ ان سب میں  
 جتنی پھلا اور مقدم اور روشنی بخش پیشوا ہو کے جلوہ نما ہے اور اس  
 کی پیروی میں صاف صاف زندگی نظر آتی ہے۔

ہاں اس وقت بیت اللحم کی سرائے میں بھی جگہ نہ ملی اور خداوند  
 چرنی میں رکھا گیا اور والدہ ماجدہ چرنی کے پاس بیٹھی تھی کسی دائی  
 جناحی اور دو گار کا ذکر نہیں ہے گناہ کی مانند تھے اور اپنے وطن  
 میں غریب الوطن تھے لیکن وہ جب پھچا نا گیا تو کیا ہوا اسرا بیت اللحم  
 اسی کا ہو گیا اب دہاں صرف مسیحی لوگ رہتے ہیں سب یہودی  
 وہاں سے نکل گئے ایک گھر بھی کسی یہودی کا نہیں ہے اور شہر بھی  
 بہت بڑا گیا قریب آٹھ دس ہزار کے آبادی ہے۔ اور اس سرائے



کی جگہ میں ایک عمدہ گر جا بنا ہوا ہے جو سلسلہ میں قسطنطین شہنشاہ روم  
 کی والدہ ہلینا بگیم نے بنایا تھا یہ ملکہ مسیح کی جان نثار بندہ تھی اس کے  
 کئی ایک کام اب تک دنیا میں ایسے عمدہ موجود ہیں جن سے مسیحی دین کا  
 کچھ نہ کچھ جلال ہے۔ یہ گر جا جو سراسر کی جگہ میں ہے اسکی چار طرف  
 خانقاہیں ہیں رومی اور یونانی اور ارمنی مسیحیوں نے بنا رکھی ہیں۔  
 وہاں مسیحی عابد رہتے ہیں اور گرجے کے بینک فٹ نیچے غار میں اتر کے  
 اس مبارک چرنی کی جگہ ہے جہاں خدا کا بیٹا رکھا گیا تھا وہاں کی  
 زمین اور چھت اور چھار دیواری سنگ مرمر سے بنائی گئی ہے۔  
 اور ایک مصنوعی ستارہ بھی وہاں ہے یونانی و رومی مسیحی وہاں  
 مجاور ہیں اور قدیمی مجاور ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ ۳۴ چراغ وہاں  
 رات دن روشن رہتے ہیں اسکا خرچ دنیا کے مسیحی بادشاہوں کی  
 طرف سے جاتا ہے کہ سلطان السلاطین کی جا کے تولد کی عزت دنیا  
 کے سلاطین کرتے ہیں اور ہزار ہزار مسافر اطراف دنیا اور حدود  
 دنیا سے زیارت کے لئے آتے جاتے ہیں وہاں ایک غریب خانہ  
 اور ایک یتیم خانہ اور چند مدرسے بھی ہیں اور وہ بستی خاص مسیحی  
 بستی ہو گئی ہے اگرچہ وہ سب یونانی اور رومی مسیحی بعض سبائل  
 اور طریقوں میں ہمارے ساتھ اتفاق نہیں رکھتے تو بھی مسیحی

ہیں اور تختینا سولہ سو برس سے اُس مقام یادگاری کے محافظ ہیں۔  
اب سوچو کہ کلام اللہ میں کیا لکھا تھا (اے بیت اللحم افراطہ تو  
یہودا کے بڑے شہروں کی نسبت ہرگز چھوٹا شخص ہے) یعنی اگرچہ تو  
چھوٹا سا گائوں سے فی الحقیقت تو بڑے شہروں سے زیادہ عزت او  
درجہ کا مقام ہے کیونکہ تجھ میں سے اسرائیل کا عالم نکلیگا۔ پس  
مسیح و ماں سے نکلا اور اسی سبب سے بیت اللحم کی بڑی عزت ہو گئی  
نہ صرف یہودا کے شہروں میں بلکہ تمام دنیا کے سب شہروں میں  
بیت اللحم خاص بڑی زمین پر ہے جو ابن اللہ کا مولد ہے۔  
خدا تعالیٰ نے بیت اللحم کی عزت کا ذکر اس پیشین گوئی میں کیا تھا  
اور جیسے فرمایا تھا دیسے ہی ہوا تب مسیح یسوع برحق اسرائیل کا حاکم ہے  
جس کے سبب سے بیت اللحم نے عزت موعودہ پائی ہے۔  
فایرہ دیکھو ابن داؤد جو سلطان السلاطین اور لوہے کے عصا  
سے حکومت کرنے کو آنے والا ہے جسکی سلطنت ابدی سلطنت ہے  
وہ بحالت غریبی اُسی بستی میں تولد ہوا جہاں لپٹی پرداؤد مدفون  
ہے کیونکہ لپٹی کے تنہ سے ایک شاخ نکلنے پر تھی سو نکلی اور اب وہ  
ایسا بڑا درخت بن گیا جس کے سایہ میں تمام دنیا کے لوگ سچی  
آسائش اور حقیقی آرام پاتے ہیں اور وہ درخت چار طرف شاخیں



چھوڑنا چلا جاتا ہے نہ دشمنوں کے کاٹنے سے کٹتا ہے نہ سوکھانے سے سوکھتا ہے کیونکہ اسکی قوت اور شادابی آسمان کے خدا سے تر قاپرہ معلوم ہوتا ہے کہ شروع ہی سے بیت اللہ کو مسیح کا مولد پہچان کے وہاں کے مسیحی لوگوں نے یادگاری کا مقام تھہرایا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ جب ہمارا خداوند مسیح مردوں میں سے جی اٹھا اور آسمانوں کے اوپر چڑھ گیا اس وقت مبارک مریم مقبولہ کلیسیا کے درمیان یروشلم میں موجود تھی اور جب روح القدس یعنی پارسا آیا مریم نے بھی سب کے ساتھ روح القدس کو پایا تھا۔ اس نے پیدائش کے وقت کی بہت باتیں مسیحی لوگوں کو بتلائی ہیں اور اسکا بیان اس بارہ میں معتبر بیان ہے یہ مقبولہ مبارک دیر تک یروشلم کی کلیسیا میں رہی تھی پھر افس کی کلیسیا میں یوحنا کے ساتھ دیر تک زندہ رہکر وہاں انتقال فرمایا ہے۔

بیت اللہ یروشلم سے صرف ۶ میل ہے کیا یہ بعید القیاس ہے کہ مریم نے اپنے عہد کے مسیحیوں میں سے بعض کو ساتھ لیجا کے بیت اللہ میں بعض مقام دکھلائے ہوں۔ کیونکہ اسی زمانہ کے لوگ بیت اللہ کے بعض مقامات کی زیارت کرنے لگے تھے ہاں وہ سب مقامات یہودی دشمنوں کے قبضہ میں تھے لیکن دیکھ دیکھ آنے کو

کون منع کر سکتا تھا اور سچے جو میں لکھتا ہوں ثابت ہے اس بیان کے  
 ہدیہ بیان قیصر روم جو بت پرست اور مسیحی دین کا دشمن تھا  
 جبکہ انتقالِ سلاطین میں ہوا ہے اسکا معاملہ بیت اللحم کی نسبت موزوں  
 نے یوں لکھا ہے کہ اس نے باین نیت کہ مسیح کے تولد کی جگہ کو ناپاک  
 کرے اور میٹ و سے یہ بندوبست کیا تھا کہ بیت اللحم کی سرائے  
 میں ایک باغ لگوایا اور اس باغ میں ادنیٰ دین کی مورت کھڑی  
 کر کے پوجا کرائی اور وہ باغ (۱۸ برس) وہاں رہا تھا۔

اس بیان سے ظاہر ہے کہ ہدیہ بیان نے مسیحی لوگوں کو بیت اللحم  
 میں جاتے آتے اور مسیح کا مولد جان کے عزت دیتے اور سرائے میں  
 جا کے چرنی کو دیکھتے سنا ہوگا تب ہی تو اس نے سچے بندوبست سرائے  
 کی نسبت کیا کہ وہاں باغ ہو اور ایک بت کا مندر وہاں بنے کہ مسیح  
 کی یادگاری کا مقام نہ رہے۔ اور وہ مسیحی جو اسکے زمانہ میں اس جگہ  
 کو یادگاری کا مقام جانتے تھے وہ سب تو پھلی صدی کے مومنین  
 مقبولین روح القدس یافتہ لوگ تھے۔ ہاں مظلوم اور کمزور تھے کہ  
 نہ کر سکے اور کیونکہ وہ غریب شہنشاہ کا مقابلہ کر سکتے تھے صبر کیا۔  
 تو بھی میرا قیاس اس بات کو قبول نہیں کر سکتا کہ خاص مقامات اس  
 باغ وغیرہ سے ایسے مٹ جائیں کہ پھر یاد نہ رہیں اگرچہ وہاں اس کے



بہت سی مٹی بھی ڈلوائی تھی لیکن سچی جان نثار بندے وہاں اُدھر  
 اُدھر رہتے اور پھرتے تھے اور وہ ایشیا کے لوگ تھے نہ یورپ کے  
 ایشیا والوں کی عادت ہے کہ مقامات متبرکہ کو پشت در پشت بتلاتے  
 اور معتقدین کو اور اولاد کو دکھلاتے چلے آتے ہیں پھر وہاں بیا نہ روح  
 تو چند روز سے دُنیا میں آئی ہے اُن لوگوں میں محبت کی روح تھی لینے  
 وہ روح جس سے عطر ڈھلا گیا نہ وہ روح جو کہتی تھی کہ عطر کی بربادی  
 ہوئی (پوچھنا ۱۲-۱ سے ۸) اور جس حالت میں کہ مخالف اس جگہ کو  
 میٹ دینا چاہتا تھا تو اور بھی زیادہ اس پر متوجہ ہونے کا موقع ہوا  
 ہوگا وہ اچھی طرح حدود وغیرہ یاد کر کے بولتے رہے ہونگے کہ وہ ہماری  
 یادگاری کی جگہ ہے جو حاکم نے چھین لی ہے۔ پس پھر کہنا کہ وہ جگہ  
 یاد نہ رہی ہوگی درست نہیں ہے بلکہ پھر کہنا کہ زیادہ یاد رہی ہوگی صحیح ہے۔  
 یہاں تک کہ ہلینا بگیم تھی جس نے وہاں جا کے کر جا بنوایا اور بت کی  
 ناپاکی کو دور دفع کیا اور تولد شریف کی یادگاری کا عمدہ چمن لگا دیا اور ایسا  
 چمن لگا کر اب تک قائم ہے۔

بیت اللہم پھلا مقام دُنیا میں مسیح کے تولد مجید کی یادگاری کے لئے  
 ہے اور جن چیزوں کی وہاں یادگاری ہوتی ہے ان سب کا ذکر کلام اللہ  
 میں موجود ہے اگر خاص جگہ سے ہٹ کر کوئی جگہ بنائی ہو تو کیا مضائقہ

ہے واقعات تو اسی جگہ کے ہیں جن سے برکت پاتے ہیں مقامات سے  
 کچھ برکت نہیں پاتے ہاں مقامات سے واقعات کی تصدیق ہوتی  
 ہے۔ سچی کلیا میں سچیت کا بیان شروع سے درمیان میں صورتوں  
 کے ظاہر کیا گیا ہے اول واقعات ہیں جو کلام اللہ میں لکھے ہیں  
 دویم مقام واقعات ہیں جو واقعات کی تصدیق کرتے اور تفہیم بخشتے  
 ہیں کیونکہ بدون موقع واردات کے کسی واردات کا سمجھنا کچھ مشکل  
 ہوتا ہے سیدوہم ایام واقعات ہیں جو سچی تہیوار کھلاتے ہیں پس واقعات  
 اور مقام واقعات اور ایام واقعات سب ملے خاص و عام لوگوں  
 کے لئے زیادہ تر مفید ہیں۔ ہمارے ملک ہندوستان میں صرف  
 واقعات سنائے جاتے ہیں مقام اور ایام کی طرف بے پروائی  
 ہوتی ہے اس صورت میں دین سچی اس ملک میں ملکی دین نہ ہوگا اور  
 ضرور ہے کہ بچہ دین نہ صرف روحانی بلکہ ملکی دین بھی ہووے۔

## ساتویں فصل

### یوم تولد کے بیان میں

اب وقت ہے کہ تولد شریف کی تاریخ اور مہینا اور دن اور سال  
 اور موسم کا ذکر کیا جائے کہ خداوند میچ کب تولد ہوا تھا۔



ان سب باتوں کا تصفیہ نصوص سے نہیں ہو سکتا مگر تیاس غالب سے جو کچھ دریافت ہوتا ہے یہاں لکھتا ہوں۔ تولد شریف کی یادگاری کے مانتے کا دستور مختلف طور سے شرقی جماعتوں کے درمیان چلا آتا تھا جس کا فیصلہ ۱۳۷۷ عیسوی میں مغربی جماعتوں سے ہوا اور اچھا ہوا کہ اختلاف اٹھایا گیا اور ایک خاص دن مقرر ہوا اسی قاعدہ سے جو شروع سے اب تک جاری ہے کہ سب دینی راہ اور رسوم علماء دین کی مجالسوں سے تجویز ہو کے جاری ہوتی تھیں اور اب تک ہوا کرتی ہیں اسی طور سے بہ نگرانی وسرپرستی صدر اسقف روم شورہ سے پچھ کام ہوا کہ عید تولد کی یادگاری کا دن ۳۵ دسمبر ٹھہرا اور اسپر تمام دنیا کی جماعتوں میں عملدرآمد ہونے لگا اور اب تک ہوتا ہے۔

ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ یقیناً یہی دن ٹھیک اور نہایت صحیح وقت ہے لیکن یہ کہہ سکتے ہیں کہ غالباً یہی ٹھیک اور درست ہے یقیناً کی جگہ غالباً کا لفظ بولتے ہیں اور غالباً اس لئے کہتے ہیں کہ اسکے لئے کچھ دلائل تو ہیں جن کا توڑنا آسان نہیں ہے۔  
 قیادہ یہ بھی یاد رہے کہ اگر ٹھیک وہی دن معلوم ہوتا تو کسی نعمت زیادہ حاصل کر سکتے تھے اور اگر وہ ٹھیک وقت معلوم ہو

اور کوئی اور وقت قرار دیا گیا ہو تو کونسی برکت کلم ہو جاتی ہے ٹھیک  
ہو یا نہ ہو یا دگاری کا فائدہ ہر صورت میں برابر موجود رہتا ہے جبکہ ہم  
ایمان اور محبت سے خداوند کے لئے عید تولد کی یادگاری کرتے ہیں  
سال میں ایک دفعہ۔

پس وہ دلائل جن سے ۲۵ تاریخ دسمبر عید تولد کی یادگاری قرار  
پائی ہے اگر کوئی سنتا اور سمجھنا چاہے تو امور ذیل کو ذہن نشین کر کے  
انکے نتیجہ کی طرف دیکھے اور امور ذیل بھی پانچ باتیں ہیں۔

(۱) ہیرودیس بادشاہ یقیناً بعد تولد مجید کے کسی وقت مورا ہے نہ تولد  
مسیح سے پھلے بموجب (متی ۲-۱۰) کے۔

(۲) یوسفس یہودی مورخ کا بیان ہے کہ جب ہیرودیس ہوا تھا  
اُس وقت رومی سن سات سو پچاس تھا اور کہ عید فصح اُس وقت  
قریب تھی اور کہ جب وہ ہوا تھا اُس وقت چاند گھن تھا۔

(۳) سب جانتے ہیں کہ عید فصح ماہ نیساں کی ۴ تاریخ ہوا کرتی تھی  
(احبار ۳۳-۶) اور کہ ماہ نیساں جو یہودیوں کا پھلا مھینا ہے ہمارے  
ماہ اپریل کے نئے چاند سے شروع ہوا کرتا ہے۔ پھر چاند گھن کا ذکر  
یوسفس سے سن کے اہل ہیت نے اپنے صحیح حساب گذشتہ کو  
جب پرتالا ہے تو معلوم ہو گیا ہے کہ اپریل کی ۱۳ و ۱۴ کے مابین



وہ چاند گھن ہوا تھا پس اس سے مہرودیس کی موت کی تاریخ صاف معلوم ہو گئی ہے کہ وہ ۳۰ تاریخ اپریل کو ہوا تھا اور کہ عید فصح بھی اُسکی موت کے دور و ز بعدیر و سلم میں ہوئی تھی پس یوسفین نے اس بیان میں ضرور سچا ثابت ہو گیا ہے۔

(۴) پھر دیکھو (لوقا ۳-۱۳) جب یوحنا نے اپنا کام شروع کیا تب طہیر یوس قیصر کا شاہہ جلوسی تھا اُس وقت ضرور یوحنا پورے ۳۰ برس کا ہو گیا تھا اور مسیح کی عمر بھی ۳۰ کے اندر آگئی تھی یعنی تیسواں برس چل رہا تھا۔

(۵) تواریخ روم سے ثابت ہے کہ سن روم (۶۵) ایس گطس کی موت سے دو برس پہلے اُسکے جیتے جی طہیر یوس سلطنت کرنے لگا تھا پس احباب کی صورت یوں ہو جاتی ہے۔

$۶۵ + ۱۵ = ۸۰$  کے پھر رومی سن تھا جب ہمارا مالک

یسوع مسیح ۳۰ برس کا تھا پس وہ کس رومی سن میں پیدا ہوا ہوگا

جواب ۳۰ برس کا ہوا ہے دیکھو  $۸۰ - ۳۰ = ۵۰$  کے پس مسیح

۵۰ رومی سن میں پیدا ہوا ہے اور پھر وہی سن سے جو یوسفین

نے مہرودیس کی موت کا سن بتلایا ہے پس معلوم ہو گیا کہ مسیح

کی تولد کا اور مہرودیس کی موت کا ایک سن ہے اور اگر ایک ہ

سن نہ ہو تو مسیح ششہ رومی میں ۳۰ برس کا نہیں ہو سکتا جو کلام  
اللہ سے ثابت ہے (لوقا ۳-۳۳)۔

اور کچھ بھی معلوم ہو گیا ہے کہ ہیرودیس ماہ اپریل کی تاریخ  
کو ہوا ہے تو مسیح خداوند اپریل سے پچھلے اسی سال میں درمیان کسی  
مہینے کے پیدا ہوا ہے سال کی بندش تو ہو گئی اور کچھ بندش بھی  
ہو گئی کہ اپریل کے اوپر کوئی مہینا تولد کا ہے نہ اپریل میں نہ اپریل  
کے بعد اور اپریل تو گرمی کا مہینا ہے چنانچہ مارچ سے گرمی کا آغاز  
ہوتا ہے۔ اگر کہو کہ ہیرودیس کی موت کے بعد مسیح پیدا ہوا ہے تو  
(متی ۲-۲۰) کو جھٹلاتے ہو اور جو کہو کہ ہیرودیس کی موت سے سال  
دو سال پچھلے پیدا ہوا ہے تو (لوقا ۳-۳۳) کو جھٹلاتے ہو کیونکہ جب  
۳۰ برس کا تھا اس وقت ششہ رومی تھا اور بعد ۸۰۵ میں  
۳۰ برس کا ہے تو تولد اسکا ۵۰۵ میں ضرور ہے اور یقینی طور پر معلوم  
ہے کہ اسی سن رومی ۵۰۵ میں ۱۲-اپریل کو ہیرودیس مر گیا ہے۔ پس  
اُس سال میں گرمی کا شروع ہی تھا کہ ہیرودیس مر گیا اور ہر سال  
میں موسم گرما ایک ہی دفعہ آتی ہے تب ضرور مسیح موسم گرما میں پیدا نہیں  
ہوا سردی میں پیدا ہوا ہے اور گذریوں کے بیان میں جو لفظ  
میدان آتا ہے اسکا بیان آئندہ فصل ہشتم میں سنو گے۔



اب بچہ دریافت کرنا باقی رہتا ہے کہ اپریل کے اوپر وہ کس مہینے میں پیدا ہوا ہوگا کچھ قیاس کرنا چاہئے۔ کہ وہ پیدا ہونے کے ۴۰ یوم کا یا سوا مہینے کا تھا جب مہربان شرع کے ہیکل شریف میں لایا گیا۔ پھر ہیکل سے رخصت ہو کے بیت اللحم میں واپس آئے اور یہاں آ کے چار روز رہے ہونگے تب مجوسی آچھٹے۔ اور مجوسیوں کے جانے کے بعد مصر کو بھاگنا پڑا۔ پھر بچوں کے قتل کا مقدمہ پیش آیا اور ان میں مسیح کی تلاش ہوئی ان سارے کاموں کے لئے عقلاً کس قدر وقت و کار سے ضرورتیں مہینے کا عرصہ چاہئے ورنہ یہ کام نہیں ہو سکتے اور سب مہینے اپریل کے اوپر ہونے واجب ہیں یعنی مارچ و فروری اور جنوری ہیں اور ان میں بھی وہ پیدا نہیں ہوا پس قیاس چاہتا ہے کہ دسمبر میں ہوا ہوگا۔

**فائدہ ۵۔** اس وقت فکر کرو گرسول صاحب کی تحقیقات پر جبکہ ذکر میں نے فصل دوم میں کیا ہے کہ ذکر یا پدر یوحنا ماہ اکتوبر میں اپنے گھر گیا تھا اور اس حساب سے ماہ مارچ میں مریم مبارک روح القدس کے سایہ سے حاملہ ہوئی تھی اس لئے بھی ماہ دسمبر سے تولد مجید کا مہینا ٹھہرتا ہے۔

یہ حساب جس سے دسمبر مہینا نکلتا ہے غالباً صحیح اور درست ہے کیونکہ یوحنا کی انجیل سے بھی بطریق دیگر مسیح کا تولد ۵۵ رومی

میں ثابت ہے اس طرح پر کہ مسیح اپنے بپتسمہ کے چند روز یا چند ہفتہ بعد جب کہ وہ ۳۰ برس کا تھا ہیکل میں آیا اور یہودیوں نے اُس سے کہا کہ سچے ہیکل ۶۶ برس سے بن رہی (یوحنا ۲-۲۰) اور تواریخ یوسف میں لکھا ہے کہ ہیرودیس نے اپنے سٹہ جلوسی میں تعمیر ہیکل کا کام شروع کیا تھا اور اس وقت یعنی شروع تعمیر کے وقت رومی سن ۳۴ء تھا = پس ۳۴ + ۶۶ = ۱۰۰ء کے اس میں سے ۳۰ برس مسیح کی عمر کے نکالو ۱۰۰ - ۳۰ = ۷۰ء کے یہ سن مسیح کے تولد کا نکلا اور یہی سن موت ہیرودیس کا ہے اور اپریل مہینے کی ۴ تاریخ علم بیت ہو جب بیان یوسفیٹس کے ثابت ہو چکی ہے پس جبکہ مسیح تولد ہوا موسم سرما تھا اور اپریل و مارچ و فروری و جنوری کے پھلے کوئی دن تھا۔ اب صحیح نبی کی کتاب میں جو پیشگوئی مسیح کی نسبت لکھی ہے اگر اس پر بغور فکر کرو تو ظاہر ہو جاتا ہے کہ ۴ تاریخ ماہ دسمبر تولد کا دن موعود تھا جسکی طرف اوپر کی تین قوی دلیلوں نے ہمیں پہنچا دیا ہے۔

صحیح نبی کا دوسرا باب بغور پڑھو خصوصاً ۱۱-۱۲ آیت تک نزد بابل والی ہیکل کی بنیاد نوں مہینے کی ۴ تاریخ کو ڈالی گئی تھی اور خود نزد بابل نے اپنے ہاتھ سے بنیاد رکھی تھی (تھ کو یا ۴-۱۰) ہی نوں مہینے کی ۴ تاریخ کا دوبارہ ذکر کر کے (صحیح ۴-۱۳) میں نزد بابل



سے بچہ وعدہ خدا کا تھا کہ (اے میرے بندے زرو بابل اسی دن میں  
تجھے لہو لنگھا اور نگیں کی طرح تجھے جڑو لگا اس لئے کہ میں نے تجھے منظور  
کیا میں رب الافواج فرماتا ہوں)۔

اُسی دن اشارہ ہے نویں مہینے کی ۲۴ تاریخ کی طرف اور اس نویں  
مہینے کا نام کسلو ہے اور کسلو چاند کا مہینا ماہ دسمبر کے نئے چاند سے  
شروع ہوتا ہے اور حساب کر کے معلوم کیا گیا ہے کہ جب مسیح تولد  
ہوا تو کسلو کی ۲۴ - اور دسمبر کی ۵ تھی یعنی کسلو اندر تھا دسمبر کے  
اور ہم سب جانتے اور کلام اللہ سے دیکھتے ہیں کہ خدا کی حقیقی ہیکل  
مسیح کا بدن ہے جس میں خدا کی پرستش اور گائے عین تولد کے وقت بحکم خدا  
فرشتوں نے کی تھی اور اب تمام کلیسیا خدا کی پرستش یسوع میں کرتی  
ہے۔

دیکھو (یوحنا ۲ - ۱۹ اور ۲۱) مسیح نے ہیکل میں آ کے اپنے بدن  
کی ہیکل کو پتھروں کی ہیکل کے مقابلہ میں پیش کیا۔ وہ پتھروں  
کی ہیکل مسیح کے دادا زرو بابل کی بنائی ہوئی تھی اور خود مسیح کا بدن زرو  
بابل کے خون سے بنا تھا۔ اور پچھہ کہا گیا تھا کہ جس تاریخ میں ہیکل  
کی بنیاد ڈالی گئی تھی اُسی تاریخ میں زرو بابل الوہیت میں لیا جائیگا  
لیکن زرو بابل کبھی الوہیت میں نہیں لیا گیا لیکن اُسکا بیٹا مسیح ٹھیک

تولد کے وقت پو جا گیا اور اب تک پو جا جائیگا۔ اگر اس شکیوئی کو یوں نہ سمجھا جائے تو سنے ضبط ہوتے ہیں۔

۴۵ دسمبر جو مسیح کے تولد کی عید مشہور ہوئی ہے یہ کچھ بنفیکری سے مشہور نہیں ہوئی اسکے لئے علاوہ دلائل مذکورہ کے اور بھی دلائل ہیں جو یہاں مذکور نہیں ہوئیں۔

میرے گمان میں عید تولد کی یادگاری ۴۵ دسمبر کو باتفاق کلیسیا عمل میں لانا کچھ مضر نہیں بلکہ مفید ہے کہ وہ مسیح کا جنم دن ہے اُس دن دُعا بندگی اور مناسب و عظیم بھی ہوں اور سب سچی لوگ گرجوں میں آئیں جیسے گڈ ریئے چرنی میں دیکھنے کو آئے تھے یا مجوسی سجدہ کے لئے حاضر ہوئے تھے اور خیرات بھی دیں اور آپس میں میل ملاپ کا اظہار کریں اور کہیں کہ عید تولد مبارک باشد۔ اسکے سوا کسی قدر جسمانی خوشی بھی جس میں گناہ نہ ہو کرنا چاہئے کھانا کھلانا تحفہ تحائف لینا دینا اپنے بال بچوں میں عید کرنا خدا کے شکر اور جلال کے لئے اس سے عمدہ تاثیر اور دلوں کی تازگی ہوتی ہے۔ اور یہ کہ ہنا کہ صرف روحانی خوشی چاہئے نہ جسمانی یہ نہ بد خشک اور وہا بیانہ ڈنگ ہے۔ اور یہ کہ ہنا کہ اُس روز بعض بُرے آدمی شراب پیتے اور گناہ میں پھنس جاتے ہیں اس لئے یہ عید نہ کرنا چاہئے کچھ بات نہیں



کیونکہ جوش رابی ہر وہ ہر موقع پر بدست ہوتے ہیں انکے خوف سے ہم عید تولد کو غصیں چھوڑ سکتے جیسے ہم بعض بد نیت بد نظر اور ریاکار لوگوں کے خوف سے گرجے بھی بند نہیں کر سکتے ہو کوئی اپنے اعمال کی سزا جزا پائیگا۔

**فائدہ** کوئی نہ سمجھے کہ میں سب آدمیوں کو ہر ادن ماننے کے لئے مجبور کرتا ہوں کیونکہ ماننا یا نہ ماننا سچے آدمی کی طبیعت سے علاقہ رکھتا ہے دیکھو کیا لکھا ہے (سرو جی ۱۲-۶۵) ہر ایک اپنے اپنے دل میں پورا اعتقاد رکھے کیونکہ دونوں کی نیت بخیر ہے اور دونوں خداوند کے لئے محنت کرتے ہیں رسول کی ہدایت پر نگاہ کر کے چاہئے کہ ماننے اور نہ ماننے والے چپ چاپ محبت میں قائم رہیں سباحثوں کا دردانہ نہ کھولیں۔ ماں وہ جو (گلاتی ۴-۱۰) میں لکھا ہے غصیں چاہئے کیونکہ گلاتی لوگ دنیاوی علمی اصول پر دونوں مبینوں فصلوں اور ہر رسول کو ماننے لگتے تھے جیسے ہمارے ملک میں ہندو ماننے ہیں ایسی باتوں کے لئے تاکید اُسمانیت چاہئے (قلسی ۳-۱۶) میں یہودی اطوار کا ذکر ہے ان پر عمل کرنے سے سچیت میں فرق آجاتا ہے کیونکہ وہ سب اطوار سچ میں مکمل ہو چکے ہیں۔ لیکن سچی واقعات کی یادگاری کرتاؤ باہت ہے۔ اسکا ذکر آیات بالا میں نہیں ہے۔

فائدہ۔ اب ایک اور بات معلوم کرنا سب سے وہ سچہ ہے کہ ضرور ہمارا خداوند مسیح <sup>۱۸۵۰</sup> رومی میں تولد ہوا ہے چنانچہ اوپر ثابت ہو چکا لیکن اس حساب سے سچے عیسوی جواب دُنیا میں جاری ہے چار برس کم رہتا ہے اس وقت کہ <sup>۱۸۹۲</sup>ء سے دراصل <sup>۱۸۹۶</sup>ء چاہئے سچے چار برس کی کمی اس سن میں کیونکر آگئی اسکا بیان یوں ہے۔

کہ آٹھویں صدی تک ہمارے خداوند کا سن دُنیا میں جاری نہ تھا۔ صرف رومی سن جاری تھی جو شہر روم کی بنیاد کے دن سے کہ مرف مولیس نے ڈالی تھی محسوب تھا اور وہی سن تحریرات میں عالم گیر ہو رہا تھا۔ <sup>۵۳۲</sup> عیسوی میں ایک مسیحی درویش تھا جسکو ڈیونی سیوس خور کہتے تھے وہ عالم فاضل نہ تھا سیدہ سادہ فقیر تھا اس نے دور سارے بطور انتخاب کے اپنے شوق سے مسیحی دین کی بابت لکھے تھے ان میں اپنے قیاس سے سچے سن چار برس کم غلطی سے قایم کر دیا تھا اور وہاں سے درمیان مسیحی جماعت کے اس سن نے رواج پایا تھا۔ پھر <sup>۱۸۷۱</sup>ء میں بمقام چلی بعض بشپ صاحبان کا ایک چھوٹا سا جلسہ تھا وہاں ذکر آیا کہ رومی سن کسی طرح سے موقوف کر کے مسیحی سن دُنیا میں جاری کرایا جائے تو بہتر ہے مگر سچے کام مشکل تھا کہ ایک عالمگیر رواج کو ہٹا کے دوسرا رواج ہو تو بھی ان بشپ صاحبان کو اسکا کچھ نہ فکر رہا اور بعض بادشاہ



سے تذکرہ آتا رہا ہوگا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ ۱۷۹۰ء عیسوی میں شاہ جہاں  
 چارلس سیوم نے اپنے شاہانہ اختیار سے ایک قلم رومی سن کو تحریر  
 میں سے موقوف کرنے کا اور مسیحی سن جاری کرنے کا حکم دیا۔ اس وقت  
 کچھ فکر نہ ہوا کہ ٹھیک سن دریافت کر کے جاری کرتے وہی سن جو دیو  
 سیوس نے اپنے رسالوں میں قائم کر دیا تھا جاری ہو گیا دیر بعد محققان  
 نے دریافت کیا کہ اس میں چار برس کی کمی ہے پھر کیا ہو سکتا تھا صبر کرنا  
 پڑا کیونکہ وہ وقتوں میں اور معاملات کے کاغذات میں مرقوم ہو گیا اور  
 دنیا میں پھیل گیا تھا تو بھی کتابوں میں حسب موقع لکھ دیتے ہیں۔ سن  
 مردجہ کے موافق مسیح کا تولد ۱۷۵۵ء رومی میں ہوا ہے اور ہیرودیس ۱۷۵۷ء  
 میں یقیناً ہوا ہے تب ہیرودیس کی موت کے چار برس بعد پیدا ہوا ہوگا  
 جو انجیل مثنیٰ کے خلاف ہے صاف صریح غلطی ہے دیوینی سیوس نے  
 بلا تحقیق اپنی غلط تحقیق سے چار برس کم لگائی خیر اس میں کسی دینی بات  
 کا حرج نہیں ہے۔

## ۱۷۵۷ء اٹھویں فصل

### گڈریوں کے بیان میں

عین تولد مجید کے وقت گڈریوں کا ذکر عجیب معاملہ ہے جس سے خدا

خدا کی گواہی اُس مولودِ جَلّ شانہ پر کامل طور سے ہوتی ہے۔ اُس کے بعد  
نجوسیوں کا معاملہ بھی خدا کی گواہی مسیح پر ہے۔

گڈریوں کا معاملہ یوں ہوا نکھا ہے کہ (اُس ملک میں گڈریئے تھے)  
بیت اللہیم گاؤں کے اطراف کو لو قافانے ملک کیوں کہا ہے تاکہ تمام ملک  
کنعان کے گڈریوں کی کیفیت بیت اللہیم کے گڈریوں کے شمول میں ظاہر  
کرے کہ اُس ملک کے گڈریوں کا دستور سچہ تھا کہ میدان میں رہتے لیکن  
بارہ مہینے میدان ہی میں رہا کرتے اور رات کو اپنے اپنے جھنڈ کی چوکی  
کرتے تھے۔ تالمود سے ثابت ہے کہ اطرافِ یروشلم میں کئی مقام  
تھے جہاں گڈریئے ہمیشہ باہر رہتے اور قربانیوں کے لئے گلہ پالتے اور  
نفع حاصل کرتے تھے۔

فائدہ جب تک ہیکل قائم تھی سال میں لاکھ لاکھ پر سے اور  
بھیڑ بکری قربانی کے لئے مطلوب تھیں اور گڈریوں کا اس پیشہ  
سے بہت نفع تھا جب ہیکل گرائی گئی قربانیاں موقوف ہوئیں تب سے  
اس قسم کی سوداگری بھی جاتی رہی گڈریوں کا وہی حال ہو گیا جو سب  
ملکوں میں ہے کہ چھوٹے چھوٹے جھنڈ رکھتے ہیں۔ اور سردی میں  
اندر گرمی میں باہر رہتے ہیں لیکن اس وقت ایسا حال نہ تھا بلکہ باہر رہنا  
پڑتا تھا اور نہ ہزار ہزار جانوروں کا گلہ سردی میں بھی اندر رکھنے سے



ایک ہی رات میں مر جاسکتا تھا کیونکہ انکے بدن کی گرمی بہت سہتی ہو  
 پس وہ باڑے بنا کے اور چار طرف سے گھلے چھپر ڈال کے بارہ مھینے  
 باہر رہتے تھے اسی لئے تو قاتل تھا ہے کہ باہر پیدا ان میں رہتے تھے۔ نہ  
 آنکہ ان ایام میں باہر آگئے تھے۔ اور وہ بات جو بعض مسافر کہتے ہیں کہ  
 سردی میں اندر اور گرمی میں باہر رہنے کا دستور کنعان میں ہے یہ  
 بات انھوں نے اس زمانہ میں جا کے دریافت کی ہے جبکہ موقوفی قربانی  
 پر چند صدیاں گزر گئی تھیں پس اسکا خیال اس آیت پر جما کے غلط نتیجہ  
 نکالنا مناسب نہیں ہے کہ مسیح موسم گرما میں پیدا ہوا ہوگا۔ ان آیتوں  
 کی طرف دیکھنا چاہئے جو عہد عتیق میں گلہ اور گلبانوں کی نسبت مرقوم  
 ہیں یسے کا گلہ بیت اللحم کے باہر ہی رہتا تھا جہاں سے داؤد بلا یا گیا۔  
 (۱ سمو ۱۶-۱۱) اور جابجا امیروں اور شہزادوں کے گلے جنگلوں میں  
 تھے ابراہیم اور لوط کے گلے برابر باہر رہتے تھے یعقوب فدائے آرام  
 کے جنگلوں میں گلے بیکر رہتا تھا یوسف کے بھائی رات دن باہر  
 گلے رکھتے تھے یعقوب نے گلوں کے لئے چھپر ڈالے تھے جو سگات  
 کھاتے ہیں وغیرہ۔

غالباً بلکہ قریب یقین کے ہے کہ تولد شریف سردی میں ہوا ہے  
 اور اسی سبب سے چرنی میں رکھا گیا جو ۴۴ فٹ نیچے زمین کے اندر

غار میں ہے اور بڑا معتبر مسیحی اسی ملک کا باشندہ دوسری صدی کا عالم آدمی حبشہ شہید لکھتا ہے کہ چرنی غار میں ہے۔ پس یہ لوگ سری کے سبب غار میں گئے ہیں گڈریئے گرمی کے سبب باہر آتے ہیں یہ تپاس درست نہیں ہے۔

ہندوستان میں گڈریوں کی ایک قوم ہے ایسی قوم کا یہاں ذکر نہیں ہے بلکہ یہ لوگ اسرائیلی تھے اور اس پیشہ سے کما کھاتے تھے۔ تپاس چاہتا ہے کہ اسرائیل کی سلامتی کے منتظر بھی ہوں کیونکہ کئی جگہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مسیح کا ظہور اولاً انھیں پر ہوا ہے جو منتظر تھے۔ مسیح یسوع کے پہلے گواہ بعد تولد مجید یہودی ہیں جو خدا کی طرف سے گواہ مقرر ہوئے اور ان کی خدمت و کام فریانیوں کے لئے برے تپا کرنا تھا جو خدا کے برے بچے یسوع مسیح کے نمونے تھے۔ رات کا وقت تھا کہ مسیح تولد ہوا اندھیرے میں حقیقی نور چمکا۔ ان گڈریوں میں سے بعض اپنی باری کے موافق جاگتے اور بعض سوتے ہونگے جن کو جاگنے والوں نے جگایا ہوگا تب کیا دیکھتے ہیں۔

دیکھو خداوند کا ایک فرشتہ ان پر ظاہر ہوا اور خداوند کا نور ان کے چوگرد چمکا اور وہ نہایت ڈر گئے۔

اگرچہ چند شخص تھے تو بھی نہایت ڈر گئے کیونکہ پاک روشنی کے



اندر گھیرے گئے ذکر یا کاس بھی ڈر گیا تھا اور مریم مبارک بھی ڈر گئی تھی (لوقا ۱-۱۲) فرشتہ کہتا ہے مت ڈرو۔ ہمیشہ برکت پانے والوں کو بھی کہا جاتا ہے کہ مت ڈرو۔ دیکھو میں تمہیں بڑی خوشی کی خبر دیتا ہوں جو سب لوگوں کے واسطے ہوگی بڑی خوشی کی خبر یعنی انجیل بچنے مژدہ یونانی میں لفظ انگلان ہے اسکا ترجمہ لاطن میں اور انجیل اور انجیلیم لفظ میں تصرف کر کے اہل عرب نے انجیل بنایا جس کے معنی ہیں خوشی کی خبر یہ ایک خبر ہے اس میں خوشی ہے اور نہایت بڑی خوشی ہے گذریوں کے لئے اور ساری دنیا کے آدمیوں کے لئے اور سب سے پہلے ایک فرشتہ یہ خبر سناتا ہے اور نور الہی چار طرف چمکتا ہے۔ وہ خبر یہ ہے۔

کہ راؤد کے شہر میں آج تمہارے لئے ایک نجات دینے والا پیدا ہوا وہ مسیح خداوند ہے۔

اسی خبر کا نام انجیل شریف ہے اسی خبر کی تفصیل اور شرح اور سب پھلو مجموعہ عہد جدید میں مرقوم ہیں اور کتب عہد عتیق عہد جدید کا سایہ ہیں پس تمام بیل اسی مبارک خبر کی تشریح ہے۔ اس خبر میں وہ بڑی اور حقیقی خوشی کی بات ذکر ہے جس سے آدمی کے سب گناہ دفع ہو جاتے اور ابدی زندگی الہی آرام میں اسکو حاصل ہوتی

ہے تب اس سے بڑی خبر اور کوئی ہو نہیں سکتی۔ آج یعنی ابھی منجی  
 نجات دہندہ گناہ سے گناہ کے وبال سے شروع کی لعنت سے شیطان  
 کی غلامی سے موت سے اور موت کے بدن سے اور الہی عدالت کے  
 فتویٰ سے اور سزاقت سے بچانے اور چھوڑنے والا پیدا ہوا دنیا  
 کے شروع سے خبر تھی کہ پیدا ہو گا آج پیدا ہو گیا۔ تمہارے لئے پیدا  
 ہوا یعنی دنیا میں اسکا آنا تمہارے ناپیدہ کے لئے ہے وہ مسیح ہے  
 جسکا وعدہ تھا وہ خداوند یعنی مالک سب چیزوں کا جو زمین آسمان  
 میں ہیں اور بیت اللحم میں پیدا ہوا ہے اور یہ بیت اللحم داؤد کا شہر  
 ہے۔ اگر تم ابھی اسکے دیکھنے کو جاؤ۔

تو تمہارے لئے شناخت کے واسطے یہی پتہ ہے کہ تم  
 ایک لڑکے کو کپڑے میں لپٹا اور چرنی میں رکھا ہوا پاؤ گے۔  
 اور کچھ جاہ و جلال نہ دیکھو گے صرف ایک لڑکا کپڑے میں لپٹا  
 سردی کے سبب اور چرنی میں رکھا ہوا کہ ہوا سے بچے دیکھو گے  
 معلوم ہوتا ہے کہ مریم نے جسے کے بعد فوراً اچھے سجے کا بندو  
 کیا کہ لپٹ کے چرنی میں رکھ دیا پھر وہ اپنی درستی میں مصروف ہوئی  
 ہوگی اور پھر بعد اس کے گود میں لپا ہوگا۔ فرشتہ گڈریوں سے کہتا  
 ہے کہ چرنی میں رکھا ہوا ملیگا شاید آدھے گھنٹہ بعد گڈریے آئے



ہوں گے۔ کیونکہ وہ جگہ جہاں گڈریے تھے اب تک زیارت کیجاتی  
 ہے سدا سے بہت دور نہیں ہے۔ اور غار میں جو مسافروں  
 کے جانوروں کے لئے چرنی تھی وہ جگہ بھی مشہور معلوم ہوتی ہے کہ  
 گڈریے بے تامل وہاں چلے آئے۔

جب ایک فرشتہ سچہ انجیل سنا چکا تو فوراً اُس فرشتہ کے ساتھ  
 آسمانی شکر کی ایک گروہ نظر آئی یعنی بہت سے فرشتے تھے اور  
 اُس مبارک مولود حمید کے لئے گیت گاتے تھے گڈریوں نے فرشتوں  
 کے مُونہ سے وہ گیت سنا۔ اور وہ عجیب گیت تھا اور اُس پر

غور چاہئے۔ خدا کو عالم بالا میں ستائش اور زمین پر سلامتی اور  
 آویسوں سے رضا مندی۔ یہ گیت گڈریوں نے فرشتوں سے  
 سنا اور آ کے بیت اللحم کے لوگوں کو اور مریم کو بتایا اور مریم نے  
 اسکو حفظ رکھا اور رسولوں کو بتایا اور رسولوں نے کلیسا کو پہنچایا  
 اور اہل کلیسا نے خاص حضوری کے وقت میں اسکو ہمیشہ گایا ہے  
 یہ بڑے عالی درجہ کا گیت ہے۔

فائدہ تمام کلام اللہ میں دو دفعہ فرشتوں کے گیت گانے  
 کا ذکر ہے۔ اول جب کہ خدا نے زمین کی بنیاد ڈالی تھی یعنی پیدائش  
 زمین کے وقت (ایوب ۳۸-۷) دو لیبر اس وقت کہ سیح

یسوع پیدا ہوا کیونکہ سچہ نئی پیدائش کی بنیاد تھی اب نئی زمین  
 بنی آسمان اور سب کچھ نیا ہو گا اور سچہ دونوں وقت خدا کی خاص  
 عجیب قدرتِ مطلقہ اور کابلہ کے ظہور کے وقت ہیں اس لئے  
 فرشتے گاتے بجاتے اور ستائش کا نعرہ مارتے ہیں۔ فرشتوں  
 کے خوشی کرنے کا ایک اور وقت بھی نکھا ہے کہ جب کوئی گنہگار  
 بے ایمان سچے دل سے توبہ کر کے مسیح کی طرف آتا ہے اس وقت  
 بھی فرشتے خوشی کرتے ہیں کیونکہ وہاں بھی جدید پیدائش کا کام  
 ہوتا ہے۔

فائدہ اس گیت پر اور فرشتوں کی نوح پر غور کر کے اگر کوئی  
 شخص (بہرائی ۱-۶) کو دیکھے تو کچھ سمجھ سکا۔

فائدہ قدیم سے دنیا میں سچہ رسم چلی آتی ہے کہ غریبوں اور  
 امیروں کے گھروں میں خصوصاً بادشاہوں کے گھر میں جب لڑکا  
 تولد ہوتا ہے تب شاہانہ بجاتے اور گیت گاتے ہیں اپنی اپنی  
 توفیق کے موافق سچہ وقت یعنی مسیح کے تولد کا وقت سب سے  
 زیادہ خوشی کا وقت تھا خدا کے سامنے دیتا تو اس وقت  
 غافل تھی لیکن خدا کے فرشتے غافل نہ تھے وہ گاتے بجاتے  
 تھے جس وقت وہ تولد ہوا اسی وقت آسمانی شریف موحوں



میں خدا کی حمد کا اور خدا کے عجیب انتظام کے بیان کا غوغا اور  
 نعرہ بلند ہوا تھا اور اسی وقت فرشتوں کی فوج ان گڈریوں پر  
 جو بیدار تھے اور مولود جل شانہ کے قریب تھے ظاہر ہو کے اس  
 بات کا اظہار کرتے تھے کہ آسمان پر خدائی تپا لیں ہو رہی ہے اس لئے کہ  
 سلامتی یعنی یسوع مسیح زمین پر آگیا ہے۔ اب بوسیلا اس شخص  
 کے خدا کی رضا مندی ایماندار حاصل کر سکتے ہیں۔ اور جیسا گیت  
 فرشتوں نے گایا تھا ویسا ہی ثابت ہو گیا کہ یسوع مسیح فی الحقیقت  
 سلامتی ہے اور کہ صرف اسی کے وسیلہ سے الہی رضا مندی آدمی  
 حاصل کر سکتے ہیں اور کہ وہ فی الحقیقت نیا شخص ہے اُس نے  
 لاکھوں لاکھ آدمیوں کو نیا مخلوق بنا دیا اور سب کچھ تیار کر رکھا  
 اور ایسا ہوا کہ جب فرشتے اُنکے پاس سے آسمان پر چلے  
 گئے گڈریوں نے آپس میں کہا کہ آؤ بیت اللحم کو چلیں اور اس  
 بات کو جسکی فدا نے ہمیں خبر دی ہے دیکھیں پس وہ جلد آئے۔  
 برابر مقام چرنی کی طرف چلے آئے کچھ بھی دریافت نہ کیا کہ لڑکا  
 کس کے گھر میں آج پیدا ہوا کیونکہ مقام چرنی وہاں کے سب  
 آدمیوں کو معلوم تھا کہ سدراسے کے پاس ہے جس میں سافرا  
 کے جانور گھاس سبوسا چرا کرتے ہیں اب آ کے دیکھا کہ مریم اور

یوسف پاس بیٹھے ہیں اور ایک بچہ کپڑے میں لپٹا ہوا چرنی میں رکھا  
 ہے پس پہچان گئے کہ یہی مسیح ہے جو پتہ فرشتے نے دیا تھا تھیک  
 نکلا۔ تب انھوں نے اُسکے والدین سے اور اُس پاس کے آدمیوں  
 سے کہا کہ ہم ابھی باہر گنگہ میں تھے فرشتے ہم پر ظاہر ہوئے اور ہم  
 سے اِس بچہ کے حق میں یوں کہا اور ہم اُسکے دیکھنے کو دوڑے  
 آئے اور اُسکے ویسا ہی پایا جیسے ہم سے کہا گیا تھا تب سُننے  
 والوں نے تعجب کیا۔ مریم تو جانتی تھی کہ سیدہ الدجل شانہ کا بیٹا  
 ہے اُسکی قدرت سے پیدا ہوا یہی داؤد کے تخت پر ابد تک سلطنت  
 کرے گا۔ کیونکہ حمل میں آنے سے پہلے فرشتہ میرے پاس آیا تھا  
 اور ایسا ایسا کہ گیا تھا اور اُسکے کہنے کے موافق وہ حمل میں آیا۔  
 پھر ایسا بت کے گھر میں جا کے تعجب کی باتیں ہوئیں۔ پھر میرا شوہر  
 جو مخالف ہو گیا تھا فرشتہ سے خبر پا کے میری عصمت کا قایل بنے  
 میرا مطیع و خادم ہو گیا اور مجھے پاک و مقبولہ جانکے ادب کرتا اور چھوٹا  
 شخص اور بیدار بیچ خدمت گزار ہے اور اس وقت کہ بچہ تولد ہوا  
 سچہ اجنبی لوگ باہر سے آ کے کیا بولتے ہیں کہ ہم نے فرشتوں کو  
 دیکھا اور اُن سے اُسکے حق میں یوں یوں سُننا۔ مریم اہل فکر و لیا  
 اللہ میں سے تھی اُس نے سب باتوں کو غور کر کے اپنے ذہن میں



حفظ رکھا اور گڈاریے خراکی تعریف کرتے ہوئے چلے گئے۔

**قائدہ** یہ جو بکھاھے کہ گڈاریوں نے مشہور کر دیا۔ اسکے بچے معنی  
 نہیں ہیں کہ تمام ملک کنعان میں شہرت کر دی تھی۔ ایسی شہرت کی ابھی  
 ضرورت نہ تھی جب شہرت کا وقت آئیگا تب تمام کنعان میں بلکہ دنیا  
 کی حدوں تک شہرت ہوگی۔ لیکن جس قدر شہرت کی ابھی ضرورت تھی وہ  
 ہو گئی جو کچھ گڈاریوں نے کہا بیت اللہم گاؤں میں مشہور ہو گیا اور  
 اس قدر شہرت اسی وقت خدا نے اس لئے کرائی کہ ساکنان بیت اللہم  
 گواہ ہو جائیں کہ مریم نے اپنا بیٹا ناصرہ میں نہیں بیت اللہم میں جنا ہے  
 اور کہ فرشتوں نے اُسکے بچہ پر گواہی دی ہے کہ وہ مسیح خداوند ہے۔  
 جب مسیح اپنی عمر کو پہنچا اور دعویٰ کر لیا کہ میں مسیح ہوں تب ان میں  
 سے جو نہ زندہ ہوئے گواہی دیں گے کہ ہاں یہ بیت اللہم میں تولد ہوا تھا  
 اور یوں گڈاریوں نے اُسکے حق میں آکے کہا تھا۔ خدا کی عجیب شان و حکمت  
 تھی کہ مسیح کی ماں مریم بعد صعود شریف کے بھی چن برسوں تک زندہ  
 رہی تھی تاکہ بعض بیت اللہم کے لوگ اسے خوب پہچانیں کہ یہ وہی  
 عورت جس نے ۳۳ یا ۳۴ برس گزرے یہاں آکے بچہ جنا تھا اور  
 چرتی میں رکھا تھا اور کہ یہ وہی بچہ تھا جس پر گواہی فرشتوں نے دی  
 تھی وہی مر گیا اور دفن ہوا اور پھر جی اٹھا اور آسمان پر چڑھ گیا ہے وہی

مسیح صلیب پر آویس گیا۔

فائدہ قیاس چاہتا ہے کہ گڈریوں کی گواہی کے بعد بیت اللہ کے بعض باشندوں نے ضرور ان پر مہربانی سے توجہ کی ہے اور ان کے حال کے پرساں ہوئے ہیں اور انکو کوئی گھر بھی رہنے کو دیا ہے جہاں مجوسی آ کے ملے ہیں کیونکہ حبیب مجوسی آئے تو یہ لوگ کسی گھر میں تھے (متنی ۲-۱۱)۔

## نویں فصل

### ختنہ اور نام کے بیان میں

شرع الہی کے موافق آٹھویں دن ختنہ کا دستور تھا۔ ۵۳ دسمبر سے یکم جنوری کو آٹھ دن ہوتے ہیں اور وہی ختنہ کا دن کلیسیا میں مشہور ہے۔ سیمہ آٹھ دن ایسے ہیں جیسے ہندوستان میں چٹی کا دن کہلاتا ہے کہ پہلا اور آٹھواں دن چھوڑ کے درمیانی ۶ یوم ہیں وہ دن غسل صحت کا دن ہے۔

فائدہ ختنہ یعنی بریدن پوستہ زایدہ از عظم معلوم ہے۔ سیمہ خداند مسیح کے تولد مجید سے (۱۸۹۸) برس پہلے خدائے مقرر کی تھی اور سب سے پہلے ابراہیم کو بتائی گئی تھی۔ اور اسکا تقرر اس



مراد سے ہوا تھا کہ وہ قول و قرار یا عہد و پیمان جو ابراہیم اور خدائیں  
 ہوا ہے ختنہ اُسکا نشان ہو کہ اولاد ابراہیم کو وہ عہد و پیمان یاد دلایا  
 کرے اور کہا گیا تھا کہ تمہارے سے قرونوں میں بھی ابدی رسم ہوگی۔ ابراہیم  
 کے وقت سے مسیح کے تولدِ مجید تک تھینا دوا ہزار برس کا عرصہ ہے اور  
 بھی اُسکے قرن ہیں اس عرصہ میں بھی رسم و احتسابِ التعمیل تھی (پیدائش  
 ۱۷-۹ سے ۱۲) جو مسیح میں مکمل ہوئی کہ اُس نے رسم کا مطلب کما حقہ  
 پورا کیا۔

یہود میں اٹھویں دن ہر ایک کے کا ختنہ ہوتا تھا جب یسوع لڑکے کا  
 ختنہ ہوا یہی نظر آیا کہ حسب دستور معاملہ ہے لیکن جب وہ اپنا سب  
 کام دنیا میں تمام کر کے آسمانوں پر چڑھ گیا اور جا کے ایک عجیب قسم  
 کی روشنی اور زندگی اپنے بندوں کی روحوں میں بھیجی تب معلوم ہوا  
 کہ اُسکے سب کام اور سب معاملات کس مقصد اور مراد سے تھے اور  
 کہ اُسکی تعلیم کا نشان کیا تھا کہ وہ ختنہ کے وقت سے شریعت کا محکوم  
 ہوا (گلائی ۴-۴) اور اُس نے تمام شریعت کے کاموں کو پورا کیا اور  
 آدمیوں کو شریعت کے بارے میں رٹائی بخشی۔ اُسکا ختنہ ہوا ہم پر سے  
 ختنہ کا بار اٹھ گیا مکمل ہو کے بطور سرکشی کے نہیں بلکہ کامل فرمان بردار  
 سے جو مسیح نے ہمارے لئے کی ہے پس اگر اب کوئی آدمی ختنہ کرے

اسکو سچ سے کچھ فائدہ نہیں (۵-۴)۔

مسیح کا آٹھویں دن ختنہ ہوا۔ اور نام رکھا گیا (یسوع) اس لفظ کے معنی ہیں بچانے والا۔ یہی ایک موقعہ ہے جہاں بچانے کا نام اور کام کے موافق نام سُنتے ہو ختنہ سے وہ شریعت کا محکوم ہوتا ہے تاکہ آدمیوں کو شرع کی لعنت سے بچا دے اور ساتھ ہی اس کا نام یسوع رکھا جاتا ہے یعنی بچانے والا اور کہیں کہیں دنیا میں ایسا امر واقع نہیں ہوا۔ چنانچہ خدا نے اپنے بیٹے کے لئے آپ بخونیز کیا تھا کیونکہ مریم اور یوسف کو الگ الگ فرشتہ نے آ کے خدا کی طرف سے یہ نام بتلایا تھا کہ اس کا نام یسوع رکھنا۔ اس لئے واجب ہے کہ اس نام پر بہت غور کی جائے تاکہ ہم خدا کی مرضی اور نکت سے واقف ہوں۔

یسوع لفظ تیسین کے ساتھ یونانی تلفظ ہے جسکو بگاڑ کے عرب والوں نے عیسیٰ لفظ بنا لیا ہے۔ اصل لفظ یا شوع و یوشوع ہے عبرانی میں پس وہ مضارع نہیں ہسم فاعل ترکیبی ہے۔ یو ویا مخفف ہے یاہ کا اور یاہ مخفف ہے یواہ کا پس معنی ہوتے ہیں یواہ بچانے والا لفظ عمانوئیل اور لفظ یا شوع و یوشوع کا مقصد اور حاصل ایک ہی ہے یعنی اہل جہانم سے آدمیوں میں آ گیا ہے بچانے کو۔

پس وہ جو ہمارے بعض مخالف کہتے ہیں کہ (یشعیاء - ۵۴) کے



موافق عموماً تو ان نام کیوں نہ رکھا گیا یسوع نام کیوں رکھا انکو معلوم ہو جائے  
 کہ عموماً نواہل اور یسوع کے معنی ایک ہی ہیں اسی لئے متی رسول نے  
 لفظ عموماً نواہل کی شرح کرو دی ہے کہ خدا ہمارے ساتھ اور لفظ یسوع  
 کی شرح میں یوں کہا ہے کہ وہ اپنے لوگوں کو انکے گناہوں سے  
 بچا دے گا (متی کا مطلب یہ ہے کہ لفظ یسوع کے اندر جو کچھ ہے بتلا دے  
 پس وہ کہتا ہے کہ لوگ اُنکے ہیں انکو وہ بچا دے گا اور ہم سب جانتے  
 ہیں کہ لوگ یہوواہ کے ہیں تب بھی ہو لو و مقدس فرزند مجسم خدا ہے  
 یہ لفظ یسوع سب سے پہلے کلام اللہ میں (گنتی ۱۳-۱۶) کے  
 درمیان آیا ہے اور اس شخص کو دیا گیا جو مسیح کا ایک خاص نمونہ تھا  
 پھر بائبل آدمی اس نام کے ہیں (۱ تو ۶ - ۱۵ و ۲۴ - ۱۱ و ۲ تو ۳ -  
 ۱۵ و عزرا ۲ - ۲۰ و ۱۰ - ۳۰) پھر ایک شہر اس نام کا تھا جسکا حال کچھ  
 بھی معلوم نہیں ہے (رخمیا ۱۱ - ۲۶) اسکے بعد چند کاہن بھی اس نام  
 کے ہوئے ہیں جو تورات نجات میں ہیں تو بھی کچھ لفظ عام نہ تھا اور جب  
 کبھی کسی کا بھی نام ہوا تو مجازاً ہوا چنانچہ عموماً نواہل بھی بعض کے نام ہوئے  
 مگر مجازاً۔ حقیقتاً اسم بائسمی صرف یہی شخص ہے جو مریم سے تولد ہوا اور  
 میں الوہیت اور انسانیت جمع ہیں وہ حقیقی یسوع اور حقیقی عموماً نواہل  
 ہے وہ نام ہے جو تمام آسمان کے نیچے یعنی ساری زمین پر خدا

سے آدمیوں کو دیا گیا جس سے وہ نجات کی برکت حاصل کریں۔ (اعمال ۴-۱۰ سے ۱۲) یہ نام سارے ناموں میں بزرگ ہے اسی نام کا آخر کو سب اقرار کرینگے اور یہی نام لیکے سجدہ کرینگے (فیلی ۲-۹ سے ۱۱)۔ خدا نے اپنے بیٹے کا نام یسوع اس لئے رکھوایا کہ اس نام سے اس کی جھکا یہ نام ہے شان ظاہر ہو اور اس نام کے وہاں میں خدا کی عبادت ہو اور لوگ اس نام سے وہیں (متی ۲۱-۳۷) چوتھی صدی میں اس یسوع مسیح خداوند کی الوہیت کے سکروں نے بہت سر اٹھایا تھا اس وقت سے کلیسا میں یہ دستور جاری ہوا کہ ایمانی اقرار کے وقت یسوع کے نام پر سر جھکا کے اشارتاً اسکی الوہیت کا اقرار کرتے تھے اس وقت ہندوستان میں بھی سکراں الوہیت یسوع مسیح موجب وہیں ہمیں بھی مناسب ہے کہ تو لا وفعلاً اس کی الوہیت کا اظہار اور اقرار کریں

## دسویں فصل

### طہارت نفاسی کے بیان میں

اگر لڑکا پیدا ہو تو شرع الہی میں عورت کے لئے نفاس سے پاک ہونے کے ۴۰ دن مقرر تھے (احیل ۱۲-۱ سے ۵) پس یہ لوگ ضرور سوا مچھنے تک بیت اللحم میں رہے اسکے بعد یروشلم میں آئے تاکہ



لڑکے کو خداوند خدا کے سامنے حاضر کریں اور مقررہ قربانی دیں۔  
 فائدہ یہاں دو قانون ہیں اول آنکہ ہر عورت بعد جننے کے اپنی  
 نفاسی طہارت سے غسل کر کے شرعی طہارت کے لئے قربانی دینے کو  
 آتی تھی اس لئے مریم کو ہیکل میں آنا ضرور ہوا و ہم حکم تھا کہ ہر پہلوٹا  
 رطحا اللہ تعالیٰ کو نذر کیا جائیگا کہ وہ عمر بہر کے لئے خدمت خدا کیا کرے  
 اور سببہ ایسا تاکید حکم تھا کہ جانوروں کے پہلوٹوں تک بھی جاری  
 تھا رگنتی ۳-۳۳ خروج ۱۳-۱۳ سے ۱۱۵ اور اس حکم کی اصل یہی  
 بات تھی کہ یسوع مسیح خداوند جو خدا کا پہلوٹا اور خلقت کا پہلوٹا اور مریم  
 کا پہلوٹا اور مردوں میں سے قیامت کا پہلوٹا اور ہر امر میں مقیم  
 اور پھلا صے اور وہ مخصوص صے خدا کی خدمت کے لئے اسی کی عبادت  
 کے سبب سے ہر پہلوٹے نے سببہ درجہ پایا تھا کہ اللہ کے لئے مخصوص  
 ہوا اب مریم اس پہلوٹے کو ہیکل میں لائی جس کے سببہ سب  
 پہلوٹے خروج مصر سے اس وقت تک لائے گئے تھے کیونکہ وہ  
 سب پہلوٹا ہونے کے سبب گو نہ مشابہت مسیح سے پیدا کر کے خدا  
 کی نگاہ میں مخصوص تھے دیکھو مسیح کا ہم شکل ہونے سے آدمی کہاں  
 تک مقبول ہے خدا انھیں کو پیار کرتا ہے جو اس کے بیٹے کے حتی المقدور  
 ہم شکل ہوتے ہیں۔ اب کہ مریم کا پہلوٹا ہیکل میں پایا پہلوٹوں کے

۱۱ نئے کا قانون بھی مکمل ہو گیا کیونکہ وہ آگیا جس کی یادگاری تھی۔  
 پھر طہارت و نذر کی قربانی کے لئے یہی دو قانون تھے آسودہ لوگ  
 ایک سالہ برہ اور کبوتر کا بچہ یا قمری دیویں بچہ خرچ دو تین روپہ کا تھا  
 غریب لوگ صرف دو قمریاں یا دو بچے کبوتر کے لاویں بچہ خرچ دو تین روپہ  
 کا تھا۔ مریم نے دوسری قربانی دی تھی اسی لئے تو قانے اس قربانی  
 کا ذکر کر دیا ہے تاکہ معلوم ہو جائے کہ جہان کا مالک غریبوں کے  
 ساتھ ہے پس مسیحی غریب لوگ دلشاد ہوں اور اپنی غریبی سے نہ  
 شرمائیں۔ بچہ سب دستورات مکمل ہوئے اسٹھ گئے ہیں مگر اب  
 جو مسیحی عورتیں بعد جننے کے شکر کے لئے گرجوں میں آیا کرتی ہیں  
 بچہ آنا یہودی دستور کے موافق نہیں ہے صرف شکر گزاری ہے کہ  
 خدا نے خوف خطرہ سے بچایا۔

## گیلرہویں فصل

### حضرت شمعون ولی اللہ کے پیامیں

یروشلم شہر میں شمعون نام کوئی بزرگ شخص تھا۔ اسکے حق میں  
 تو قانے لکھا ہے کہ وہ راستکار۔ دیندار۔ اسرائیل کی تسلی کا منتظر  
 تھا۔ اور روح القدس اُس پر تھا۔ ان سب لفظوں سے معلوم ہوتا ہے



کہ وہ نبی تھا یا مثل نبی کے خدا رسیدہ شخص تھا۔ اُسکی چال نیکو کاری اور دینداری کے ساتھ تھی تو بھی وہ اسرائیل کی تسلی کا منتظر تھا۔ اسرائیل کی تسلی ہمارے خداوند یسوع مسیح کا ایک نام ہے (رہنمائی ۲۰-۲۹:۱۱-۱۳) وجہ یہ ہے کہ اُسنے کلام اللہ میں غور کر کے اپنی روح کے لئے جائے پناہ مسیح موعود کو معلوم کیا تھا اپنی راستبازی و دینداری میں اُسکی تسلی نہ تھی اسرائیل کی تسلی کی طرف آنکھ لگی تھی۔ بعض کہتے ہیں کہ وہ خلیل ربی کا بیٹا تھا اور یہ خلیل ایک فاضل دیندار یہودی تھا ساپیڈرم مجلس کا میر مجلس اور مشہور آدمی ہے شمعون اُسکا بیٹا ہوا نہ ہو مگر اپنی ذات میں نیک اور خدا رسیدہ تھا۔ بڑی بات یہ ہے کہ کسی وقت اُسکو الہام ہوا تھا اور خدا کی روح نے اُس سے کہا تھا کہ جب تک تو خدا کے مسیح کو نہ دیکھ لیگا تب تک تو نہ مرے گا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اُس نے آدمی کا دل کسی وقت کچھ پریشان ہو گا تب خدا کی روح نے اُس سے کہا ہے مت ڈر تو مسیح کو دیکھ کے مرے گا تاکہ مغفرت کے بارہ میں پوری تسلی حاصل کر کے دنیا سے جائے کیونکہ مسیح کے دنیا میں آنے کا وقت نزدیک تھا۔

فائدہ جس دل میں مسیح کی محبت ہے اس دل میں خدا کا فضل ہو جو ہے۔ روح نے کہا خدا کا مسیح اسکے معنے ہیں یسوع مسیح جسکا ذکر زبور ۱۰۴-

میں ہے۔

جب مریم اور یوسف یسوع لڑکے کو یکے پہیکل کے دروازہ سے اندر داخل ہوتے تھے خدا کی روح نے شمعون کو جو باہر کھیں تھا کہا کہ پہیکل میں جاؤ وہاں آج مسیح آیا ہے جسکا تو مشتاق تھا جسکا ذکر تو نے کلام اللہ میں پڑھا تھا جس کے مبارک دیدار کے بعد تیری موت کا وقت ہے پس روح کی ہدایت سے پہیکل میں آیا۔ شمعون نے آ کے یسوع لڑکے کو مریم کی گود میں سے لیا اور اپنے ہاتھوں کے اوپر اٹھایا اور خدا کی تعریف کر کے یوں بولا۔

اے خداوند تو اپنے بندہ کو اپنے ترل کے موافق سلامتی سے رخصت کرتا ہے کہ میری آنکھوں نے تیری نجات کو دیکھ لیا۔ جو تو نے سب قوموں کے آگے تیار کی ہے اُمّتوں کی روشنی کے لئے ایک نور اور اپنی تڑپ اسرائیل کے لئے جلال بھی حضرت شمعون کا گیت کہتا ہے اور کلام اللہ میں لکھا ہے۔ اس میں اولاً شمعون اپنی موت کا ذکر کرتا ہے کہ اب میں دنیا سے رخصت ہوتا ہوں اور سلامتی کے ساتھ جاتا ہوں کیونکہ میں نے اپنی آنکھوں سے خدا کی نجات کو جو یکھ لڑکا ہے دیکھ لیا جسکا وعدہ مجھ سے ہوا تھا اور میں نے ایمان کے ساتھ دیکھ لیا اور خدا کی روح کے بتلانے سے پہچان لیا کیا پہچان لیا ہے کہ مسیح خدا کی نجات ہے اور



وہ یہی لڑکا ہے اور یہی دیکھا ساری دنیا کی قوموں کے سامنے رکھا جائیگا اور اس سے قوموں میں الہی روشنی آئیگی اور یہی شخص اسرائیل کا جلال ہے یوسف اور مریم ان باتوں کو یسوع کے حق میں شمعون سے سُن رہے تھے اور تعجب میں تھے اور ضرور تعجب کا مقام تھا کہ بچے درپے عجیب معاملے اس لڑکے کے ساتھ خدا کی طرف سے ظہور میں آتے تھے۔

معلوم نہیں کہ اس دیدار کے بعد شمعون کا کس وقت انتقال ہوا گیت سے معلوم ہوتا ہے کہ جلد انتقال ہوا ہوگا۔ مبارک ہیں وہ جو سلامتی کے ساتھ اس دنیا سے رخصت ہوتے ہیں اور سلامتی صرف مسیح کی نجات میں ہے جو کلام اللہ سے باجماع حاصل ہوا کرتی ہے اور روح القدس کے فیضان سے منکشف ہوتی ہے۔

پھر شمعون ان لوگوں کی طرف متوجہ ہوا اور لڑکا انکو دیا اور دعا خیر کی اور اسکی والدہ مریم سے کہا دیکھ یہ اسرائیل میں بہتوں کے گرنے اور اٹھنے کے لئے اور خلاف گوئی کے نشان کے واسطے رکھا ہوا ہے تاکہ بہتوں کے دلوں کے خیال کھل جائیں اور تلوار تیری جان کے اندر بھی گزر جائیگی۔

یہ کیسی پُرمنزا اور سنجیدہ غیب کی باتیں اور عہدِ عتیق کا خلاصہ اور عہدِ جدید کے موافق ہیں ان سے انجیلیوں کے سمجھنے میں بڑی مدد ملتی

ملتی ہے اور ایمان میں قوت آتی ہے یہ انسان کا کلام نہیں خدا کا  
کلام ہے زبان شمعون کی ہے بولنے والا روح القدس ہے۔  
دیکھو مریم اپنا پھلوتا لڑکا خداوند کو نذر گزارنے آئی ہے اور ایک  
نبی آپہنچا ہے جس میں خدا کی روح ہے اُسے یسوع کو اپنے ہاتھوں میں  
اٹھالیا ہے بظاہر شمعون کے ہاتھ ہیں فی الحقیقت خدا نے اپنے پیچھے  
کو اٹھالیا ہے اور یہ صاف ظاہر ہے کیونکہ اس وقت شمعون میں بولنے  
والا خدا ہے اگرچہ زبان شمعون کی ہے پر کلام روح القدس کا ہے۔ ہو  
مریم کو کہا جاتا ہے کہ یہ تیرا بیٹا مقبول ہے یہ تو اسرائیل کی حشمت اور  
جلال ہے اپنے ساری خیر خوبی جو اسرائیل میں ہے اسی سے ہے اور  
اسی سے ساری دنیا میں روشنی پھیلے گی اور اسی سے سب نجات پائیں  
گے۔ یہ خدا کی طرف سے تیار شدہ نجات ہے ساری قوموں کے سامنے  
پیش کیا گیا اس پر ایمان لانے والے دنیا سے سلامتی حاصل کر کے  
جائیں گے بہتر سے اسکے باعث اٹھ کھڑے ہوں گے اور بہتر سے گر پڑیں گے  
اور وہی باتیں کہیں گے اور یوں بہتروں کے دلوں کی پوشیدہ حالت  
اسکے سبب ظاہر ہو جائیگی۔ اور یہ کب ہو گا جب یہ مارا جائیگا اس  
وقت اسے مریم تو بھی زندہ موجود ہوگی اور تیری جان کے اندر بھی  
سخت غم کی تلوار گزر جائیگی۔



جب سے شریعت آئی اور خیمہ الہی قائم ہوا اور پھلوٹے نذر ہوئے  
لگے آج تک کسی پھلوٹے کی نذر کے وقت ایسا کلام خدا کی طرف سے کہی  
محض سنایا گیا اور نہ کہی کوئی ایسا پھلوٹا آیا ضرور سچ وہی بٹیا ہے جو  
ہیں بخشا گیا جسکا نام عجیب ہے جسکے سب کام عجیب ہیں۔

اسے خدا تیرا شکر ہو کہ تیرے فضل سے ہم جو مسیح کے بندے ہیں اٹھ  
کھڑے ہوئے ہیں جیسے شمعون نے کہا تھا۔ اور ہم کچھ بھی دیکھتے ہیں  
کہ بھٹیروں نے ٹھوکر کھائی ہے اور گر پڑے ہیں اور انکے دلوں کی پوشیدہ  
حالت ہم پر ظاہر ہو گئی انھیں کے کلام سے اور انھیں کے کاموں سے  
ثابت ہے کہ وہ کیسے ہیں اور کیا چاہتے ہیں۔

## بارہویں فصل

### حنہ نبیہ کے بیان میں

حنہ یونانی لہجہ انا بیچ لفظ حنّانہ کا مخفف ہے منسوب بہ حنّان بمعنی  
مہربان خدا کی بندی۔ ایک عورت تھی فرقہ اشرف سے فانوائیل نامی  
شخص کی بیٹی آغا ز جوانی میں اسکی شادی ہوئی پھر وہ سات برس بعد  
بیوہ ہو گئی اور تارک الدنیا ہو کے بسکٹ شریف میں آ بیٹھی نماز روزہ  
سے خدا کی عبادت دن رات کیا کرتی تھی ۸۴ برس کی بیوی ہو گئی اور کبھی

ہیکل کو نہ چھوڑا وہ ولی خلوص سے خدا کی عبادت کرتی تھی اور خدائے  
 بھی اُسکو قبول کر سکے اپنی روح اُسکو بخش دی تھی اور وہ نبیہ ہو گئی تھی۔  
 سب آدمی اُسکو نبیہ جانتے تھے کیونکہ اُسکے مؤثرہ سے نبوت کا کلام  
 سننے لگتے تھے۔ جس وقت شمعون بزرگ مسیح کی بابت بول رہا تھا وہ نبیہ  
 بھی آمو جو ہوئی اور اُسے خدا کا شکر کیا۔ اور وہ بعض ایماندار  
 یہودی جو اُس وقت وہاں موجود تھے اور مسیح کے منتظر تھے اُن سے  
 اس بچہ یسوع کی بابت اس نبیہ نے یہی کلام کیا۔ انھیں لکھا کہ کیا کہا تھا  
 اتنا ظاہر ہے جو کچھ کہا تھا اُسکا خلاصہ یہ تھا کہ نجات دہندہ یہی یسوع  
 موعود مسیح ہے۔ یہ سب باتیں جو شمعون اور حذنہ نے کہیں انھیں  
 بعض نے سنیں جو حاضر تھے تمام شہر میں کچھ شہرت انھیں ہوئی اور  
 دینی و دنیوی حکام کے کان تک بھی کچھ خبر انھیں پہنچی اور اگر کسی نے  
 کچھ سنا بھی ہو گا تو اُسے ان باتوں پر کچھ توجہ انھیں کی ہو گی اور اُن  
 مسیح کا پھلا دشمن اسی شہر میں موجود تھا خدائے اپنے بیٹے کی حفاظت  
 کی کہ دشمن کو خبر نہ ملی اور ہیکل میں جو کام مناسب تھا وہ بھی ہو گیا۔  
 اور ان سب باتوں کی جو بطور پیشین گوئی کے مسیح کے حق میں وہاں  
 کہی گئی تھیں صحت اُس وقت ظاہر ہوئی جب وہ بڑا ہو کے دیا ہی  
 نکلا جیسے کہا گیا تھا تب سمجھ میں آیا کہ اُس وقت الہام سے خدا کی



گو اسی اُس پر ان دونوں دنیہ سے دی گئی تھی اور پھر بڑی بات تھی۔  
 اس معاملہ کے بعد مریم اور یوسف بچہ کو ایکے پھر بیت اللحم میں  
 چلے آئے۔ شاید اسم نویسی ابھی تک ملتوی نہ ہوئی ہوگی یہودیوں سے  
 کوشش ہو رہی تھی کہ بند کرائی جائے لیکن جب تک روم سے شہنشاہ  
 کا حکم نہ آجائے بند نہیں ہو سکتی تھی اس لئے انکو پھر وہاں جا کے قید  
 حکم رہنا پڑا۔ اور معلوم نہیں کہ کس دن وہاں جا کے کسی گھر میں رہے  
 تھے کہ مجوسی آچھپے۔

## تیسرا حصہ

### ہیروڈیس اور مجوسیوں کا تذکرہ

ہیروڈیس (یعنی چڑے کی رونق) اینٹی پٹر کا بیٹا اور لادعیائو  
 سے ایک ادومی شخص تھا۔ اُسکا گھرانہ مسیح سے ۳۰ برس پہلے یہودی  
 ہوا مگر سب کے سب دنیا ساز برائے نام یہودی تھے دینداری  
 اُن میں کچھ نہ تھی۔ اینٹی پٹر ہیروڈیس کا باپ رومیوں کی طرف  
 سے ملک یہودیہ کا حاکم مقرر ہوا تھا وہ بادشاہ نہ تھا اُسکے مرنے  
 کے بعد بھائی ہیروڈیس حاکم ہو گیا لیکن ایک لڑائی میں شکست کھا کے  
 روم کی طرف بھاگا اور وہاں سے بادشاہی خطاب اور کچھ فوج لیکے

پھر ملک یہودیہ میں آیا اور قیصر روم کو نعلبندی دیکھے سلطنت کرنے لگا  
 بعض انتظامی باتوں میں وہ اچھا آدمی تھا لیکن ظالم اور بے رحم بھی تھا  
 اُس نے اپنی زوجہ مریمینی کو معہ اس کی دوا اور اپنے تین بیٹوں کے قتل  
 کیا تھا اور اور بھی بہت ظلم اسکے ہاتھ سے ہوئے ہیں وہ لوگوں کو  
 کبھی دسہکا کے اور کبھی راضی کر کے اپنی سلطنت کو قائم رکھنا چاہتا تھا  
 اُس نے یہودیوں کو راضی کرنے کے لئے ہیکل کی بڑی مرمت کی اور یرو  
 کو راضی کرنے کے لئے سمرن کی ہیکل جو یہودی ہیکل کے مقابلہ  
 میں یاد شمنی میں تھی مرمت کرائی اور قیصر یہ شہر میں بُت پرستوں کے  
 میلے کا اچھا انتظام کر کے بُت پرستوں کو راضی کیا اُس کا کچھ خاص  
 ایمان نہ تھا صرف دنیا سازی تھی جس وقت مسیح رب العالمین مجسم  
 ہو کے تولد ہوا اس وقت ہیرودیس یہ وسلم میں بادشاہی کر رہا تھا اور  
 وہی سال اُسکی سلطنت کا آخری سال تھا اُس نے ۷۳ برس بادشاہی  
 کر کے اپنی سلطنت کو ایسا قائم اور مضبوط کیا تھا گویا پشتوں تک  
 اُسکے گھرانے میں بادشاہی رہیگی۔ کہ اچانک نجوسیوں کی آواز اس  
 کے کان تک پہنچی جو یروشلم میں آ کے علانیہ یہودیوں سے پرچھتے  
 پھرتے تھے کہ یہودیوں کا بادشاہ جو پیدا ہوا کہاں ہے ہم نے  
 یورب میں لینے مالک شرقیہ میں اُسکا ستارہ دیکھا اور اُسکو سجدہ



کرنے کو آئے ہیں۔

لکھا ہے کہ یہ باتیں سن کے ہیرودیس اور تمام شہریرہ و شلم گھبرا گیا۔ ہیرودیس کے لئے گھبراہٹ کی وجہ یہ تھی (گنتی ۲۲-۱۷ سے ۱۹) یعقوب سے ایک ستارہ نکلیگا اور اسرائیل سے ایک عشاء اٹھیکگا اور مواب کی نواحی کو مار لیگا اور سب ملک اسے کرنے والوں کو ہلاک کرے گا اور وہ ملکیت ہوگا ہاں شعیب اپنے دشمنوں کی ملکیت ہوگا اور اسرائیل بھاوری کرے گا۔ یعقوب کی نسل سے نکلیگا وہ جو ریاست کرے گا اور اسے جو شہر میں باقی رہ جائیگا ہلاک کرے گا۔ اس وقت شہر میں باقی رہنے والا قوم اور وہ سے ہیرودیس ہی تھا پس ہیرودیس کو اپنی موت نظر آئی کہ پیشین گوئی کے موافق اسکا ہلاک کرنے والا آچکا۔ اور فی الحقیقت وہ اسی سال کے اندر مر ہی گیا یعنی تولد مسیح کے چند مہینے بعد یہی وجہ ہے کہ وہ اپنے دل میں مسیح کا دشمن ہو گیا۔ اور شہر بھی گھبرا گیا اس لئے کہ اکثر لوگوں کے دلوں میں شیطانی سلطنت تھی مسیح کا نام سننے ہی دلوں میں زلزلہ آ گیا (حجی ۲-۲۳ و ۲۴) کا مطالبہ پورا ہونا اب شروع ہوا کہ تمام زمین اور آسمان کا ہلانے والا اور سب کچھ اپنے قدموں کے نیچے لانے والا ابن زروباہل جو ابن اللہ ہی ہے آچکا ہے یہ مسیح کی الوہیت کی شان کا دہرہ تھا

جس سے یہ سب تھرا اٹھے یہ یا طئی زلزلہ آہستہ آہستہ تمام  
 روئے زمین پر پھینچا ہے اور تمام جہان اُلٹ پلٹ ہوتا جاتا ہے  
 مجوسیوں کی بابت ٹھیک معلوم نہیں ہے کہ کون لوگ تھے جس لفظ  
 کا ترجمہ مجوسیہ ہوا ہے عبرانی میں خر تو میم ہے رومیا ۳۹-۳۰، دنیا  
 میں اوگاتومادیوں کے چھ فرقوں میں سے ایک فرقے کے لوگ مجوسی  
 کہلاتے تھے۔ پھر کسدیوں اور فارسیوں وغیرہ میں سے وہ لوگ جو علم  
 ہیئت اور جوتش اور جادو اور فالگوشی اور رمالی میں دستگاہ رکھتے تھے  
 مجوسی کہلانے لگے تھے ایسے لوگ اکثر بادشاہوں اور امیروں کے  
 پاس رہتے تھے اور غیب کی باتیں سُنا دیتے تھے اور اس پیشہ سے بڑے  
 کماتے تھے جیسے جوتشی اور رمال اس وقت بھی رجواروں میں دیکھتے  
 ہو نبوخذ نصر کے پاس ایسے بہت لوگ تھے جنکا سردار دانیال پیغمبر مقرر  
 ہوا تھا (دانیال ۲-۴)۔

مسلمانوں کی اصطلاح میں فارسی آتش پرست و ماتہاب و آفتاب  
 پرست لوگ مجوسی کہلاتے ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ لفظ مجوسی دراصل  
 منگوش بمعنی چھوٹے کانوں والا ہے کہتے ہیں کہ جس نے فارسیوں کا  
 دین نکالا ہے اُسکے دونوں کان چھوٹے چھوٹے تھے اُسکی مہمت کو  
 بھی یہی خطاب دیا گیا۔ جو مجوسی مسیح کی تلاش میں آئے معلوم نہیں وہ



کون تھے لیکن انکا ایمان خدا کے کلام پر تھا اور خدا تعالیٰ آپؐ انکا مدد  
 اور رہنما تھا تب وہ آتش پرست ہرگز نہ تھے غائبانیاں پیغمبر کے  
 تابعین میں سے ہو گئے۔ انھوں نے آ کے ایک ستارہ کا ذکر کیا اور  
 کہا کہ اس ستارہ کے نکلنے سے ہمیں یقین ہو گیا ہے کہ یہودیوں  
 کا بادشاہ پیدا ہو چکا ہے۔ کیا اس وقت آسمان پر کوئی نیا ستارہ  
 نکلا تھا۔ مسیح کے سال تولد سے سات برس اور پرتک کا حساب ستاروں  
 کا ہیئت و ان عالموں نے خوب ٹٹولا ہے انکو کسی نئے ستارہ کا کچھ  
 پتہ نہیں لگتا ہاں سات برس پھلے زحل اور مشتری کا قرآن البتہ ہوا  
 تھا اسکا نتیجہ اگر کچھ ہو تو یہی ہو سکتا ہے کہ عدالت اور رحم کا قرآن  
 مسیح یسوع میں خوب ہو گیا ہے۔ اس ستارہ کی بابت علم ہیئت سے  
 دریافت کرنا جائز بھی نہیں ہے کیونکہ جب بیت اللحم میں پہنچے تو وہی شاہ  
 مسیح کا گھر دکھلانے کو پھر حاضر ہو گیا تھا یہ کوئی خوشنما شہاب حجاز  
 طور سے ان پر ظاہر ہوا ہے پس اسکی تلاش آسمان میں بیفایدہ ہے  
 مسیح آپ صبح کا نورانی ستارہ ہے (مکا ۲۲-۱۶ و ۲ پط ۱-۱۹)  
 مسیح کا نور بطور رویا کے مجسم شکل میں انھیں دکھلایا گیا ہو گا کہ وہ لوگ  
 مسیح تک پہنچیں اور مسیح کے دشمنوں میں آ کے منادی کریں اور کہیں  
 کہ ہم اسے سجدہ کرنے کو آتے ہیں کیونکہ وہ سجدہ ہے اسکی الوہیت

ہم پر ظاہر ہوئی ہے کلام سے اور الہام سے۔

پس ہیرودیس نے علماء یہود کو جمع کیا اور ان سے پوچھا کہ مسیح کہاں پیدا ہوگا۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ یہودیوں کا بادشاہ اور مسیح ایک ہی شخص ہے۔ علماء نے جواب دیا کہ مسیح کا تولد یہودا کے بیت اللحم میں ہوگا اور میکہ بنی کی کتاب میں ہے یہ مطلب انھوں نے نکالا یہ کتاب تولد مسیح سے (۱۰ء) برس پہلے بالہام لکھی گئی تھی۔ معلوم نہیں کہ اُس وقت ان علماء نے ساری پیشین گوئی بادشاہ کو سنائی تھی یا صرف ظاہر ایسا ہے کہ صرف بیت اللحم کا نام بتایا اور کچھ فکر تمام بیان پر نہوا خوب غور سے سمجھو کہ کیا لکھا ہے (میکہ ۵-۴ سے ۵)۔

پھر ہیرودیس نے مجوسیوں کو خلوت میں بلایا اور ان سے دریافت کیا کہ ستارہ کب دکھائی دیا تھا تاکہ اسکو لڑکے کی عمر معلوم ہو جائے پھر ان سے کہا کہ تم بیت اللحم بستی میں جاؤ اور وہاں خوب تلاش کرو کہ وہ خاص رط کا کونسا ہے اور جب وہ مل جائے تو پھر اُس کے مجھے بھی خبر دینا تاکہ میں بھی جا کے اسکو سجدہ کروں۔

مجوسی صاف دل لوگ نہ سمجھے کہ سیدہ اودومی دشمن و غائبانہ سی سے سجدہ کا بھانہ کر کے اسکو قتل کرنا چاہتا ہے اور یہیں خونریزی کا جاسوس بناتا ہے۔ دنیا میں شریر لوگ بڑے چتر معلوم ہوتے ہیں اور



اور اپنی دانائی سے پھن سے لگاتے ہیں کہ جہاں توں کرکچھ سناں <sup>حقیقت</sup> کی آیت  
 سخت ہوتی ہیں کہ خدا سے لڑتے ہیں کہہ ہی کسی نے خدا پر فتح پائی ہے  
 یا پاسکتا ہے دیکھو عقل سلیم کیا جواب دیتی ہے۔ ہیرودیس چاہتا  
 ہے کہ مسیح کو مار ڈالے اور کلام اللہ کی ساری سی پیشین گوئیاں اور سارا  
 انتظام الہی بنو دنیا کے شروع سے مسیح کی بابت ہو رہا ہے باطل کرنا  
 چاہتا ہے تاکہ ساری امیدیں یہودیوں کی ٹوٹ جائیں اور اسکی اولاد  
 میں برابر باؤشا ہی چلتی رہے۔

یہ سارے مسیح کے مخالف اور وہ سب جو مسیحی دین کے برخلاف  
 دنیا میں مذاہب بننا لگے کھڑے کرکے اور مخالفت کے منصوبے بناتے  
 ہیں ویسے ہی خیال کے لوگ ہیں جو خدا سے لڑنا چاہتے ہیں وہ کہہ ہی فقیہ  
 بن گئے اور نہ ہو گئے۔

مجموعی کتاب سیکہ سے بہ تعلیم علماء و ہدایت پاک کے اور ہیرودیس  
 کی باتوں سے فریب کھا کے بیت اللحم کو چلے غار بابا تیسرا پھر ہوگا کہ  
 شام کے وقت ۶ میل طے کر کے بتی کے قریب آٹھنچے اور وہی  
 ستارہ سامنے آمو جو وہاں کچھ نہیں لکھا کہ رات تھی یا دن تھا غرض  
 کوئی وقت ہو ستارہ سامنے آیا اور آگے آگے چلا اور وہی ستارہ  
 تھا جو مشرق میں دیکھ کے چلے آئے دیکھنے سے انکے دل میں

بڑی خوشی پیدا ہوئی اب کچھ ضرورت نہ رہی کہ لڑکے کی بابت کچھ دریت کریں کہ کونسا لڑکا ہے اور کس گھر میں ہے کیونکہ ستارہ اُس گھر کے اوپر جہاں وہ لڑکا تھا جا کے ٹھہر گیا اور انہوں نے اندر جا کے مریم کو دیکھا اور لڑکا اسکی گود میں تھا۔ سمجھ گواہی انسان سے نہیں خدا سے تھی کہ یسوع وہی موعود مسیح ہے اور کہ مجوسیوں کو خدا نے بتایا اور اُن سے یروشلم میں منادی کرا کے مسیح تک۔ آپ اُنکو بچھپایا۔

اب ان مجوسیوں نے فوراً لڑکے کے سامنے زمین پر گر کے سجدہ کیا اور شل اللہ تعالیٰ کے اُسکی عبادت کی کیونکہ وہ خدا ہے۔ حق ہے جو مجسم ہو کے آیا۔ پھر ان لوگوں نے اپنے تھیلے کھولے اور کچھ سونا اور کچھ توبان اور کچھ مرنگالا اور اُس لڑکے کو نذر چڑھایا جیسے اللہ کو نذر چڑھاتے ہیں بچہ نیاز نہ تھی نذر تھی جو اتار کے لئے مخصوص ہے۔

قائد پڑھ بچہ پھلی نذر تھی جو مسیح کو دی گئی اسکے بعد بچہ نذر چڑھانی شروع ہوئی اور اب تک کروڑ ہا روپیہ اور اہل دنیا کا سب کچھ اُسکو نذر چڑھا رہا ہے اور ہزار ہا ہے تب وہ جو اسکے حق میں لکھا تھا پورا ہونا شروع ہو کے اب تک پورا ہوتا چلا جاتا ہے۔ (نمبر ۲۷ ص ۱۵۹) لکھا تھا ۱۵۹ ص ۱۵۹

۱۵۹ (۲۷)

قائد پڑھ۔ سمجھتے ہیں کہ اس نذر کی ان تین چیزوں میں بھی خدا کی



طرف سے کچھ اشارہ تھا یعنی سونا سلطنت کا نشان تھا اور لوہا <sup>سہ</sup> بان <sup>سہ</sup> الہی  
کا نشان تھا اور مرجوخ چیز ہے اور آگ میں جلانے سے خوشبودی  
ہے دکھوں کا نشان تھا۔ اور اس سے اشارہ تھا کہ یسوع مسیح خدا ہے  
محبتم ہے اور کہ وہ سلطان السلاطین ہے اور دکھ اٹھانے کو دنیا میں  
آیا ہے۔

پھر مجوسی اپنے ڈیرے پر چلے آئے جہاں اترے تھے۔ بیت لحم  
کے لوگ اب تک ایک جگہ بتی کے باہر دکھلاتے اور مسافروں کو زیار  
کراستے اور کہتے ہیں کہ یہاں مجوسی اترے تھے اور کہ ان کے ساتھ دو  
تین اونٹ تھے۔ جب وہ راستہ کو سوجھے خدا کی طرف سے انکو  
خواب میں کہا گیا کہ ہیرودیس کے پاس بھرنہ جانا چاہئے تب وہ صبح  
کو اٹھ کے دوسری راہ سے اپنے ملک کو چلے گئے۔ کلام اللہ میں لکھا  
ہے کہ اپنے ملک کو چلے گئے اور معلوم ہوتا ہے کہ ان کا ملک یروشلم  
کے مشرق میں تھا۔ مشاخرین رومن کہتے ہیں کہ وہ تین شخص  
تھے اور بادشاہ تھے نقیری بھیس میں پھرتے تھے کسیر لخی آریلتھنر  
نام تھے۔ یا آپس دامرس و دگس نام ہونگے یا سنگ و گلگت و  
سرسین نام ہونگے یا آتور و سٹور پراٹورس نام ہونگے اسی سے  
معلوم ہوتا ہے کہ یہ فری بائیں ہیں۔ جہاں کہتے ہیں کہ شہر روم میں

آ کے رگئے تھے اور شہر مانو میں مدفون ہوئے تھے مدت بعد انکی لاشیں  
 نکال کے ملک جرمن کے شہر کولس میں پھنچائی گئیں تھیں اور وہاں اب  
 تک انکی قبریں ہیں جن کی زیارت روسن کہتو ملک لوگ بڑی تعظیم سے  
 کرتے ہیں یہ حدیث کی باتیں ہیں انکو قیاس بقول انھیں کرتا ہاں قبرستانوں  
 کے لئے دلکش مضمون ہے۔ یقین کے لائق وہی ہے جو کلام اللہ میں  
 لکھا ہے۔

## چودھویں فصل

### مصر میں جانے کا تذکرہ

جب مجوسی بیت اللحم سے چلے گئے خدا کے فرشتہ نے یوسف کو  
 خواب میں کہا آٹھ لڑکے اور اس کی والدہ کو ساتھ لیکے مصر کو بھاگ  
 جا اور وہاں رہ جب تک کہ میں تجھے نہ کہوں اس لئے کہ ہیرودیس لڑکے  
 کو مار ڈالنے کے لئے تلاش کرے گا۔

یہاں مصر سے مراد ملک مصر ہے نہ خاص شہر مصر اور ملک مصر اس  
 وقت اچھا جائے پناہ تھا وہاں قیصر روم کی عملداری تھی اور اسکا ایک  
 صوبہ وہاں رہتا تھا جیسے گورنر جنرل ہوتا ہے یہودی بھی وہاں بکثرت  
 جا بسے تھے اور اپنا اپنا روزگار کرتے تھے۔



بیت اللحم سے صرنت تیس کو س کے فاصلہ پر سیہور ندی مصر کی  
حد تھی پس یوسف کے لئے کچھ بڑا سفر نہ تھا اور راہ کا خرچ بھی خدا نے  
اپنے بیٹے کے لئے بھیجا دیا تھا کہ مجوسی سونا ڈر کر گئے تھے۔ یوسف  
فرشتہ سے یہ بات معلوم کر کے اُٹھا اور فوراً رات ہی کو اُس ٹرکے  
اُس کی والدہ کو ہمراہ لیکے مصر کی طرف چپ چاپ چل نکلا۔ اور ضرور پیادہ  
پاگئے ہو گئے اسی لئے کسی کو معلوم بھی نہ ہوا کہ وہ کدھر گئے۔

فائدہ تولد کے وقت ابن التذکرہ سرائے میں جبکہ نہ ملی اب تمام ملک  
یہودیہ میں جگہ نہیں ہے جہاں رہے اس لئے وہ مصر کو چلا ہے لیکن وقت  
چلا آتا ہے کہ سب کچھ اُس کے پیروں کے نیچے آئیگا اور اس وقت تک کہ سن  
۱۸۹۲ء سے کہ کیا کیا کچھ ہو چکا ہے۔

یہ تو لکھا ہے کہ مصر کو گیا اور پھر وہاں سے بلایا گیا لیکن مصر میں جا کے  
کس شہر میں رہے اور کتنے دن رہے یہ باتیں بہ تحقیق معلوم نہیں  
ہیں البتہ حدیثوں میں بہت کچھ لکھا ہے لیکن کسی قوم کی حدیثیں اس  
لائی نہیں اور نہ ہو سکتی ہیں کہ اُن سے کسی امر کا قطع ثبوت ہو البتہ وہ  
تحریری اور سندھی جہان معتبر ہوتے ہیں جو مبصرین اور مستشرقین  
سے علی روس الاشہاد و قلم بندہ کے مستتر ہوتے ہیں سو کچھ وہ بتا دیں  
کا نہیں ہے۔

تو بھی یاد رہے کہ زیادہ تر زور حدیثوں کا اس بات پر ہے کہ چھ لوگ  
 مسیح کو یکے ٹک مصر کے شہر اُون میں رہے تھے جسکو اہل عرب عین شہر  
 کہتے ہیں وہی ہے جو بیت شمس اور قرینت الہریں کہلاتا تھا بلکہ محفص  
 و نون و سوف بھی وہی کہلاتا ہے اور سپٹوا جنت میں اسکو ملیو پیر  
 کہا گیا ہے۔ چھ شہر نشیب مصر میں ہیں دریا کے پاس شہر قاہرہ سے  
 دس میل دور تھا اب وہ اُڑ گیا ہے کیسے بادشاہ نے اسکو برباد  
 کر دیا تھا اور وہاں کی اینٹیں اُٹھا کے شہر قاہرہ بسایا تھا اور قیصر  
 اگسٹس بھی وہاں کی کچھ اچھی چیزیں اُٹھا کے شہر روم کی آرائش  
 کے لئے لایا تھا۔

اسی اُون شہر کے کاہن فوطیفہ کی بیٹی آسناتہ یوسف کی زوجہ  
 ہوئی تھی (پید ۴۱-۴۵) اگلے زمانہ میں چھ شہر تمام ملک مصر  
 کے بُت پرستوں کا قبیلہ و کعبہ تھا لینے وہاں بُت پرست بُت  
 تھے جیسے ہندوستان میں بنارس بُت پرستی کا گھر ہے۔ حدیث  
 میں آیا ہے کہ جب مسیح وہاں گیا تو وہاں کے بُت کانپ گئے تھے  
 والد اعلم لکھ (میشیا ۱۹-۱) میں لکھا ہے (دیکھو ہواہ ایک تندرو  
 ابر پر سوار ہو کے مصر میں آئیگا اور مصر کے بُت اُسکے حضور میں  
 لرزاں ہو جائیں گے اور مصر کا دل اُسکے اندر پھیل جائیگا الخ)۔



مقاتب کے دنوں میں انیس نام ایک دو لہند یہودی تھا اُس نے اس  
 شہر اُون میں یہود سلم کی ہیکل کے نمونہ پر ایک ہیکل بنائی تھی تاکہ  
 یہودیوں کا ایک بڑا اور عمدہ عبادت خانہ بھی وہاں ہو کیونکہ یہودی  
 لوگ روزگار کے لئے وہاں بہت جا بے تھے۔ اور اب کہ وہ شہر  
 اُجر گیا اور کھنڈر پڑا ہے صرف ایک گھاؤں ہے اور وہاں شتر  
 فٹ بلند ایک لاٹ اب تک کھڑی ہے اور گھاؤں کے کنوئیں کے  
 پاس ایک پُرانا درخت گولر کا کھڑا ہے اسکی زیارت کرنے کو لوگ  
 جاتے آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جب یوسف اور مریم ابن الدجل  
 شانہ گود میں لیکے اس شہر میں آئے تھے تو پھلے وہ تھکے ماندے  
 سفر کے اس درخت کے نیچے بیٹھ گئے تھے اور جہاں کے کنوئے  
 سے پانی پیا تھا۔ یہ مقام یادگاری کا دیر سے چلا آتا ہے اور ممکن  
 ہے کہ گولر کے پاس دوسرا گولر بوئے ہونگے ورنہ ۱۹ سو برس سے  
 ایک گولر کا درخت کیونکر رہا ہوگا تو بھی (یشعیا ۱۹-۱۸ اور ۱۹ اور ۲۰)  
 پر فکر کرو اُس روز ملک مصر میں پانچ شہر ہونگے جو کنعانی زبان بولیں  
 گئے ان میں سے ایک کا نام قریت الہرس کہلائیگا۔ اُس روز ملک مصر  
 کی مملکت کے بچوں بیچ خداوند کا ایک مذبح اور اُسکی سرحد میں خداوند  
 کا ایک ستون ہوگا اور وہ مصر کی سرزمین میں رب الانواج کا ایک

نشان اور ایک گواہ ہو گا اس لئے کہ اُسفوں نے شکر وں کے  
ظلم سے خداوند کو بچا را اور اُس نے اُنکے لئے ایک رہائی دینے  
والا اور ایک حامی بھیجا۔

لکھا ہے کہ یہ پاک گہرانا ہیرودیس کی موت تک وہاں رہا۔ اور  
زیادہ تر صحیح خیال یہی ہے کہ تین چار بھینے کے بعد ہیرودیس مر گیا  
تھا پس اِنکا وہاں رہنا تھوڑے ہی دنوں کا تھا۔ مٹی رسول خدا کی  
روح سے باہام ہیں یہ بھی سکھاتا ہے کہ (ہو شیع ۱۱-۱) میں جو  
لکھا ہے وہ اب میح کے مصر میں جا کے پھرانے میں پورا ہوا ہے یہ  
بات نہایت گہری اور برحق ہے وہاں لکھا ہے کہ جب اسرائیل لڑکا  
تھا میں نے اُسکو عزیز رکھا اور اپنے بیٹے کو مصر سے بلایا (خروج ۴-۲۲)  
میں لکھا ہے کہ اسرائیل میرا بیٹا بلکہ پھلوٹا ہے۔ اور معلوم ہے کہ وہ  
مصر سے آئے تھے اور خدا اُنکو اپنی قدرت سے نکال لایا تھا اور ہوسیع  
نے اُسی اخراج کا ذکر کیا ہے۔ لیکن گہرائی اس میں یہ ہے کہ بنی اسرائیل  
کو ایسا خطاب کیوں دیا گیا تھا بیٹے کا لفظ بلکہ پھلوٹے کا لفظ کل قوم  
یہود کے لئے کیوں استعمال ہوا تھا اس کی وجہ اور کچھ نہیں ہے مگر  
یہ کہ حقیقی بیٹا جو فی الحقیقت پھلوٹا ہے اُس قوم میں ظاہر ہو نہیالا  
تھا اُسکا جسمانی خون اُس قوم میں تھا اور وہ سب اُسکے منونوں



اور سائے میں تھے پس اُسکا سر سے بُلایا جانا اور بیٹیا کھلانا اور پھیلنا  
 ہونا حقیقی طور پر نہ ہوا سائے کے طور پر تھا پس وہ خبر جو داناں سائے کے  
 طور پر تھی یسوع مسیح میں کامل ہوئی کہ وہ حقیقی بیٹا ہے اور سر سے اُٹا کر

## پندرہویں فصل

### بے قصور بچوں کے قتل کا قصہ

جب ہیرودیس نے دیکھا کہ مجوسیوں نے مجھے دھوکا دیا تو نہایت  
 غصہ ہوا اور لوگوں کو بھیجے کہ بیت اللحم اور اُسکی ساری سرحدوں کے  
 سب لڑکوں کو جو دو برس کے اور اُس سے چھوٹے تھے اس وقت  
 کے موافق جو اس نے مجوسیوں سے دریافت کیا تھا قتل کر آیا۔  
 جب چند روز گزر گئے اور مجوسی واپس نہ آئے تب وہ سمجھا کہ  
 مجھے دھوکا دے گئے فی الحقیقت پیچہ دھوکا نہ تھا بلکہ وہ دھوکا تھا  
 جو اس نے اُنکو دیا تھا کہ میں بھی اُسکو سجدہ کرونگا اور نہایت قتل  
 کرنے کی تھی خدائے اپنے صاف دل بندوں کو اُسکے دھوکے  
 سے بچا یا وہ جو آپ دھوکے باز ہے دھوکے سے بچنے والوں کو  
 دھوکے باز ٹھہراتا ہے۔ نہایت غصہ ہوا پویشیدہ دشمنی اور وہ  
 کینہ کی آگ جو اُسکے دل میں چھپی تھی بہ شدت بھڑک اُٹھی۔ اور

آپ ہی اُس میں جلنے لگا اور بچوں پر وہی آگ پھینکتا ہے۔ بچا  
 غصہ شیطان کا بہنیا ہے جد ہر ایسا غصہ ہے اور شیطان ہے۔  
 قیاس کہتا ہے کہ دفعتاً بچوں پر دست اندازی نہ کی ہوگی جب تک  
 کہ مسیح کو تلاش کیا نہ ہوگا جیسے فرشتے نے یوسف سے کہا تھا کہ وہ  
 لڑکے کو ڈھونڈھے گا پس اُس نے اوٹا بیت اللحم میں پھر اُس پاس  
 کے دیہات میں بھی آدمی دوڑا سے ہونگے اور جب کہیں نہ پایا تب  
 بیت اللحم کے باشندوں کو پکڑا ہوگا کہ لڑکا تمہارے ہی لڑکوں  
 میں ہے تم کسی مسافر کا لڑکا بتلائے ہو تا کہ اُسکو جو مسیح ہے بچا دو اور  
 اور مسافر کا نام لیکے بات کو تلاؤ اس لئے اُس نے اُنکے لڑکے پکڑے  
 اور پھیر چوکڑے کئے ان میں بعض بیت اللحم کے اور اکثر نواح  
 بیت اللحم کے تھے اور نواح بیت اللحم میں بنی مین کثرت بستے  
 تھے اور وہ راحیل کی اولاد سے تھے لفظ حدود بیت اللحم پر بھی  
 لحاظ کرنا چاہئے۔

اب وہ لڑکے جو قتل کی لائق اُس نے سمجھے انکی عمر کی نسبت یوں  
 لکھا ہے کہ دو برس اور اُس کے چھوٹے تھے اور چھوٹے کی شرح  
 میں مٹی نے یوں کہا ہے کہ اُس وقت کے موافق جو اُس نے بھوسیل  
 سے دریافت کیا تھا، اور پھر وقت ستارہ دکھلائی دینے کا تھا



اور وہی تولد شریف کا وقت تھا اس وقت کو اپنے چھوٹی حد کی طرف  
 ڈالا اور بڑی حد و دہس کی اس نے اپنے ذہن سے احتیاطاً قائم کی  
 اور اوپر صاف لکھا ہے کہ تولد کے ۴۰ یوم بعد ہیکل میں لایا گیا تھا پھر  
 وہاں سے واپس بیت اللہ میں گئے ہیں اور سچے عرصہ قریب دو ماہ  
 کے تھے اور یہی عرصہ جسے ہونجوسیوں نے اسکو بتلایا ہوگا اور اسی  
 عرصہ میں ہونجوسی لوگ عرب یا فارس یا بابل کی طرف سے بسواری شتر  
 آسانی سے آگئے ہونگے تب نتیجہ سچہ نکلتا ہے کہ دوسرے دو  
 ماہ تک کے ٹرکے بار سے ہونگے۔ اور ایسے چند ہی ٹرکے ملے ہونگے  
 اب تک ان چند بچوں کی چند تبریں بیت اللہ میں ہیں جن کی زیارت  
 کرنے کو لوگ جاتے آتے ہیں۔

سچہ بتقصیر مظلوم بے زبان مسیح کے جہاں آثار شہید ہیں اور  
 انہا خون اور انکی قبریں آج تک بیت اللہ میں تولد مسیح کے گواہ ہیں  
 کہ یقیناً مسیح بیت اللہ میں پیدا ہوا تھا اور کہ ہیرودیس کو یقین ہو گیا  
 تھا کہ مسیح پیدا ہو چکا ہے اور کہ وہ ابھی بچہ ہے اور وہ بچوں کو  
 اس لئے مارتا ہے کہ مسیح ان میں مشتبہ ہے۔ مسیح تو آپ مرنے  
 کے لئے آیا ہے لیکن نہ ہیرودیس کے ہاتھ سے اور نہ وقت سے  
 بچے۔ یہاں ان چند خاص بچوں کو سچہ فضل عنایت ہوا کہ دنیاوی

تکلیفوں کی موجوں سے جلدِ ربانی پا کے سعادتِ ابدی میں داخل ہو  
اور اپنی جانوں کو اسپرِ شہر گریں جو انکے لئے کفارہ میں اپنی جان دے  
کو آیا ہے۔ وہ جان جو مسیح کے لئے کھوئی جاتی ہے فی الحقیقت وہی سچی  
ہے اور جو جان مسیح سے الگ ہو کے بچائی جاتی ہے درحقیقت وہی  
کھوئی جاتی ہے (ہرقس ۸-۳۵) مقدسوں کی موت سے خدا کا جلال  
ظاہر ہوتا ہے (یوحنا ۳-۱۹)۔

دنیا میں لاکھوں لاکھ بچے پیدا ہوتے بعض چھوٹے ہی جاتے  
بعض جوان اور بوڑھے ہو کے مرتے ہیں پھر بعض ایمان میں اور بعض  
بے ایمانی میں مر جاتے ہیں کامیابی صرف اسی میں نہیں ہے کہ بڑی  
عمر پا کے مرے بلکہ اس میں ہے کہ خدا کے مقبول ہو کے مرے اگرچہ  
قبولیت جلد عثا میں ہو جائے تو زیادہ برکت ہے۔

خالق مالک خدا کے کاموں کو سمجھنا مشکل ہے جو کچھ وہ بہتر اور مناسب  
سمجھتا ہے وہی خوب ہے اُسے وہ جانیں اسی لئے دنیا میں بھیجتے ہیں  
کہ ابن التہ پر جان شادی کر کے چھوٹے شہید ہوں اور وہ منصب پائیں  
جو دنیاوی بادشاہی اور عمر درازی سے بہت بلند و بالا ہے۔

اگرچہ ان بچوں کے لئے خدا کی طرف سے فاضل اور برکت ہے تو  
بھی ہر بدکار ظالم کے لئے سزا ہے۔ پھر خونریزی ہیرودیس کی آخری



بدی تھی جس سے اسکی بدی کا پیالہ بھر نہ ہو گیا تھا اور اب اسکی موت نہ دیکھ  
 سکتی تھی تاکہ اپنی جگہ میں جائے۔

کوئی مخالف متعرض کہتا ہے کہ مسیح آپ مصر میں جا کے بچ رہا اور  
 اُسکے سبب یہہ مقصور بنے مارے گئے۔ یہہ اعتراض کسی اہل  
 حق اور عارف کا نہیں ہے بلکہ کسی لحد کا ہے جو خدا کے انتظاموں میں  
 خدا پر عیب لگا کے اپنا ابا ذنا بت کیا جاتا ہے۔ اگر کوئی بیگناہ شخص  
 کسی ظالم کے ظلم سے بچنے کو کیوں ہو جائے اور وہ ظالم اسکو نہ پاسکے غیروں پر  
 ظلم کرے تو اپنی ہی عقل سے پوچھو کہ قصور کس کا ہے آیا اسکا جو کیوں ہو  
 رہا یا اس ظالم کا جس نے ظلم کیا تب وہ جویر میا بنی نے کہا تھا پورا  
 ہمارا یہ میا ۳۱ - ۱۶۵ (۱۶۵) اگر کوئی اہل فکر یہ میا باب کو بغور سمجھے تو  
 معلوم کریگا کہ سارا باب خداوند مسیح کے بیان میں ہے۔ کہ یہودیوں  
 کی کامل بھالی ہوگی اور کہ وہ معرفت میں ترقی کریں گے۔ اور ان سے  
 نیا عہد باندھا جائیگا اس سارے بیان کے درمیان آیت ۱۶۵  
 میں یہ ذکر ہے کہ راحیل اپنے لڑکوں پر روتی ہے وغیرہ۔ پس  
 یہہ آیت بھی ضرور مسیحی عہد سے متعلق ہوئی اور دیکھو اسی باب کے  
 آخر میں لکھا ہے کہ تم آخری زمانہ میں ان باتوں کو سمجھو گے اور ثابت  
 ہے کہ آخری زمانہ سے مراد مسیحی زمانہ ہے اور اپنی جگہ بیان ذکر ہے

یروسلیم سے ۶ میل شمال کی طرف فرقہ بنیامین کی جگہ ہے (شوعہ ۱۸-۱۵) اور بیت اللحم جہاں لڑکے مارے گئے اور جہاں راحیل بی بی کا مزار شریف ہے یروسلیم سے جنوب میں ۶ میل ہے۔ اس میں تعہد نبوتہ نصریہ یروسلیم کے قید سی جمع کئے گئے تھے اور وہاں پڑا ہوا پڑا تھا (یو میا ۴۰-۱۰) اور ان قیدیوں میں اکثر بنیامین اور بنی یوسف تھے اور یہی دو گھرانے راحیل بی بی کی اولاد سے ہیں تب وہ بائبل جکاؤ کر (یو میا ۳۱-۱۵) میں سے ظہور میں آئی تھی لیکن اپنے کمال کو نہ پہنچی تھی۔ اب کہ ہیرودیس نے بیت اللحم کے بچے قتل کر کے جن میں زیادہ تر بنیامین تھے اور راحیل کے مزار کے قریب بچہ واقع ہوا تب بچہ خیر اپنے کمال کو پہنچی کیونکہ فی الحقیقت وہ بچہ خیر نہیں بچوں کے حق میں تھی کیونکہ سارا باب برکات مسیح کے بیان میں ہے۔ اور راحیل یہودیوں کی کلیسا کا نمونہ ہے اور کلیسا کا رونا کارونا ہے۔

## سولہویں فصل

### ہیرودیس کی موت کا بیان

جب ہیرودیس مر گیا تب خدا کے فرشتہ نے مصر میں یوسف کو دکھائی دیکھے کہا کہ اٹھ لڑکے اور اسکی والدہ کو لیکے اسرائیل کے ملک



میں جا۔ کیونکہ جو اڑکے کی جان کے خواہاں تھے مر گئے۔ ایک ہی ٹبرائوں  
 ہیرودیس مر گیا تھا تو بھی فرشتہ نے یصیفہ جمع مر گئے بولا ہے جیسے۔  
 (خروج ۴-۱۹) میں موسیٰ کو کہا گیا تھا کہ وہ سب جو تیری جان کے خواہاں  
 تھے مر گئے تاکہ یوسف کو معلوم ہو جائے کہ یسوع اڑکے کی حفاظت  
 موسوی حفاظت کے طور سے ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں عالم الغیب خدا  
 جانتا ہے کہ ہیرودیس کے ساتھ اڑکوں کو کون دشمن تھے جن میں  
 درجہ اول ہیرودیس کا تھا پس وہ سب بھی مر گئے ہونگے۔ یوسف  
 کو یصیفہ جمع پوری تسلی دیا جاتی ہے کہ اب ملک یہودیہ میں کچھ خوف  
 خطرہ کسی کی طرف سے نہیں ہے۔

کتاب یوسفیس جلد اول فصل ۳۳ فقرہ ہشتم میں لکھا ہے کہ  
 ہیرودیس ستر برس کا ہو کے مواتھا اور کہ اڑکی موت بڑی سختی کے  
 ساتھ ہولناک بیماری سے آئی تھی۔ بیمار ہو کے شہر یریحو میں جا پڑا  
 تھا اور وہ سمجھ گیا تھا کہ اب موت قریب ہے۔ اسکی بیماری پرسی کے لئے  
 امراء ملک یہودیہ یریحو میں آئے تھے اور وہ سمجھتا تھا کہ اسکی  
 موت پر کوئی نذر و دیگا بلکہ سب خوش ہو گئے اس لئے اسنے مہنت  
 اور غنا بڑی اپنی بہن بنو کے سے کہا کہ جب میری جان نکل جائے  
 تو ان سب رچیوں اور امیروں کو جو یہاں آئے ہیں قتل کرنا کہ

انکے سبب ملک میں رونا ہو گا اور وہ میرا ہی رونا ہو جائیگا اور کہا کہ اگر تم مجھے پیار کرتے ہو تو ضرور ایسا کرنا۔ مگر انھوں نے اس ظلم کی وصیت پر عمل نہیں کیا اور یوں پھر رئیس بخیریت اپنے گھروں میں آئے تھے۔

جب ہیرودیس سوارومی شہنشاہ تھا اور جب مسیح پیدا ہوا اسوقت بھی رومی شہنشاہ تھا ورنہ طبریوس قیصر کے زمانہ جلوس میں ۳۰ برس تک بخیر ہو سکتا (لوقا ۳-۳۳) تب جس سال میں مسیح پیدا ہوا اسی سال میں ہیرودیس مر گیا ہے۔ اور کہ ضرور ہیرودیس ۳۱ تا ۳۶ ماہ پر مل کو ہوا تھا پس تولد شریف سے ساڑھے تین یا پونے چار مہینے کے بعد ہوا ہے غالباً اور اسکی موت میں جو سختی تھی جبکا ذکر یوسفیس نے کیا ہے وہ خدا کی طرف سے سخت گیری کا نشان تھا اور اس شخص کی موت میں (کنزتی ۲۴-۱۹) کا مطلب بہت خوب طور سے پورا ہوتا ہے کیونکہ ادومی خاندان کا یہی ایک بادشاہ تھا جو شہر یروسلیم میں باقی رہ گیا تھا۔ اور پیشین گوئی میں لکھا تھا کہ مسیح اُسے مارے گا مسیح تو اسوقت بچہ تھا اور اُسنے اُسکو حملہ کر کے تلواریں وغیرہ سے انھیں مارا مگر اپنی الوہیت کی شان سے سخت گیری کے طور پر اسکی موت کو بھیج دیا۔

انسان ناتوان نادان پر عصیان پر افسوس صد افسوس کہ وہ کے دن کی زندگی اور کس حوصلہ پر خدا کی مخالفت کیا کرتا ہے جسنے اُس کو



پیدا کیا اور بہت کچھ بخشا وہ اُسکی چیزیں لیکے اس سے بطور نجات  
 جھگڑتا اور بڑی مغروری دکھلایا کرتا ہے لیکن کبھی فتح نہیں پاتا آخر کار  
 اُس سے سب کچھ چھین لیا جاتا اور وہ گرفتار ہو کے بحرِ مومن کی طرح  
 ہائے کرتا ہوا اس جہان سے جاتا ہے اور اُسکو کوئی سچا نہیں  
 سکتا وہ صادق عادل خدا سے عاجزی سزا پاتا ہے اور کبھی اب تک خدا  
 سے رحم حاصل نہ کر سکا کیونکہ اُس نے دنیا میں رحم کونا چیز جانا اور اُس کو  
 پامال کر کے اپنا حصہ اُس میں سے آپ ہی کہہ دیا ہے ہیرودیس تمام  
 مخالفوں سے پچھے مسیح یسوع کے تختِ عدالت کے سامنے حاضر ہو کے  
 سزا یاب ہو گا۔ اُس نے چاہا کہ مسیح کو پیدا ہونے ہی مار ڈالے کہ وہ  
 نہ رہے۔ اور ہیرودیس کی اولاد سلطنت کرے ہیرودیس مر گیا اور  
 اولاد کا بھی بہت ہی بُرا حال ہوا۔ مگر مسیح جیسا ہے اور خدا کے عرش  
 مجید پر بیٹھنے کے ساری خلقت پر الہی حکومت کر رہا ہے۔ پس مسیح  
 کے سارے مخالف ہوشیار ہو جائیں۔

## ساتھوں فصل

پاک گھرانا پھر ناصرہ میں گیا

تب وہ اُسٹھا اور اُس کے کو اور اُسکی والدہ کو لیکے اسرائیل کے

ملک میں آیا لیکن پھر سن کے کہ ارکلاؤس اپنے باپ ہیرودیس کی جگہ  
 یہودیہ میں بادشاہی کرتا ہے وہاں جانے سے ڈرا۔ اور خواب میں الہام  
 پاک کے جلیل کی اطراف میں چلا گیا۔ اور ناصرہ نام شہر میں آیا اور وہاں  
 مقیم ہو رہا۔ تب وہ بات پوری ہوئی جو نبیوں کی معرفت کہا گیا تھا کہ  
 مسیح ناصرہ میں رہے گا۔

اسرائیل کے ملک میں۔ یعنی ملک مصر سے چلکے ملک کنعان کی  
 حدود میں آیا کنعان کا ملک جو اسرائیل کا ملک ہے مصر کی ندی سیہور  
 سے خوات ندی تک ۸۰ میل لمبا اور ۷۵ میل چوڑا ہے۔ اور سارا ملک  
 تین صوبوں میں منقسم ہے صوبہ بھوویہ و صوبہ سامریہ و صوبہ جلیل۔ یوسف  
 صوبہ یہودیہ میں جانے سے ڈرا پھر سن کے کہ ارکلاؤس اپنے باپ  
 ہیرودیس کی جگہ اس صوبہ میں بادشاہی کرتا ہے۔ ارکلاؤس یونانی  
 تلفظ ہے۔ طالمود میں ارتقی لکھا ہے۔ ہیرودیس کے تین بیٹے  
 وارث ملک ہوئے تھے چنانچہ خود ہیرودیس نے اپنی زندگی میں وصیت  
 نامہ لکھ کے قیصر اگستس سے منظور کرایا تھا ارکلاؤس بڑا بیٹا تھا صوبہ یہودیہ  
 و سامریہ اور ادوہم کا حاکم ہوا تھا و سہرا بیٹا انٹیپاس علاقہ گلاطیہ و پیرییا  
 کا حاکم بنا تھا اسی نے اپنے بھائی فیلبوس کی زوجہ بیکالی تھی۔ تیسرا ایک  
 اور فیلبوس تھا علاقہ فیلبوس مذکور کے اور وہ علاقہ طرافونیٹس کا حاکم ہوا



تھا اور پھر سب عرفاً یہودیوں کو کھلاتے تھے۔

داخل رہے کہ یہاں جو کچھ ہے کہ اس کا اوس بادشاہی کرتا ہے۔ اور کتاب اعمال میں یہودیوں بادشاہ و اگر بادشاہ کا لفظ آتا ہے۔ فی الحقیقت یہ لوگ ہرگز بادشاہ نہ تھے عوام لوگ انکو یہودیوں بادشاہ کی اولاد ہونے کے سبب سے بادشاہ کہہ دیتے تھے قیصر کی طرف سے کبھی انکا خطاب بادشاہ نہ ہوا تھا یہ خطاب موت یہودیوں کے بعد اس گھرانے سے چھین لیا گیا تھا یہودیوں کلاں الہیہ قیصر کی طرف سے بادشاہ مقرر تھا مگر اولاد میں کسی کو شاہنشاہ کی طرف سے خطاب بادشاہی نہ ملا تھا ہاں وہ سب حاکم تھے اور رومی گورنمنٹ کے تحت تھے۔ یہودیوں اگرچہ قیصر سے خطاب بادشاہی لایا تھا تو بھی وہ یہودیہ کا بادشاہ قرار دیا گیا تھا۔

فائدہ یعقوب پیغمبر خبر دے گیا تھا کہ یہود کی سلطنت کے زوال کے بعد اسکے ذیل میں سے حاکم دفع نہ ہوگا جب تک شیلہ نہ آجائے یعنی جب شیلہ دنیا میں آجائے گا اسکے آجانے کے بعد سلطنت یہود کے قدموں کے نیچے سے حاکم جاتا رہے گا۔ اور مسیح کو اس وقت شیلہ کا لفظ دیا تھا جس کے چند معنی ہیں سے ایک معنی ہیں وہ بچہ جو ماں کے پیٹ میں ہے پس جب مسیح تولد ہوا تین سالہ

تین مہینے کے بعد یہودیوں کا بادشاہ مر گیا تھا اور جدید انتظام ایسا ہوا کہ آج کے دن تک سلطنت یہودا کے ذیل کا پھر کوئی حاکم نہ ہوا۔  
یہ گھری دلیل ہے کہ یسوع وہی موعود مسیح برحق ہے۔

ارکلاؤس نے شہر روم میں جا کے تعلیم پائی تھی اور اتھناخ یعنی بڑا سردار خطاب لیکے آیا تھا باپ کی جگہ حاکم ہوا نہ بادشاہ لیکن اپنے باپ کی مانند سخت ظالم تھا قسم قسم کے ظلم کئے ایک عید فسخ کے وقت تین ہزار آدمی قتل کرائے تھے قیصر نے ناچار ہو کر اسکو جلاوطن کیا اور ملک فرانس کے وین نامی شہر میں بھیج دیا اسی جگہ وہ مرزا ۹۰ برس اس نے یہودیہ میں حکومت کی تھی۔ اس ظالم کے ڈر سے یوسف یہودیہ میں نہ گیا لیکن الہام یا پاک صوبہ جلیل کے شہر ناصره میں جا رہے اور یہ جگہ اسکی پھلی جگہ تھی جہاں سے نکلا تھا پس الہام سے معلوم ہوا کہ اسی پھلی جگہ میں رہنا مفید ہوگا تب وہ وہاں پھر جا رہا۔

مسی رسول فرماتا ہے کہ نبیوں کی معرفت کہا گیا تھا کہ مسیح ناصری کھلاسیگا۔ اور یہ بات یوں پوری ہوئی کہ وہ وہاں جا کے رہا تب ناصری کھلایا۔

اب اگر کوئی ہم سے پوچھے کہ کس نبی کی کتاب میں لکھا ہے کہ مسیح ناصری کھلاسیگا تو میرا جواب یہی ہے کہ لفظ ناصری تو کہیں نہیں لکھا تو



بھی جو کچھ متی نے کہا برحق اور صحیح ہے۔ کیونکہ متی نے صعود مسیح کے ۱۵ برس بعد اپنی انجیل لکھی ہے اور جب مسیح دنیا میں تھا متی رسول بارہ رسولوں میں ہو کے اُسکے ساتھ رہا۔ اُس نے دیکھا کہ یہودیوں کے درمیان مسیح کی تحقیر لفظ ناصری سے کی جاتی ہے اور ہم سب یہی آج تک دیکھ رہے ہیں کہ اُسکی اور اُسکی امت کی تحقیر لفظ ناصری و نصرائی و نصاریٰ سے کی جاتی ہے اور ضرور نبیوں نے خبر دی تھی کہ مسیح کی تحقیر ہوگی پس متی نے اُسکی تحقیر کے بارہ میں کہا ہے کہ نبیوں نے خبر دی تھی دیکھو (لشعیا ۵۴-۵۳ و ۵۲ و ۵۱ و ۵۰ و ۴۹ و ۴۸ و ۴۷ و ۴۶) اور سچے تحقیر اس بستی میں سکونت کے سبب ہوئی (یوحنا ۱-۴۶ و اعمال ۴۴-۵) اگر کوئی ضدی آدمی اس بات کو قبول نہ کرے جو برحق بات ہے۔ تو اُسکو معلوم ہو جائے کہ (لشعیا ۱۱-۱) میں لکھا ہے کہ نصر نخلیگا پھر (یرمیا ۳۱-۶) لکھا ہے کہ نصیرم سنادی کریں گے (اور سچہ سارا باب مسیح کے حق میں ہے۔

جب مسیح مصر سے آ کے ناصرہ میں مقیم ہوا اُسکی عمر تخمیناً دوسرے سال میں تھی۔ اور جب تک ۳۰ برس کی عمر کو نہ چھپنا سکونت کا مقام وہی ناصرہ شریف رہا۔

## الغارہویہ فی فصل

### خداوند کی ۸ سالہ کیفیت کے بیان میں

یہ کیفیت کلام اللہ میں بہ تفصیل نہیں اجمالاً مذکور ہے البتہ حدیثوں میں بہت کچھ لکھا ہے جسکی تصدیق یا تکذیب کرنا جائز نہیں ہے۔ شاید بعض باتیں صحیح اور درست ہوں اور بعض غلط اور وضعی ہوں جیسے تمام دنیا کی حدیثوں کا حال ہے۔ البتہ سچی کلیسا میں بعض ہیں جو حدیثوں کو مانگتے اور ان پر یقین رکھتے ہیں اور بعض نہیں جو حدیثوں پر اعتبار نہیں رکھتے یہ راہ غلطی سے بچنے کے لئے اچھی ہے اور میں بھی انھیں لوگوں کے ساتھ ہوں جو حدیثوں پر بھروسہ نہیں رکھتے۔ پس مسیح کی ۸ سالہ کیفیت کے بارہ میں اگر کوئی طالب حق تسلی کا جو یا ہو تو چہ امر ایسے ہیں کہ جن پر لحاظ کر کے وہ تسلی اور شفقت حاصل کر سکتا ہے۔

پھلا امر (لوقا ۴۔۴۰) اور لڑکا بڑھتا اور حکمت سے بہرے کے روح میں قوت پاتا رہا اور خداوند کا فضل اس پر تھا۔ یعنی وہ انسان کے سب بچوں کی مانند ایک بچہ تھا جیسے سب بچے قد میں بڑھتے ہیں وہ بھی بڑھتا جاتا تھا اور جس قدر بڑھتا تھا حکمت بھی بڑھتی ہی



اور اُسکی انسانی روح میں قوت آتی تھی اور سچہ معلوم ہوتا رہا کہ خدا تعالیٰ کا فضل اُس پر ہے یعنی اُس بچے کی حرکات اور سکونات دیکھنے سے یہ باتیں صاف ظاہر تھیں۔

**دوسرا امر (القوام - ۱۴ سے ۱۵) کا خلاصہ یہ ہے کہ اُسکی والدہ**

اور اُسکا شرعی باپ یوسف ہر سال عید فصح کے وقت یروسلم میں جایا کرتے تھے اور وہ بھی اُنکے ساتھ جایا کرتا تھا۔ جب ۱۲ برس کی عمر میں پہنچا اور والدین حسب دستور ساتھ لیکے یروسلم میں عید کے لئے آئے۔ تب سچہ ایک خاص وقت تھا کہ پچھلا قرن طغلی کا تمام ہو گیا اور دوسرے قرن میں اُسے قدم رکھنا تھا۔ اسی وقت لڑکے لڑکیوں کی جسمانی و روحانی قوتیں ابھرنی شروع ہوتی ہیں اور ایک نئے زمانہ کا آغاز ہوتا ہے اور اُسی وقت سے شرعی احکام اُس پر واجب سمجھے جاتے ہیں اور اسی لئے یہودی لوگ ۱۲ برس عمر کے فرزند کو شرع کا فرزند کہتے تھے پس مسیح بھی جب شرع کا فرزند ہوا تو اُسے نہایت مبارک طور پر اس قرن کا شروع کیا۔

والدین نے حسب دستور عید کے ایام کو تیار ہی کے دن سے بے خمیری روٹی کے دنوں تک ۹ دن ہوتے ہیں پورے کئے پھر قافلہ کے ساتھ ناصرہ کو چلے۔ لیکن خداوند مسیح یروسلم میں

رہ گیا وہ سمجھے کہ وہ قافلہ میں رہا ملا چلتا ہے جب مقام پر پہنچیں گے  
ڈیرہ پر آجائیں گے بے فکر چلتے رہے اسکی طرف سے اسٹھیں پورا اطمینان  
تھا اسکی عمدہ عادات سے واقف تھے جب پھلی منزل طے ہوئی۔

فا پڑہ حدیث میں ہے کہ شہر بیروت میں آئے جویر و سلم سے  
بسمت شمال و سس میل ہے اور آجکل اس بستی کو آبیرا کہتے ہیں وہاں مقام  
ہو انتب اسٹھوں نے خداوند کو سب رشتہ داروں اور واقفوں کے  
ڈیروں میں تلاش کیا اور کھیں نہ پایا فکر مند ہوئے رات بھر صبر کیا دوسرے  
دن صبح کو ہر کھیں تلاش کرتے ہوئے یر و سلم کو پھر سے قافلہ چلا گیا  
اس روز بھی وہ اسٹھیں نہ ملا تیسرے دن وہ اس مقام میں آئے  
جہاں علمائے دین اور طالب علم رہتے تھے اور تعلیم و تعلیم کا کام  
ہوتا تھا۔ وہاں آ کے دیکھا کہ عالموں کے پاس بیٹھا ہے کچھ بھی  
پاس کھڑے ہو گئے اور معلوم کیا کہ عالموں سے کچھ سوالات کر رہا  
ہے اور وہ لوگ جواب دیتے ہیں اور خداوند انکے جواب سننا  
ہے اور کچھ فرماتا بھی ہے اور لوگ بھی وہاں بیٹھے اسکی باتیں  
سننے اور اسکے فہم اور کلام سے حیران تھے۔

کچھ شخصیں لکھا کہ کیا فرماتا تھا لیکن وہ لوگ جو انجیل کی باتوں سے  
واقف ہیں جانتے ہیں کہ اسکا کلام کس قسم کا ہوگا۔ مریم نے کہا



اے بیٹے کس لئے تو نے ہم سے ایسا کیا دیکھ تیرا باپ اور میں غمزدہ  
ہو کے تجھے ڈھونڈتے تھے۔ بہت ادب سے بولی اور اپنی تکلیف  
کا بادب اظہار کیا کیونکہ اُسکی شان مجید سے یہ وہ نوکسیدہ واقف  
ہو گئے تھے اور جانتے تھے کہ وہ اللہ کا قدوس ہے۔ تب اُس نے  
یوں فرمایا کہ بچوں تم مجھے ڈھونڈتے تھے۔ کیا تم نے نہ جانا کہ مجھے اپنے  
باپ کے یہاں رہنا ضرور ہے۔

فرماتا ہے کہ تلاش کرنے کی کیا وجہ تھی ا کوئی کہیگا کہ محبت ماورسی کی وجہ  
تھی لیکن نہ عام محبت ماورسی بلکہ مبارک ماں کی محبت مبارک بیٹے کی طرف  
جس نے کبھی کسی کا حق تلف نہ کیا خدا کے اور سب آدمیوں کے حقوق  
بمقصور پورے ہوئے، لیکن مسیح کا مطلب یہ ہے کہ ادھر ادھر ہر کہیں  
کیوں تلاش کرتے تھے سیدھے ہوئے ہوئے۔ کیونکہ شریف میں کیوں نہ چلے آئے  
پھر میری جدائی سے کچھ غمزدہ ہوئے۔ کیا تم نے نہ جانا کہ میں کہاں  
ہو گیا اور مجھے ہمیشہ کہاں رہنا ہے۔ پیدائش سے اس وقت بارہ  
ہرے ہوتے ہیں تمام واقعات جو اس عرصہ میں گزرے تھے دیکھے  
اور اُنکے نتیجہ سے واقف ہوئے کہ میرا حقیقی باپ اللہ تعالیٰ ہے  
میں اُسکی ذات میں سے نکلا اور دنیا میں مجسم ہو سکے آیا۔ اور مجھے  
ضرور ہے کہ اپنے باپ کے گھر میں جو بیکل شریف ہے ملوں اور اسی

میں ہمیشہ رہوں میری گزشتہ کیفیت کا یہی نتیجہ تھا کیوں تنہا نہ جانا  
 اس وقت مریم نے یوسف کو اسکا باپ کہا تھا اور خداوند بھی اس کو  
 شرعی باپ جانتا اور مانتا تھا لیکن فوراً مسیح نے اپنے حقیقی باپ کا ذکر  
 کیا کہ میں تو اسکا بیٹا ہوں اور اسی کے گھر میں اب تک مجھے رہنا ہے ایک خاص  
 وقت تک تم سے خدمت لیجاتی ہے جس کے لئے اجر عظیم پاؤ گے۔  
 جو باتیں مسیح نے علماء یہود سے اسوقت کیں جن سے مسیحین حیران  
 تھے اگرچہ مرقوم نہیں ہیں مگر یہ بات جو مریم سے اسی وقت کہی گئی  
 گہری اور نور بخش تھی پھر دیکھو کہ اس بات پر اسکا عمل کیا ہوا اور  
 اب تک سو رہا ہے۔ پہلے قرن میں یعنی تولد سے ۱۷ برس تک مسیح  
 کی زندگی ایسی نہ تھی جیسے عام لڑکوں کی ہوتی ہے بلکہ اس سے بھی  
 مریم اور یوسف کو سیکھنا چاہئے تھا کہ مسیح ابن اللہ ہے اور وہ اللہ  
 میں ہمیشہ بیٹا اس پر غور کرو کہ کیا تنہا نہ جانا پس جاننے کے سامان  
 تھے اور جانا۔ جہانی انسانی مزاج سے بہت محبت کی اور خداوند نے  
 انکی محبت کو قبول بھی فرمایا تو بھی فرماتا ہے کہ تم نے اس بات کو نہ جانا  
 جبکا جانتا ضرور تھا۔

فائدہ ۵ اب سوچو کہ مسیح نے اس عمر میں ایسی حکمت کہاں سے  
 پائی ضرور اسکی الوہیت اسکی انسانیت کو سکھاتی تھی۔



فائدہ - بارہ برس تک کی تواریخ کا خلاصہ یہاں تک معلوم ہو گیا  
پس ۳۰ - ۱۳ = ۱۸ کے اب ۱۸ برس کی تواریخ اور چاہئے۔

تیسرا امر (توقا ۲ - ۵۱ و ۵۲) اور وہ اُنکے ساتھ روانہ ہو کے  
ناصرت میں آیا اور اُنکے تابع رہا اور اُسکی ماں نے بچہ سب باتیں اپنے  
دل میں رکھیں۔ اور یسوع حکمت اور عمر اور خدا کے اور انسان کے  
نزدیک مقبولیت میں ترقی کرتا گیا۔ بچہ خلاصہ ہے ۱۸ برس کی تواریخ  
کا جو توقا نے بڑی تحقیقات سے لکھا ہے (توقا ۱ - ۳)

(۱) ناصرت میں برابر سکونت رہی عیدوں کے وقت پر و سلم میں  
جائے آتے رہے۔

(۳) عمر کے ساتھ حکمت میں برابر ترقی رہی تھیں لکھا کہ کسی معلم  
سے تعلیم پائی مگر خدا باپ اُسکا معلم تھا اسی لئے اُسکی تعلیم شانِ الٰہی  
کے نمایاں ہے۔

(۴) اُسکا چال چلن ایسا رہا جو آدمیوں کو پسندیدہ تھا اور خدا کو  
بھی پسندیدہ تھا اور اس میں ترقی رہی۔

چوتھا امر وہ ۳۳ برس کی عمر میں آسمانوں پر چڑھ گیا اسوقت  
صد ہ آدمی اُسکے وطن اور دیس میں موافق اور مخالف موجود تھے  
مخالفوں نے اُسکے چلن میں حرف گیری تھیں کی اور موافق لوگ

اُسکے عابد بن گئے ماں نے اور بھائیوں نے اُسکی پرستش کی اور  
اکثروں نے اپنے خون سے اُسکی صداقت پر گواہی دی۔ اور وہ سب  
روحانی آباد جو اُسی صدی میں دوسری تیسری صدی تک پیدا ہوئے  
اُسی ملک کے یا اطراف میں سے تھے جنہوں نے مسیح کے ماجرے کی  
تحقیقات اچھی طرح سے کی اور انجیلوں میں جو کچھ لکھا ہے بجاں قبول  
کیا چنانچہ اُن میں سے بعض کی تصنیفات اب تک موجود ہیں۔

**پانچواں امر۔** صاف ظاہر ہے کہ خدا یسوع کے ساتھ تھا نہ ایسا  
جیسے مومنین مقبولین کے ساتھ ہوتا ہے بلکہ ایسا جیسے اُس میں ہو کے  
آپ کام کرتا ہے پس یہ خدا کی ایسی معیت یسوع مسیح کی کمال قدسیت  
پر گواہی سے خدا ہے۔

**چھٹا سوال امر پہلے** دان آدمی جانتا ہے کہ مسیح کی صلیبی موت  
یقیناً خدا کی طرف سے آدمیوں کے گناہوں کے لئے ہوئی تھی اور  
کہ مسیح بلا شک خدا کا برہ تھا جو جہان کا گناہ اُٹھا لیجاتا ہے اور تمام  
قربانیوں کے جانور جو سابق میں دیئے جاتے تھے ایسی قربانی کے  
سائے تھے اور اُن سایوں میں بڑی شرط بے عیبی کی تھی جب  
سایوں میں بے عیبی بڑی شرط تھی تو عین میں بے عیبی کس قدر  
زیادہ ہوگی۔ پس ۱۸ سالہ تواریخ کا حاصل تو ہمارے پاس نقد موجود



میں نے ہاں مفصل قصے اور واقعات نہ تھے کیونکہ اسکے خاص کام کا وقت  
 نہ آیا تھا عام آدمیوں کی طرح بے عیب ہو کے اپنے گھر میں تھا اور  
 والدین کے تابع رہ کے یوسف کے تجارتی پیشہ میں مصروف رہا  
 کیونکہ بیکاری اور سستی گناہ ہے جس کے نتیجے میں وہ بیکار نہ رہا  
 دنیوی کام کرتا رہا جب تک خاص روحانی کام کا وقت نہ آیا فقط  
 والسلام علی ابناہ والسلام۔

عبداللہ بن لاہر





۲۲۵

۲۲۵

TITLE.....K2 - ~~SECRET~~.....

ALIGARH  
MUSLIM  
UNIVERSITY

1. The book must be returned on the date stamped above.
- 2- A fine of Re. 1/- per volume per day shall be charged for textbooks and 10 P. per vol. per day for general books kept overdue

The following is a list of the names of the persons who have been appointed to the various positions in the various departments of the Government of the State of New York, for the year 1900: